اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ
وَّعلیٰ اٰلِ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ
وَّ بارِکْ وَسَلِّمْ

فضائلِ درود شریف

مصنف

صوفی خادم حسین چشتی صابری

وقف فی سبیل اللہ

الرحمن
الرحیم
الملک
القدوس
السلام
المؤمن
المہیمن
العزیز
الجبار
المتکبر
الخالق
الباری
المصور
الغفار
القہار
الوہاب
الرزاق
الفتاح
العلیم
القابض
الله جل جلاله
الباسط
الخافض
الرافع
المعز
المذل
السمیع
البصیر
الحکم
العدل
اللطیف
الخبیر
الحلیم
العظیم
الغفور
الشکور
العلی
الکبیر
الحفیظ
المقیت
الحسیب
الجلیل
الکریم
الرقیب
المجیب
الواسع
الحکیم

الودود المجید الباعث الشهید
الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید
المحصی المبدی المعید المحیی الممیت الحی
القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر
المقتدر المقدم المؤخر الأول الآخر الظاهر
الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم
العفو الرؤوف مالک الملک ذوالجلال والاکرام المقسط الجامع
الغنی المغنی المانع الضار النافع النور
الهادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

رابطہ نمبرز برائے حصولِ کتب

عوام الناس کی سہولت کے پیشِ نظر مصنف کی دیگر کتب کی فراہمی کیلئے مختلف شہروں میں سنٹر بنا دیئے گئے ہیں۔ درج ذیل نمبرز پر رابطہ کر کے کتب حاصل کی جاسکتی ہیں:

شہر	نام	فون نمبرز
اسلام آباد/ راولپنڈی/ آزاد کشمیر	سجاد حیدر	0323-5118778
کراچی	شاہد محمود	0300-3342177
کوئٹہ	سعید خاں صابر	0300-3821781
فیصل آباد	حاجی محمد اکرم حاجی محمد عمران	0300-7906078 0300-6696961
سرگودھا	محمد شفیع بابر	0300-6022027
صادق آباد	محمد اشرف	0345-7920638
ملتان	سائیں مقبول احمد	0346-4056575
کمالیہ	حافظ فاروق احمد	0300-5624472
جڑانوالہ	عبدالغفار	0333-9792462
لاہور	آصف یاسین	0300-9400962
گجرات	طارق محمود	0333-8461132
ڈڈیال آزاد کشمیر	سید محمد علی رضا	0300-5040065

نوٹ: ''فضائلِ درود شریف'' کا کوئی ہدیہ نہیں اگر کوئی ہدیہ طلب کرے تو درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں

0300-7284070, 0346-7718092, 0300-6022027

www.samratekhadmeen.org

وقف فی سبیل اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۝

(سورۃ الاحزاب: ۵۶)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

فضائلِ درود شریف

مصنف

صوفی خادم حسین چشتی صابری

ناشر صاحبزادہ نور الحق احمد سعید

ڈیرہ صوفیاں چک نمبر ۲۶۰ ر۔ب

وڈاوھیلہ شریف نزد ڈجکوٹ، فیصل آباد

منظور شدہ محکمہ تعلیم پنجاب بحوالہ نمبر SO (CD) 3-2/75
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولز، کالجز، پبلک لائبریریز

نام کتاب ...... فضائل درود شریف

مصنف ...... صوفی خادم حسین چشتی صابری (دامت برکاتہم العالیہ)

تاریخ اشاعت ...... جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ بمطابق مارچ 2016ء

بار ...... ماہانہ اشاعت

تعداد 1100

صفحات 328

ہدیہ ...... وقف فی سبیل اللہ

طالب دعا: اعلیٰ حضرت صوفی خادم حسین چشتی صابری

کمپوزنگ ...... اقراء کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز پریس مارکیٹ فیصل آباد
فون 041-2633231 موبائل: 0301-7977716

مطبع ...... آصف یاسین پرنٹنگ پریس بلال گنج لاہور
فون 042-37114511 موبائل: 0300-9400962

ملنے کا پتہ

ڈیرہ صوفیاں

چک نمبر 260 ر۔ب وڈا وسیلہ شریف نزد ڈجکوٹ، ضلع فیصل آباد
فون: 0300-7284070

رابطہ کیلئے: ماسٹر غلام احمد 0346-7718092

www.samratekhadmeen.org
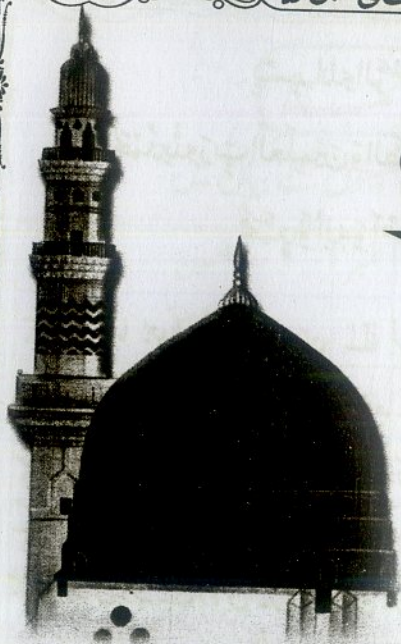
انتساب

میں اپنے اس

انمول ہدیہ

کو بتوسل اپنے

پیرومرشد جدِّ امجد

حضرت میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے بزرگاں

صوفی خادم حسین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ؕ

اما بعد! بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ درود شریف اسمِ اعظم ہے جیسے اسمِ اعظم سے سارے کام ہوجاتے ہیں، یوں ہی درود شریف سے بھی سارے کام خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی پورے ہوجاتے ہیں۔ رسالہ مذکورہ کے اس ایڈیشن میں بہت سی ضروری چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے، جو پہلی اشاعت میں عجلت کی وجہ سے رہ گئی تھیں۔ اگران میں کوئی غلطی یا کوتاہی نظر سے گزرے تو وہ میری لغزشِ قلم اور بے علمی کا نتیجہ ہے نظرِ لطف و کرم سے اس کی اصلاح فرمادیں تو موجبِ شکر ومنّت ہوگا۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے ہر شخص خود ہی جان لے گا کہ درود شریف کتنی بڑی دولت ہے اور اس میں غفلت برتنے والے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں۔ پڑھنے والوں کی سہولت کے خیال سے میں نے اس رسالہ کو چند فصلوں میں تقسیم کیا ہے جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

خاتمہ

درود وسلام کے بعض صیغوں کے بیان میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بَلَغَ الۡعُلٰے بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰے بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلی فصل:

درود شریف کے فضائل میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنے کا یوں تاکیدی حکم فرمایا:

(۱) اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۝ (سورۃ الاحزاب: ۵۶)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجا کرو، اور خُوب سلام بھیجا کرو"۔

ف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے پاس آ کر اُن کی باتیں سنیں ایک شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا، تیسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ و روح اللہ بنایا، چوتھے نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صفی اللہ بنایا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پاس آ کر فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا تعجب سمجھا، بے شک سچی بات ہے کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں، عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ و کلمۃ اللہ ہیں، آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں یہ سب سچ وحق ہے، لیکن خبردار! میں حبیب اللہ ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا (بلکہ نعمت الٰہی کا اظہار کر رہا ہوں پس حبیب میں خُلّت،

کلام ، بزرگی اور مناجات سب کچھ موجود ہوتا ہے باوجود ان سب صفات کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محبوبیت کی صفت ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خاصہ ہے) اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میں ہی اُٹھاؤں گا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور تمام دوسرے نبی ہوں گے اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت عظمیٰ میں ہی کروں گا اور میری ہی شفاعت سب سے پہلے مقبول ہوگی اور فخر نہیں کرتا اور میں ہی سب سے پہلے بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے کھول دے گا پس مجھے اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین کو بہشت میں داخل کرے گا اور یہ فخر سے نہیں کہہ رہا ہوں، نیز تمام اوّلین و آخرین مخلوقات سے میں اللہ پاک کے نزدیک زیادہ بزرگ ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا (بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان اور اس کے احکام کی تبلیغ کر رہا ہوں) روایت کیا اس حدیث کو ترمذی و دارمی نے۔ (کذافی المشکوٰۃ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے (سہواً) خطا کا ارتکاب ہو گیا تو انہوں نے (جناب باری تعالیٰ میں) عرض کیا کہ اے پروردگار میں آپ سے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے ، سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے پہچانا، حالانکہ ہنوز میں نے اُن کو پیدا بھی نہیں کیا۔ عرض کیا کہ اے رَب میں نے اس طرح سے پہچانا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی (شرف دی ہوئی) رُوح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

سو میں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے اپنے نام کے ساتھ ایسے ہی شخص

کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام تم سچے ہو واقعی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے اُن کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا، روایت کیا اس کو بیہقی نے۔ (کذافی المواہب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے (ایک بار اپنے کلام میں) فرمایا کہ بنی اسرائیل کو مطلع کردو کہ جو شخص مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مُنکر ہوگا تو میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا خواہ کوئی ہو، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ ارشاد ہوا: اے موسیٰ علیہ السلام قسم ہے اپنی عزّت وجلال کی میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو اُن سے زیادہ میرے نزدیک مکرّم ہو میں نے اُن کا نام اپنے نام کے ساتھ آسمان وزمین اور شمس وقمر پیدا کرنے سے بیس لاکھ برس پہلے لکھا تھا قسم ہے اپنی عزت وجلال کی کہ جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے، جب تک کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کی اُمت اس میں داخل نہ ہوجاویں (پھر اُمّت کے فضائل کے بعد یہ ہے کہ) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رَب مُجھ کو اس اُمّت کا نبی بنا دیجئے، ارشاد ہوا کہ اس اُمّت کا نبی اُسی میں سے ہوگا عرض کیا کہ تو مجھ کو ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت میں سے بنا دیجئے، ارشاد ہوا کہ تم پہلے ہو گئے وہ پیچھے ہوں گے البتہ تم کو اور اُن کو دار الجلال (جنت) میں جمع کردوں گا، روایت کیا اس کو ابو نعیم نے حلیہ میں۔ (کذافی الرحمۃ المھداۃ)

نبیہہ بن وہب فرماتے ہیں کہ کعب احبار رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور حاضرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا

کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا جس میں ستر ہزار فرشتے نہ آتے ہوں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ شریف کو بازو مارتے ہوئے احاطہ کر لیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ جب شام ہوتی ہے وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور دوسرے فرشتے اسی طرح کے اور اُترتے ہیں اور ایسا ہی کرتے ہیں یہاں تک کہ جب (قیامت کے دن) روضہ شریف کی زمین شق ہوگی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ باہر تشریف لاویں گے کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو لے چلیں گے، روایت کیا اس کو دارمی نے۔ (کذافی المشکوٰۃ)

یہ اعزاز بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کی نسبت پہلے اپنی طرف اس کے بعد اپنے فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی دُرود بھیجو، قاعدہ کی بات ہے کہ ہر شخص کی عزت و تعظیم اور قدر حسبِ مراتب ہوتی ہے مثلاً بادشاہوں کے پاس اگر اُن کا کوئی ادنیٰ دوست آجائے تو بادشاہ اس کی تعظیم کے لیے رعایا کو حکم دیتے اور رعایا پر ہی ختم کر دیتے ہیں، اور اگر کوئی دوست اس سے زیادہ تعلق رکھنے والا آوے تو اُس کی تعظیم کے لیے علاوہ رعایا کے ارکانِ دولت کو بھی حکم دیتے ہیں کہ تم سب بھی اُس کی تعظیم کرو اور اگر کوئی خاص دوست آجائے تو اس کی تعظیم کے لئے علاوہ رعایا اور ارکانِ دولت کے خود بھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور یعنی خود بادشاہ کا قیام تعظیم کے لیے انتہائی درجہ کہلایا جاتا ہے، کیونکہ اس سے زیادہ اور کوئی صورت ہی نہیں بن سکتی ہے۔ اب سمجھئے کہ احکم الحاکمین نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے لیے انسان جو بمنزلہ رعایا کے ہیں اور فرشتے جو بمنزلہ ارکان دولت کے ہیں ان دونوں کی تعظیم پر کفایت نہیں کی بلکہ خود بھی شریک حال ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کمال رفعت شان اور عظمت مکان

ثابت فرمائی۔

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ بَعْدَ اَزْ خُدَا بزرگ تُوئی قِصَّہ مُخْتَصَر

اس آیت پاک میں بے شمار نکتے ہیں پہلا نکتہ یہ ہے کہ اللہ پاک لفظ اِنَّ کو لایا اور اِنَّ زبانِ عرب میں اس کلام میں استعمال کرتے ہیں جس کلام کو شک وشبہ سے پاک کرنا مقصود ہو یہاں بھی اِنَّ لا کر اس بات کو بتانا مقصود ہے کہ اللہ پاک اور فرشتے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے دوسرا نکتہ اس آیت پاک میں یہ ہے کہ اللہ پاک یُصَلُّوْنَ مضارع کا صیغہ لائے ہیں جو زمانہ حال اور استقبال دونوں پر دلالت کیا کرتا ہے، مضارع کا صیغہ لا کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خداوند کریم اور فرشتوں کا دُرود بھیجنا کسی زمانہ پر ختم نہیں ہے بلکہ قیامت تک کیا معنی ابدالآباد تک بھیجتے رہیں گے۔

تیسرا نکتہ اس آیت پاک میں یہ ہے کہ خداوند کریم اس آیت میں لفظ صلوٰۃ اور سلام دونوں کو لایا ہے اور صلوۃ کے معنی لُغت میں مطلق دُعا کے ہیں اور سلام اس دُعا کو کہتے ہیں کہ جس دُعا میں داعی کی غرض خاص آسمانی بلیات سے مدعولہٗ کو یعنی جس کے لیے دُعا کرتا ہے محفوظ رکھنا ہوتا ہے یہاں بھی خداوند کریم دونوں لفظوں کو لا کر یہ بتلاتا ہے کہ رحمتِ خداوندی اور استغفار ملائکہ غرض فقط حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت مکان اور عظمت شان نہیں بلکہ علاوہ بریں دُنیاوی اور

آسمانی دونوں بلاؤں سے محفوظ رکھنا بھی مطلوب ہے۔

چوتھا نکتہ یہ ہے کہ آیت پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا، جیسا کہ اور انبیاء کو اُن کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے اور ایک جگہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو اُن کو تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ (سورۃ آل عمران: رکوع ۷)

میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت سے لیا گیا ہے۔

اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ مؤمنین کو بھی اُس ذاتِ اقدس و اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجنے کی سعادت حاصل ہوگئی ہے، جس پر خُدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے تبریک وتہنیت کے پھول برساتے اور نوامیسِ فطرت جس کی حمد و ستائش کے گیت گاتے ہیں۔ یہی وہ حیاتِ طیبہ ہے جس کے نقوش زندگی کی شاہراہ پر تابندہ ستاروں کی طرح جگ مگ کرتے اور کاروانِ انسانیت کو اُس کی منزل مقصود کا سُراغ دیتے ہیں جہالت وسفاہت اور کفر وضلالت کی تاریکیوں میں اگر یہ نقوش قدم نہ ہوں تو کوئی راہرو اپنی منزل تک نہ پہنچ سکے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے!

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنّم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دُنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمۂ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

ہر ملک اور ہر دور کی تاریخ کو دیکھ ڈالیے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جس نے دشمنی کی اُس کا انجام کیا ہوا، کس کی قسمت میں عزّت و ناموری آئی؟ جس کی مدح اللہ تعالیٰ نے کی جسے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدح کیا گیا) کہہ کر پکارا، اس کی ہجو کو جو بھی اُٹھا خود لڑکھڑا کر گرا جو اس سے ٹکرایا پاش پاش کر دیا گیا۔ جس نے اس گستاخی کی جرأت کی اُسے پامال کر دیا گیا، علامہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت ہی عبرت ناک قصہ لکھا ہے وہ احمد یمانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعاء میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے، میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا۔ قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچا تو...... يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ...... کے بجائے ...... يُصَلُّوْنَ عَلٰى عَلِيِّ النَّبِي ...... پڑھ دیا جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں اس کے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا، برص اور کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

اس سوا چودہ سو برس کی مدّت میں دُنیا کیا دیکھتی چلی آ رہی ہے، ابوجہل کی قبر کا بھی کہیں نشان ہے؟ ابولہب کا مزار کوئی تلاش کر سکا ہے؟ عاص بن وائل کی اولاد آج دُنیا کے کس خطہ میں آباد ہے؟ رؤسا قریش کی ریاست اور سردارانِ مکہ کی سرداری کی کہیں گرد تک بھی باقی ہے رُوئے زمین پر کوئی خاندان ایسا ہے جو اپنا شجرہ نسب ان باغیوں اور طاغیوں سے جوڑ رہا ہو۔

مِٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دُرُود سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتوں کا درود یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں پس مومنوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اللہ تعالیٰ سے رحمت و برکت کی دُعائیں مانگتے رہیں۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقامِ شفاعت ہے اور فرشتوں کے درود کا مطلب اُن کی دُعا کرنا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لیے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے لیے استغفار اور مؤمنین کے دُرود کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف کرنا ہے۔

علامہ سید محمد نعیم الدّین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد دُرود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل واصحاب و دوسرے مؤمنین پر بھی دُرود بھیجا جا سکتا ہے یعنی دُرود شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا ان میں سے کسی پر دُرود بھیجنا مکروہ ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہوا (جو التحیات میں ہے کہ اس کے پڑھنے سے سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی تکمیل ہوگئی) پس آپ پر درود کسی طرح پڑھیں جو (صَلُّوْا کا امتثال ہو) فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔ (جمع الفوائد)

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ نے ہمیں (صَلُّوْا عَلَيْهِ) میں کیا حکم فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں، پس کس طرح درود پڑھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوت فرمایا حتیٰ کہ ہم نے (سمجھا کہ یہ سوال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناگوار گزرا اور) تمنا کی کہ کاش بشیر رضی اللہ عنہ یہ سوال نہ کرتے۔ (مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ سکوت وحی کے انتظار میں تھا چنانچہ) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اور سلام کا طریقہ وہی ہے جو تم کو (التحیات میں) معلوم ہو چکا کہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اور ایک روایت میں ہے:

وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اور تیسری میں ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ ○ (جمع الفوائد)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح پڑھیں؟ فرمایا یوں پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (جمع الفوائد)

حضرت ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح پڑھیں؟ فرمایا یوں پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

(جمع الفوائد)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی اور فرمایا کہ میں تجھ کو وہ چیز ہدیہ نہ دُوں، جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں آپ مجھے وہ چیز ہدیہ دیں۔ تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اہل بیت رضی اللہ عنہم پر کس طرح درود بھیجیں؟ خداوند تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم کو سکھا دیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ اس طرح درُود پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (مشکوٰۃ)

حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی درُود کا پڑھنا اولیٰ ہے، جیسا کہ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود کن الفاظ سے پڑھے تو انہوں نے یہی درُود شریف ارشاد فرمایا اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے تو کون سا درُود پڑھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تعلیم فرمایا، اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درُود پڑھوں گا تو اس درُود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اس کی خوشی ہے کہ ہم اہل بیت پر درُود پڑھنے میں اس کو (ثواب) بھر پور پیمانہ سے دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ درُود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (جمع الفوائد)

درُودوں کے الفاظ میں اختلاف، روایات میں اختلاف کی وجہ سے ہے

جس کی مختلف وجوہ ہیں اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب نہ بن جائے، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ہر زثمین پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درُود پڑھنے کا حکم کیا تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

میں نے خواب میں اس درُود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے نقل کیا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُس کا درود بہت بڑے پیمانہ سے ماپا جائے، جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے،

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے بھرپور پیالہ پیوے وہ یہ درُود پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَنْصَارِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ وَ مُحِبِّهٖ وَ اُمَّتِهٖ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

علماء نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یا اللہ محمد

مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دُنیا میں اُن کا دین بلند اور اُن کی دعوت غالب فرما کر اور اُن کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں اُن کی شفاعت قبول فرما کر اور اُن کا ثواب زیادہ کر کے اور اوّلین اور آخرین پر اُن کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر اُن کی شان بلند کر کے اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تُم بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجو، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا طریقہ یہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدالآباد تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرماتا رہے، کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حد نہایت نہیں یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے، وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں، گویا ہم نے بھیجی ہیں، حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اُن کے رُتبے کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دُرود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جل شانہٗ سے اُلٹا سوال کریں کہ وہ دُرود بھیجے، یعنی نماز میں ہم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثنا کرے جو پاک ہے، اس لیے ہم اللہ تعالیٰ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تا کہ رب طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو، ایسے ہی علامہ نیشاپوری سے بھی نقل کیا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیے اس واسطے کہ

بندے کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اس لیے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے ابن ابی حجلہ نے بھی اس قسم کی بات فرمائی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لیے ہم نے اللہ تعالیٰ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ

اَللّٰھُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثناء فرمائی ہے۔

حافظ عز الدین ابن عبد السلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سفارش نہیں ہے، اس لیے کہ ہم جیسا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سفارش کیا کرسکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں محسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسنِ اعظم نہیں ہے، ہم چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے، اس لیے ہم نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ تُو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔

مشائخ نے فرمایا ہے کہ ہمارا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احتیاج کی وجہ سے نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی، بلکہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اظہارِ عظمت

کے واسطے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم دیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اُن کے ذکر کی بالکل ضرورت نہیں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا دُرود ہونا چاہیے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور نہایت کثرت سے دُرود شریف پڑھنا چاہیے اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیے، اس لیے کہ کثرت دُرود محبت کی علامات میں سے ہے۔

فَمَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ۔

جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے احادیث پاک میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے کی تاکید کی گئی ہے، مثال اور نمونہ کے طور پر چند احادیث کا ترجمہ اس جگہ لکھا جاتا ہے۔

۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی شخص کامل مومن نہ ہوگا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والد اور اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، روایت کیا اس کو بخاری و مُسلم نے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اُس کو اُن کی وجہ سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی۔ (۱) ایک وہ شخص جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب ماسوا سے محبوب ہو (یعنی جتنی محبت اُس کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو، اتنی کسی سے نہ ہو)۔ (۲) اور ایک وہ شخص جس کو کسی بندہ سے محبت ہو اور محض اللہ تعالیٰ ہی کیلئے محبت ہو (یعنی کسی دُنیوی غرض سے نہ ہو محض اس وجہ سے محبت ہو کہ وہ شخص اللہ والا ہے) (۳) اور ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ

نے کفر سے بچالیا ہو اور اس (بچالینے) کے بعد وہ کفر کی طرف آنے کو اس قدر ناپسند کرتا ہے، جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۳) حضرت عبد اللہ ابن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں بجز اپنی جان کے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُس کے قبضہ میں ہے، جب تک کہ تم کو جان سے بھی زیادہ پیارا نہ بن جاؤں (تمہارے ایمان کو کامل نہ کہا جائے گا) پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں، فرمایا اب (اطمینان ہو گیا) اے عمر رضی اللہ عنہ۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ (جمع الفوائد)

اس بات کو آسانی کے ساتھ یوں سمجھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوّل غور نہیں کیا تھا یہ خیال کیا کہ اپنی تکلیف سے جتنا اثر ہوتا ہے دوسرے کی تکلیف سے اتنا اثر نہیں ہوتا اس لیے اپنی جان زیادہ پیاری معلوم ہوئی پھر سوچنے سے معلوم ہوا کہ اگر جان دینے کا موقع آجائے تو یقینی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان بچانے کے لیے ہر مسلمان اپنی جان دینے کو تیار ہو جائے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر بھی جان دینے سے کبھی منہ نہ موڑے تو اس طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔

۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟

کہا کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو اسی کی معیّت نصیب ہوگی، جس سے محبت رکھتے ہو انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو جتنی خوشی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوئی کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی کیونکہ میں محبت رکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور اُمید ہے کہ اُن کی محبت کے سبب اُن کے ساتھ رہوں گا، اگرچہ اُن کے سے عمل میں نے نہیں کئے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں اور آگے وہی حدیث بیان کی، روایت کیا اس کو بخاری و مسلم وابوداؤد وترمذی نے۔ (جمع الفوائد)

اس حدیث میں کتنی بڑی بشارت ہے کہ اگر زیادہ عبادت کا بھی ذخیرہ نہ ہو تو بھی اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے اتنی بڑی دولت مل جاوے گی۔

۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حماد تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو شراب نوشی میں سزا بھی دی تھی، ایک دفعہ پھر لایا گیا اور سزا کا حکم ہو کر سزا دی گئی ایک شخص نے مجمع میں سے کہا اے اللہ اس پر لعنت کر کس قدر کثرت سے اس کو (اس مقدمہ میں) لایا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس پر لعنت مت کرو۔ واللہ میرا یہ علم ہے کہ یہ خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، محبت رکھتا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ (مشکوٰۃ شریف)

خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے کی کتنی قدر فرمائی گئی کہ اتنا بڑا گناہ کرنے پر بھی اس پر لعنت کی اجازت نہیں دی گئی، چند احادیث کا ترجمہ نمونہ کے طور پر لکھ دیا گیا، ان احادیث میں غور کرو اور اپنی رگ رگ میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق رچالو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے

نزدیک اس قدر اُونچا ہوا کہ اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا، حضرت باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر کہ طالب شُد محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یافت حق
خاک بوسی اوکند جملہ خلق

''جو طالب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہوتا ہے وہ حق کو پالیتا ہے تمام خلقت اُس کے پاؤں چومتی ہے''۔

ہر مطالب طلب کن تواز نبی
تاشوی صاحب ولایت ہم غنی

''تو ہر ایک مطلب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے طلب کرتا کہ تو صاحب ولایت بھی ہو جائے اور غنی بھی''۔

ہر کرا باور نباشد مصطفیٰ
لعنتے بروے بگو شُد رو سیاہ

''جو شخص جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یقین نہیں رکھتا اُس پر لعنت کر، وہ رُوسیاہ ہے''۔

بہر دُنیا غم مخور خرخوار تر
وازسیم و زر بہتر بود نبوی نظر

''تو دنیا کی خاطر غم نہ کر کیونکہ ایسا کرنے والا ذلیل گدھا ہے۔ سونے چاندی سے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر بہتر ہے''۔

بر محمد جان فدا کن ہرچہ ہست
محرم اسرار گردو باالست

''جو شخص اپنا مال و جان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان کرتا ہے،
وہ محرم اسرار اور مست الست ہو جاتا ہے۔''

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔ (رواہ مسلم کذافی المشکوٰۃ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔''

ف: اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ پڑھنے پر اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں خیال تو فرمایئے کیسی عنایت ہے، کیسا کرم ہے، اللہ تعالیٰ شانہٗ جس کو اکرام فرماویں اُس کے بھرپور خزانوں کا کون بیان کرسکتا ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی کریم ذات تو بخشش کے لیے بہانہ ڈھونڈتی ہے بلکہ بے بہا مرحمت فرماتے ہیں کون شخص ایسا ہوگا جس کو ایک روپے کے دس ملتے ہوں اور وہ ان کو چھوڑ دے مگر دین کی چیزوں میں اتنے بڑے نفع سے بے توجہی کی جاتی ہے اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہوسکتی ہے کہ ہم لوگوں کو دین کی پرواہ نہیں اس کا نفع ہم لوگوں کی نگاہ میں نفع نہیں دنیا کی تجارت جس میں ایک آنہ فی روپیہ نفع بھی بمشکل ملتا ہے اس کے پیچھے دن بھر خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ آخرت کی تجارت جس میں دس گنا نفع ملتا ہے وہ ہمارے لیے مصیبت ہے۔ پس ایسے شخص کی حالت پر افسوس ہے کہ ذرا سی کم ہمتی کر کے اتنی بڑی دولت

حاصل نہ کرے اصل یہ ہے کہ دل میں تڑپ ہی نہیں اگر ذرا سا چسکا پڑ جائے تو دُرود شریف میں غفلت نہ ہو۔

اُلفت میں برابر ہے وفا ہو کہ جفا ہو

ہر چیز میں لذّت ہے اگر دل میں مزا ہو

دل میں سما جانے کی بات ہے کہ چاہنے والے کے لیے دودھ کی نہر پہاڑ سے کھودنی بھی مشکل نہیں ہوتی، مگر یہ بات کسی کی جوتیاں سیدھی کیے بغیر مُشکل سے حاصل ہوتی ہے۔

تمنا دردِ دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی

نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم پڑھو جتنا چاہے زیادہ۔ (قول بدیع)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ دُرود شریف کم پڑھے یا زیادہ۔ (قول بدیع)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ دُرود بھیجتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس

درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (قول بدیع وترغیب)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا اُس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (قول بدیع وترغیب)

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی شریف)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اَسّی (۸۰) برس کے گناہ معاف فرمادے گا۔ (در مختار)

ایک اور حدیث میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اُس بندے پر نظر رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

راحۃ القلوب میں لکھا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ دُرود شریف بھیجتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی وہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور ایک لاکھ نیکی اس کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہے اور اسے اولیاء اللہ سے پکارا جاتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور مشائخ میں سے ہر ایک نے اِسے اپنا وظیفہ مقرر کیا ہے۔ اگر کسی رات اس وظیفے میں ان سے ناغہ ہو جاتا تو اپنے تئیں مردہ تصور کرتے ہیں اپنا ماتم کرتے ہیں کہ آج رات ہم مُردے ہیں، اگر زندہ ہوتے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درود شریف میں ہم سے ناغہ نہ ہوتا ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا کہ قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ

میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا جس نے تم میں سے دُنیا میں مجھ پر دُرود شریف زیادہ پڑھا ہوگا۔ (ایضاً)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اپنی مجالس کو دُرود شریف کے ساتھ مزیّن کیا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔ (جامع صغیر)

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد وارد ہوا کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اُس کے سایہ کے سوا کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دُور کرے دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے تیسرے وہ جو میرے اُوپر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔ (قول بدیع)

ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے کہ مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں پہلے تم سے میرے متعلق سوال ہوگا۔ (ایضاً)

ایک حدیث میں ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں ایک قبہ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے اس قبہ مبارک میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتے ہیں۔ (نزہۃ المجالس)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود شریف پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر دُرود شریف کی کثرت کرے۔ (قول بدیع)

ایک اور حدیث میں ہے کہ تم میں سے جو مجھ پر دُرود شریف زیادہ پڑھے گا اُس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔ (ایضاً)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص مجھ پر دن بھر میں پچاس دفعہ درود شریف پڑھے گا، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر دُرود شریف کی کثرت کرے، کیونکہ دُرود شریف پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بَر لاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے مجھ پر دن میں ہزار دفعہ درود شریف پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔ (قول بدیع)

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور ارشاد ہے کہ قیامت کے دن میری حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے، جن کو میں دُرود شریف کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔ (ایضاً)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں دُرود شریف کثرت سے پڑھے۔ (سعادت الدّارین)

مُلّا معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے

باوجود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے، لہٰذا مومنین کے لیے تو زیادہ دُرود شریف پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں۔

(معارج النبوۃ)

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جاننا چاہیے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہے اس لیے کہ درود شریف کی کثرت سے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درودِ پاک کی برکت سے سب سیئات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ (مقاصد السالکین)

علامہ فاسی صاحب مطالع المسرات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے دُرود شریف کو اپنی رضا اور اپنا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے لہٰذا جو شخص جتنا درود شریف زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا حق دار ہو گا اور زیادہ اس بات کا لائق ہو گا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اُس کا دل روشن ہو۔

حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص نفلی نماز، روزہ، نہیں کر سکتا تو چاہیے کہ وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھے اُس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں بھیجتا ہے تو اگر انسان دنیا بھر کی ساری نیکیاں بجا لائے اور ادھر ایک دفعہ حبیب خدا نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے تو یہ ایک دفعہ کا دُرود عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہو گا کیونکہ تُو اُن پر دُرود پڑھے گا، اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ شانہٗ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ

ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر دُرود شریف کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود شریف پڑھنے کا اجرو ثواب بتائیں اور ہم ان کو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت کے اظہار کے لیے دُرود شریف پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار دفعہ تک درود شریف کا ورد بنالیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا اور درود شریف پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ باوضو ہو اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے، کیونکہ یہ بھی مناجات ہے، نماز کی طرح، اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے، نیز فرمایا کہ دُرود شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں قُرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں صاحبِ حل و عقد اور صاحبِ بست و کشاد بنایا ہو لہٰذا جو شخص اس آقا کی صدقِ دل کے ساتھ خدمت کرے (دُرود شریف) پڑھے اُس کے لیے بڑے بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اُس کی عزت کرتے ہیں، جیسا کہ بادشاہوں کے مقربوں کے بارے میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، پھر فرمایا کہ شیخ نور الدین شوفی رحمۃ اللہ علیہ دس ہزار دفعہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار دفعہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

حضرت علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار دفعہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بالا اولی النّاس کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدّثین ہوں گے اس لیے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں اسی طرح حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا ہے کہ اس فضیلت کے ساتھ حضرات محدّثین مخصوص ہیں اس لیے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں لکھتے ہیں، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ دُرود شریف ضرور ہوتا ہے اسی طرح سے خطیب نے ابونعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدثین کے ساتھ مخصوص ہے علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ حدیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے، محدثین سے مراد اس موقع میں آئمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے عربی میں ہوں یا اُردو میں۔

زاد السعید میں طبرانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اُس پر دُرود بھیجتے رہیں گے، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّ

رُفِعَتۡ لَهٗ عَشۡرُ دَرَجَاتٍ (رواہ النسائی کذا فی المشکوٰۃ)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں“۔

ف: ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک دفعہ دُرود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اُس اُمّتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس دُرود شریف کی مثل اُس پر رحمت بھیجتا ہے۔ (جامع صغیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی (پیشانی پر) آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے بے تعلقی نفاق سے اور بے تعلق آگ سے (یعنی نفاق سے بری اور جہنّم سے محفوظ رہنے کا قطعی حکم نافذ فرما دیتا ہے کہ مخلصانہ ایمان کا نور پیشانی پر چمکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اُس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (جمع الفوائد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو مجھ پر دس مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں بھیجے گا اور

جو مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار رحمتیں بھیجے گا اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اُس کے لیے قیامت کے دن سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ (قول بدیع)

سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی امت کے والی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں اور اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴) عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

(رواہ النسائی والدارمی کذا فی المشکوٰۃ)

''حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مُبارک سے بشاشت اور خوشی ٹپکتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر ایک دفعہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس سلام بھیجوں گا''۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ اگر درود شریف کے کسی صیغہ میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں تو اس کے ایک دفعہ پڑھنے سے بیس عنایتیں حق تعالیٰ کی ہوتی ہیں، مثلاً!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (گھر سے) نکلے اور ایک باغ میں داخل ہوئے، پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ مجھ کو خوف پیدا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا تجھ کو کیا ہوا؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ سے آگاہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے یوں کہا کہ کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی بشارت نہ دوں کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا میں اُس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلام بھیجوں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۵) عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ

زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا يُّكْفٰى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ

(رواہ الترمذی کذافی المشکوٰۃ)

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درُود شریف بھیجنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلایئے کہ میں اس کیلئے کتنا وقت مقرر کروں (اپنے اعمال و اوراد میں سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس قدر تُو چاہے میں نے عرض کیا ایک چوتھائی وقت مقرر کردوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس قدر تو چاہے اور اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت مقرر کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس قدر تو چاہے اور اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت مقرر کردوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا میں نے عرض کیا پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درُود شریف کیلئے مقرر کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

ف: اس حدیث سے درُود شریف کا افضل الاوراد ہونا ظاہر ہے محمد بن یحییٰ اپنے باپ سے اور وہ اپنے والد (حضرت حبان رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا میں اپنی دُعاؤں کا ایک تہائی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کر دوں (کہ دو تہائی دوسری دعائیں ہوں تو پورا ایک تہائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا وظیفہ قرار دے لوں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر دل چاہتا ہو، کہا دو تہائی کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں دل چاہے (ایسا کرلو) اُس نے عرض کیا کہ اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے لیے مقرر کردوں تو کیسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔

(جمع الفوائد)

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو مجھ پر دُرود شریف پڑھے تو دُرود شریف اُس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے، شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسکین یعنی شیخ عبد الحق کو مدینہ منورہ کی زیارت کے واسطے روانہ کیا تو فرمایا کہ جانو اور آگاہ رہو کہ اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی مانند نہیں ہے، چاہیے کہ اپنے تمام اوقات کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا عرض کیا کہ اس کے لیے کچھ عدد متعین ہو، فرمایا یہاں عدد کا معین کرنا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ اس کے ساتھ رطب اللّسان ہو اور اس کے رنگ میں رنگیں ہو اور مستغرق ہو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درود شریف پڑھنا درود شریف پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

حضرت شیخ عبد العزیز تقی الدّین رحمۃ اللہ علیہ تسہیل المقاصد سے نقل فرماتے

ہیں کہ ساری نفلی عبادتوں سے درود شریف افضل ہے۔

حضرت ابنِ نعمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود شریف پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کرلیتا ہے۔

حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے (خواہ وہ دنیاوی انعامات ہوں خواہ اُخروی) سب کا سب درُود شریف کی برکت سے پایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درُود شریف کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اُس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی۔

فقہ ابولیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر درُود شریف کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقل مند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ رہتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر رحمتیں ہیں۔

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب عبادت اور یادِ خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائش بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درُود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلّیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا رُخ کرتی ہیں مگر جب درُود شریف پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درُود شریف کے خدام ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ اُن کو پڑوس کے گھر سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

حضرت عارف صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دُرود شریف انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار اور اوراد و وظائف میں شیطان دخل اندازی کر لیتا ہے اس لیے مُرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن دُرود شریف میں مُرشد خود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا۔

شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو درود شریف قبول ہی ہوتا ہے۔

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ دُرود شریف کو اسمِ اعظم قرار دیتے تھے یعنی جیسے اسمِ اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں یوں ہی دُرود شریف سے بھی سارے کام خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی پورے ہو جاتے ہیں۔

سید ابو العباس تیجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے، غیوب و معارف کی چابی ہے، انوار و اسرار حاصل کرنے کی چابی ہے، تو جو شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھتکارہ گیا اس کو اللہ تعالیٰ کے قُرب سے کچھ حصہ نہیں ہے، نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے جس کا پھل بڑا میٹھا ہے، جس کا انجام شاندار ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضورِ قلب کے ساتھ دُرود شریف پڑھنا ہے کیونکہ دُرود شریف دنیا و آخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نُسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہو گا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ السَّلَامَ

(رواہ النسائی والدّارمی کذافی المشکوٰۃ)

”حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں“۔

ف: دُنیا میں قاعدہ ہے کہ حاضرین آپس میں بالمشافہ سلام کرتے ہیں اور جو دور ہوتے ہیں اُن کو ڈاک سے یا آدمی کے ذریعہ سلام بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اپنی رحمتِ کاملہ سے اس اُمّت کو یہ شرف بخشا ہے کہ فرشتوں کو اس کارِ عظیم کے لیے مقرر فرمایا ہے کہ اُمتیوں کا سلام فخرِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہنچاتے ہیں یہ مضمون متعدّد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کیا گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں جو میری اُمّت کا درُود وسلام مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درُود (وسلام) پڑھتے رہا کرو۔ بیشک تمہارا درُود (وسلام) مجھ تک پہنچتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مجھ پر درُود (وسلام) پڑھا کرو اس لیے کہ تمہارا درُود وسلام مجھ تک پہنچتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درُود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس دفعہ درُود (رحمت) بھیجتا ہے اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درُود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۷) عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِيْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ۔ (رواہُ البزار کذافی الترغیب)

"حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درُود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجا ہے۔"

ف: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کے ہر درُود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درُود بھیجے

گا تو وہ فرشتہ اُس شخص کا اور اُس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ اس پر دس دفعہ رحمتیں بھیجیں گے ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہٗ اُس پر دس دفعہ رحمتیں بھیجے حق تعالیٰ شانہٗ نے میری درخواست قبول فرمالی ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

(۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ غَائِبًا اُبْلِغْتُهٗ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان کذافی المشکوٰۃ)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر دور سے دُرود بھیجے تو وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے"۔

ف: یہ مضمون تو پہلی روایات میں تفصیل سے گذر ہی چکا ہے کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو شخص دور سے دُرود بھیجے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچا دیں، اس حدیث شریف میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے پاس درود پڑھے، اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفس نفیس سنتے ہیں، کس قدر قابل فخر چیز ہے

اور کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مبارک حضرات جو اس پاک شہر میں رہنے والے ہیں اور ہر وقت بلا واسطہ درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناتے رہتے ہیں۔

سلیمان بن سحیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جو لوگ حاضر خدمت ہو کر سلام کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا علم ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں ہوتا ہے اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔
(قول بدیع)

شیخ ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور قبر اطہر پر حاضر ہو کر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو حجرہ شریف کے اندر سے میں نے وعلیکم السلام جواب میں سنا۔
(قول بدیع)

سید نور الدین ایجی شریف عفیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھا سنا کہ قبر شریف سے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ جواب ملا۔ (الحاوی)

شیخ ابونصری عبدالواحد بن عبدالملک بن محمد بن ابی اسعد الصوفی الکرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فراغت کے بعد زیارت کے لیے حاضر ہوا حجرہ شریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ شیخ ابو بکر دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے یہ آواز سنی وعلیک السلام یا ابا بکر اور اس کو سب

لوگوں نے جو اس وقت حاضر تھے سنا۔ (الحاوی)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبرِ اطہر کے پاس پڑھنا افضل ہے دور سے پڑھنے سے اس لیے کہ قُرب میں جو خشوع و خضوع اور حضورِ قلب حاصل ہوتا ہے وہ دور میں نہیں ہوتا صاحبِ مظاہرِ حق اس حدیث پر لکھتے ہیں کہ پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔

اس روایت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اس لیے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں گو شہداء کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ اُن کو مردہ مت کہو، لیکن انبیاء علیہم السلام کے متعلق بھی متعدد روایات حدیث سے ثابت ہیں کہ اس عالم سے منتقل ہو جانے کے بعد زندہ ہی ہیں۔

مشہور محدث علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور مصنف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے اور حیات الانبیاء کا اثبات کیا ہے، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے قبور میں باحیات ہونے کا دلائل کے ساتھ ہم کو قطعی علم ہے اور اس بارے میں تواتر کے درجہ کو حدیثیں پہنچ چکی ہیں۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''تذکرہ'' میں فرمایا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی موت کا حاصل اتنا سمجھو کہ وہ ہماری نظروں سے پوشیدہ کر دئے گئے ہیں اور ان کا حال ہماری نسبت ایسا ہے جیسے فرشتوں کا حال ہے (کہ ہم فرشتوں کو دیکھ نہیں سکتے ہیں)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر اطہر میں زندہ ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔

محدث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی روحیں قبض کرنے کے بعد پھر واپس کر دی گئیں اس لیے وہ اپنے رب تعالیٰ کے حضور زندہ ہیں جیسا کہ شہداء ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں (ابو یعلی) یہ نماز تکلیف شرعی کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ لذّت حاصل کرنے کے لیے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک وادی کے متعلق دریافت کیا کہ کون سی وادی ہے؟ حاضرین نے جواب دیا کہ یہ وادی ارزق ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں موسیٰ علیہ السلام کی طرف، یہ فرما کر اُن کا رنگ اور بالوں کی کیفیت کچھ بیان فرمائی (اور فرمایا کہ وہ) اس حال میں (نظر آ رہے) ہیں کہ اپنی دونوں اُنگلیاں دونوں کانوں میں دیئے ہوئے ہیں (اور) اپنے رب تعالیٰ کے نام کا تلبیہ زور زور سے پڑھتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم اور آگے چلے کہ ایک وادی آئی اس کے متعلق فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال فرمایا کہ یہ کون سی وادی ہے؟ حاضرین نے جواب دیا کہ یہ وادی ''ہرشی'' نامی ہے، یا بجائے ہرشیٰ کے لفت کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گویا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ سُرخ اُونٹنی پر سوار ہیں ان کے جسم پر اُون کا جُبہ ہے اور اُن کی اونٹنی کی لگام درخت کی چھال کی ہے تلبیہ پڑھتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

(مسلم شریف)

اس مبارک حدیث سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کو بحالت بیداری تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات برزخیہ اس قدر اکمل اور اس قدر رفیع ہے کہ اس دنیا میں تشریف لا سکتے ہیں اور مناسک حج ادا کر سکتے ہیں اور اُن کا دیکھا جانا بھی ممکن ہے، بعض بزرگوں سے جو منقول ہے کہ انہوں نے آنحضرت فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بیداری ہی میں دیکھا تو یہ قابلِ تکذیب نہیں ہے اگر کوئی تصدیق نہ کرے تو جھٹلانا بھی بیجا ہے، معراج شریف کا واقعہ جو کتب احادیث میں آیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو میں اُن کا امام بنا۔ (مسلم شریف)

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی حیات دنیاوی ہی میں تھے اور جن نبیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھائی وہ حیاتِ برزخی میں تھے، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام گو اس دنیا میں نہیں ہیں مگر حیاتِ برزخی میں بھی نہیں ہیں، بلکہ اُن کی یہی حیات دنیاوی جاری ہے تا آنکہ دوبارہ تشریف لا کر وفات پائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب جسد مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دو موتیں جمع نہ کریں ایک موت جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے مقدر تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پوری کر چکے۔ (بخاری) حدیث ۱۱ پر بھی مستقل یہ مضمون آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام

کے بدنوں کو کھائے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۹) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ رَفَعَهٗ اَلدُّعَاءُ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیَّ وَلَا تَجْعَلُوْنِیْ كَقَمَرِ الرَّاكِبِ صَلُّوْا عَلَیَّ اَوَّلَ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطَهٗ وَآخِرَهٗ۔

(للترمذی بلفظ رزین كذا فی جمع الفوائد)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلّق رہتی ہے کہ (قبولیت کے لیے آسمان کی طرف) چڑھتی نہیں جب تک کہ مجھ پر دُرود نہ پڑھے اور مجھ کو سوار کا پیالہ نہ بناؤ (بلکہ) مجھ پر دُعا کے شروع اور درمیان اور آخر (تینوں وقت) دُرود پڑھو۔

ف: اس میں کوئی شک نہیں کہ وجود باجود سید ولدِ آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاسم برکات و باعث رحمت عالم ہے اس لیے قبولیت دُعا کے لیے بھی وسیلہ اعظم اور شرط اتم ہے اور سوار اپنی سواری پر تمام ضروری سامان لاد کر آخر میں پچھلے حصہ پر پیالہ لٹکا لیتا ہے کہ داشت آید بکار، دُرود کو اس طرح غیر مہتم بالشان اور آخری حصہ دُعا بنانا سوء ادب ہے اس لیے ہر دُعا کے اوّل و اوسط و آخر تینوں حصوں میں دُرود سلام ہونا چاہیے کہ قبولیت اقرب ہو علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دُرود شریف دُعا کے اوّل میں درمیان میں اور اخیر میں ہونا چاہیے علماء نے اس کے استحباب پر اتفاق نقل کیا ہے کہ دُعا کی ابتداء اللہ تعالیٰ شانہ' کی حمد وثناء پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود سے ہونی چاہیے اور اسی طرح اسی پر ختم ہونی چاہیے علامہ اقلیشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ

جب تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتداء کر پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور درُود شریف کو دعا کے اوّل میں دُعا کے بیچ میں دُعا کے اخیر میں کر اور درُود کے وقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ فضائل کو ذکر کیا کر اس کی وجہ سے تو مستجاب الدّعوات بنے گا اور تیرے اور اس کے درمیان سے حجاب اُٹھ جائے گا۔

صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا۔

ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دُعا کے لیے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پَر ہیں کچھ اسباب ہیں اور کچھ اوقات ہیں اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دُعا قوی ہوتی ہے اور پَروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اُڑ جاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے دُعا کے ارکان حضور قلب، رقت، عاجزی، خشوع اور اللہ کے ساتھ قلبی تعلق اور اس پر صدق ہے اور اس کے اوقات رات کا آخری حصہ اور اس کے اسباب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے ساتھ ابتداء کرے، ایسی حمد وثناء جو اُس کی شایان شان ہو، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجے اور اس کے بعد دُعا مانگے پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور مقصد کو پہنچے گا۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ پھر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ کے ساتھ دُعا کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کر دی جب تو نماز پڑھے تو آخر میں بیٹھ اور اللہ تعالیٰ شانہٗ کی حمد کر جیسا کہ اُس کی شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درُود پڑھ پھر دعا مانگ۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے اوّل اللہ تعالیٰ شانہ، کی حمد کی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان صاحب سے ارشاد فرمایا اے نمازی اب دُعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔
(مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جب میں نماز کے بعد بیٹھا تو اللہ تعالیٰ شانہٗ کی تعریف کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا پھر اپنے لیے دُعا کی (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''مانگ دیا جائے گا مانگ دیا جائے گا''۔(مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبد اللہ بن یسر رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دُعائیں ساری کی ساری رکی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی ابتداء اللہ کی تعریف اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود سے نہ ہو، اگر ان دونوں کے بعد دُعا کرے گا تو اس کی دُعا قبول کی جائے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دعا رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب تو دعا مانگا کرے تو اپنی دُعا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھی شامل کیا کر اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف تو مقبول ہے ہی اور اللہ تعالیٰ شانہ کے کرم سے یہ بعید

ہے کہ وہ کچھ قبول کرے اور کچھ کو رَد کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب نہ ہو یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجے پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دُعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لَوٹا دی جاتی ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۰) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ۔ (رواه ابن ماجة كذا فى المشكوٰة)

"حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اُوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ ایسا مُبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اُسکے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انتقال کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ تعالیٰ شانہٗ نے زمین پر یہ بات

حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔"

ف: اس حدیث مُبارک سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اس عالم سے منتقل ہو کر حیاتِ جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور رزق بھی پاتے ہیں یہ رزق اسی عالم کے مناسب ہے شہداء کے متعلق بھی رزق ملنا وارد ہوا ہے، لیکن حضرات انبیا کرام علیہم السلام کی حیات اور مرزوقیت شہداء سے اکمل ہے۔

حضرت شاہ محمد عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کا ایسا مسئلہ ہے جس پر سب کا اتفاق ہے، کسی کو اس میں اختلاف نہیں اور یہ حیات جسمانی ہے، جیسا کہ دُنیا میں تھی اُن کی زندگی رُوحانی اور معنوی نہ سمجھی جائے۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی میں اُن کی وفات ہوئی اسی دن نفخہ (پہلا صور) اور اس میں صعقہ (دوسرا صور) ہوگا پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارا دُرود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو (قبر) میں پوشیدہ ہو چکے ہوں گے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھاوے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس

لیے کہ میری اُمت کا دُرود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے، پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا، حدیث ۴ میں گذر چکا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لیے دُعا اور استغفار کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر دُرود پڑھنا پُل صراط پر گذرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اَسّی ۸۰ دفعہ مجھ پر درود بھیجے اُس کے اَسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دار قطنی کی ایک روایت میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اَسّی (۸۰) مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کے اسّی سال کے گناہ معاف کیے جائیں گے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) درود کس طرح پڑھا جائے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ۔

"اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کرے انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ دُرود شریف پڑھے اُس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔

حضرت سہیل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ...... اَسّی (۸۰) دفعہ پڑھے اس کے اَسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن وہب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنا ترک نہ کرو۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرو۔

علماء نے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن دُرود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے، اس لیے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۱) عَنْ رُوَيْفِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ۔

(رواہ احمد کذا فی المشکوٰۃ)

"حضرت رویفع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص درود بھیجے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور پھر کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے"۔

ف: ترغیب میں حضرت رویفع رضی اللہ عنہ ہی سے یہ درود شریف ان الفاظ میں نقل کیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے، اے اللہ آپ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجئے اور ان کو ایسے ٹھکانے پر پہنچایئے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو علماء کے مقعد مقرب یعنی مبارک ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں، علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقامِ محمود یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ مقامِ عالی جو سب سے اعلیٰ و ارفع ہے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقامِ محمود ہے اس لیے کہ روایت میں یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کا لفظ آیا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ

مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ بِہَا عَشۡراً ثُمَّ سَئَلُوا اللّٰہَ لِیَ الۡوَسِیۡلَۃَ فَاِنَّہَا مَنۡزِلَۃٌ فِی الۡجَنَّۃِ لَا یَنۡبَغِیۡ اِلَّا لِعَبۡدٍ مِّنۡ عِبَادِ اللّٰہِ وَ اَرۡجُوۡ اَنۡ اَکُوۡنَ اَنَا ہُوَ فَمَنۡ سَاَلَ لِیَ الۡوَسِیۡلَۃَ حَلَّتۡ عَلَیۡہِ الشَّفَاعَۃُ ۔

(رَوَاہُ مُسۡلِمٌ کذا فی المشکوٰۃ)

"حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ موذن کہے وہی تم کہا کرو، اس کے بعد مجھ پر دُرود پڑھا کرو، اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درُود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کے سبب اُس پر دس دفعہ رحمتیں بھیجتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ شانہٗ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا کیا کرو کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لیے اللہ سے وسیلہ کی دُعا کرے اُس پر میری شفاعت حلال ہوگی"۔

ف: حلال ہوگی کا مطلب یہ ہے کہ جائز ہوگی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص اذان سنے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعۡوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الۡقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَ الۡفَضِیۡلَۃَ وَابۡعَثۡہُ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدَنِ الَّذِیۡ وَعَدۡتَّہٗ ۔

تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت جائز ہوگی۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو، تو میرے لیے وسیلہ بھی مانگا کرو، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وسیلہ کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ (قول بدیع)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی لُغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ اوپر کی دعا میں الوسیلة و الفضیلة کے بعد والدرجة الرّفیعه کا لفظ بھی مشہور ہے محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصن حصین میں بھی ہے اس کے اخیر میں اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ کا اضافہ ہے۔

تکملہ:

اس فصل کو قرآن پاک کی ایک آیت اور بارہ احادیث شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت زیادہ ہیں ان کا احاطہ بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر درود شریف کی ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے، اور نہ اُن کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے، اس لیے جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی دُرود شریف میں رطب اللسان رہے وہ کم ہے، چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے لُطف و کرم سے اس حق ادائیگی کے اُوپر بھی سینکڑوں اَجر و ثواب اور

احسانات فرما دیئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے اُن کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف لکھتے ہیں۔

حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلّم کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم وتوقیر کرتا ہے اس سے بھی بدرجہا زیادہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کریں۔ پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم وتوقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ وسلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی، حالانکہ فرشتے شریعتِ مطہرہ کے پابند نہیں ہیں تو وہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتے ہیں لہٰذا ہم ان فرشتوں سے

زیادہ اولیٰ، احق احریٰ، اخلق ہیں کہ دُرود شریف پڑھیں اور قُرب حاصل کریں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بعض بزرگوں سے نقل فرماتے ہیں کہ ایمان کے راستوں میں سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنا ہے، محبت کے ساتھ ادائے حق کی خاطر، تعظیم وتوقیر کے لیے اور درود شریف پر مواظبت (ہمیشگی) کرنا یہ ادائے شکر ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری دوزخ سے نجات کا سبب ہیں، وہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

علامہ اقلیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کون سا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہوسکتا ہے اور کون سا عمل زیادہ نفع والا ہوسکتا ہے، اُس ذاتِ اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اس کو دنیا اور آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں یہ اولیاء کرام کا صبح وشام کا مستقل معمول رہا ہے پس جہاں تک ہوسکے دُرود شریف پر جما رہا کر، اس سے تو اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے تیری اُمیدیں برآئیں گی، تیرا قلب منور ہو جائے گا اللہ تعالیٰ شانہٗ کی رضا حاصل ہوگی قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں امن نصیب ہوگا۔

شاہ محمد عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربارِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری بارگاہ بے کس میں پناہ کے لائق ہو، میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فسادِ نیت سے ملوث ہیں سوا ایک عمل کے وہ عمل کون سا ہے؟ وہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بارگاہ میں کھڑے ہو کر نہایت انکساری، عاجزی، اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا؟ اے میرے رب کریم وہ کون سا مقام ہے جہاں اس دُرودو سلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہو گا؟ اے میرے پروردگار مجھے سچا یقین ہے کہ (یہ درود وسلام والا) عمل تیرے دربارِ الٰہی میں قبول ہو گا۔ اس عمل کے رَد ہو جانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے، کیونکہ جو اس درود وسلام کے دروازے سے آئے اُسے اس کے رَد ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔

شیخ مظہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو اُن کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اُس کی عزت افزائی کرتے ہیں، اُس سے اظہارِ محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ اس وصفِ کمال کے زیادہ لائق ہے۔ لہٰذا جو شخص اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرے اُن سے محبت کرے اُن پر درود شریف پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اُس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں اسی لیے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام نے بوقتِ توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا۔

مفسرِ قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ روحِ انسانی جو کہ جبلّی طور پر

ضعیف ہے، اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر لے جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشندان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے درودیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور درودیوار چمک اُٹھتے ہیں۔ یوں ہی امت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اُس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف دُرود شریف سے ہوتا ہے، اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

شیخ اکبری محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل محبت کو چاہیے کہ وہ دُرود شریف پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں، یہاں تک کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہاں خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں، حضرت محبوب سبحانی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دورد شریف کو لازم کرلو۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

دوسری فصل:

درُود شریف
نہ پڑھنے پر وعیدوں کے بیان میں

(۱) عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوْا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰی دَرَجَةً قَالَ اٰمِیْنَ ثُمَّ ارْتَقَی الثَّانِیَةَ فَقَالَ اٰمِیْنَ ثُمَّ ارْتَقَی الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِیْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْیَوْمَ شَیْئًا مَا کُنَّا نَسْمَعُهٗ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَرَضَ لِیْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْلَهٗ قُلْتُ اٰمِیْنَ فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّانِیَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْكَ فَقُلْتُ اٰمِیْنَ فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ الْکِبَرَ عِنْدَهٗ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِیْنَ۔

(رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد کذا فی الترغیب)

''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم لوگ حاضر ہو گئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم

رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) اُس نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین، پھر جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اُس کے والدین یا اُن میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اُس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا آمین"۔

ف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، یوں ہی دوسرے اور تیسرے درجہ پر آمین کہی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا، تو فرمایا کہ جب میں پہلے درجہ پر چڑھا تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا بد بخت ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اُس کی مغفرت نہ ہوئی میں

نے کہا آمین۔ پھر انہوں نے کہا بد بخت ہو وہ شخص جس نے اپنے والدین کو پایا، یا ان میں سے کسی ایک کو پایا ہو اور انہوں نے اُس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو، میں نے کہا آمین، پھر انہوں نے کہا بد بخت ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا ہو میں نے کہا آمین۔
(قول بدیع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک کو پایا پھر وہ مہینہ گزر گیا اور اُس نے اپنے گناہ نہ بخشوا لیے اور ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس نے اپنے والدین یا اُن میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور اُن کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو گیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُمِ انس رضی اللہ عنہا اپنے والد ماجد سے روایت کرتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیت پاک ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ'' کے متعلق کچھ فرمایئے تو فرمایا یہ ایک پوشیدہ علم سے ہے، اگر تم نہ پوچھتے تو میں نہ بتاتا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے ہیں جب میرا ذکر پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے فرشتوں کی اس دعا پر اللہ تعالیٰ اور دوسرے باقی فرشتے کہتے ہیں آمین! ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا جب میرا ذکرِ پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ مجھ پر درود شریف نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہ کرے، تو اس دُعا پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کہتے

ہیں آمین۔ (قول بدیع)

حضرت عبد اللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا وہ دوزخ میں جائے گا۔ (ایضاً)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔ (ایضاً)

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ ہر بامقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر دُرود شریف کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، بغیر ذکر الٰہی اور بغیر درود شریف پڑھے شروع کر دیا جائے وہ دُم کٹا ہے وہ ہر برکت سے خالی ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۲) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد كذا فی المشكوٰة)

" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے (اس لیے جب بھی نام مبارک سنے یا

پڑھے تو کم از کم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دے)

ف: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے۔

مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اِنْ ذُكِرَ اسْمُهٗ

فَهُوَ الْبَخِيْلُ وَزِدْهُ وَصْفَ جَبَانٖ

"جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھے جس وقت

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے

اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل نامراد بھی ہے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میں تم کو سب بخیلوں سے زیادہ بخیل بتاؤں میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے زیادہ عاجز بتاؤں وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (قول بدیع)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تین شخص ایسے ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے۔

۱) اپنے والدین کا نافرمان۔

۲) میری سنت کا تارک۔

۳) جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درُود شریف نہ پڑھا۔ (قول بدیع)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے، جس کے اخیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اُس شخص کے لیے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخیل، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا

بخیل کون؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میرا نام سنے اور درود شریف نہ پڑھے۔ (ایضاً)

ایک اور حدیث میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی بندے کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ۔
(كذا في القول البديع)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف سے پہلے مجلس برخاست کریں تو ان کو حسرت ہوگی چاہے وہ جنت ہی میں (اپنے اعمال کی وجہ سے) داخل ہو جائیں بوجہ اس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے''۔

ف: یعنی اگر وہ دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی اُن کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہوگی کہ ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ ہو تو یہ مجلس اُن پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی،

پھر اللہ کو اختیار ہے کہ اُن کو معاف کر دے یا عذاب دے۔

ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ شانہ، کے ذکر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف سے پہلے مجلس برخاست کر دیں تو اُن پر قیامت تک حسرت رہے گی۔ (قول بدیع)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اللہ تعالیٰ شانہ، کے ذکر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف سے پہلے اُٹھ کھڑے ہوں تو وہ مجلس قیامت کے دن وبال ہے۔ (ایضاً)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ تعالیٰ شانہ، کے ذکر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے اٹھیں تو ایسا ہے کسی سڑے ہوئے جانور پر سے اُٹھے ہوں یعنی گندگی محسوس ہو گی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے۔ (ایضاً)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا گیا ہے کہ مجلسوں کی زینت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہے لہٰذا مجالس کو درود شریف سے مزیّن کیا کرو۔ (سعادۃ الدارین)

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود شریف پڑھ کر مزیّن کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود شریف پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہو گا۔ (جامع صغیر)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جس مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر درود شریف پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھا جارہا ہے۔ (قول بدیع)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لیے مقرر ہیں جب وہ ذکر کے حلقہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو اور جب وہ لوگ دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جارہے ہیں۔

ایک اور حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں پس جب کسی حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں، پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزت جل جلالہٗ کے دربار میں بھیجتے ہیں وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہ گار ہے، وہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔ (سعادۃ الدارین)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهٗ مَنْ نَّسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ۔ (للقروینی کذا فی جمع الفوائد)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا''۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا، درود شریف بھول جانے سے مراد درود شریف نہ پڑھنا ہے، خصوصاً جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سنے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر اعمالِ صالحہ کی بدولت جنت کا حق دار بھی ہو گیا تو وہ جنت کو جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا۔ اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) واللہ تعالیٰ اعلم

ایک اور حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت میں جانے کا حکم ہو گا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام سنا اور درود شریف نہ پڑھا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تیسری فصل:

درُودشریف
پڑھنے کے مقامات میں

علامہ مخدوم نے شرح انواع میں لکھا ہے کہ درود شریف پڑھنے کے اکتیس مقام ومحل ہیں۔

مقام اوّل:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اسم مبارک بولا جائے یا کسی سے سنے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھے جیسے دوسری فصل کی حدیث نمبر ۱، ۲ اور ان کے ذیل میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲) جب کسی مجلس میں جائے تو وہاں سے اُٹھنے سے پہلے درود شریف پڑھے جیسے دوسری فصل کی حدیث نمبر ۳ اور اس کے ذیل میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۳) صبح و شام کے وقت درُود شریف پڑھنا جیسے ترغیب میں حدیث شریف ہے:

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

"طبرانی نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ دُرود شریف پڑھے اُس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی"۔

ف: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد احادیث سے دُرود شریف پڑھنے والے کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر دُرود شریف پڑھے قیامت کے دن مَیں اُس کا سفارشی بنوں گا، اس حدیث شریف میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث سے دُرود نماز کے بعد بھی یہ لفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دِن اُس کی گواہی دُوں گا اور اُس کے لیے سفارش کروں گا۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ دُرود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

اُس کے لیے میری شفاعت لازم ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا

ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے، میں اس کو سنتا ہوں، اور جو شخص دور سے مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ شانہٗ اُس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک دُرود شریف کو پہنچائے اور اُس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے، اور میں قیامت کے دن اُس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا ''یا'' کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لیے سفارشی اور بعض کے لئے گواہ، مثلاً اہل مدینہ کے لیے گواہ دوسروں کے لئے سفارشی یا فرمانبرداروں کے لیے گواہ اور گناہ گاروں کے لیے سفارشی وغیرہ، ذلك كما قاله السخاوی۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۴) دُعا میں دُرود شریف پڑھنا جیسے فصل اوّل کی حدیث نمبر ۱۰ اور اس کے ذیل میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۵) مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کے وقت دُرود شریف پڑھنا جیسے ابن خزیمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَاِذَا اخرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر (درود و سلام) پڑھ کر یہ دُعا طلب کرے۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ...... (اے میرے پروردگار میرے لیے اپنی
رحمت کے دروازے کھول دے) اور مسجد سے نکلتے وقت
(درُود) سلام پڑھ کر یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ
الشَّیْطٰنِ (اے اللہ! مجھے شیطان سے بچائے رکھیو) اس
حدیث کو ابنِ حبان نے بھی صحیح میں روایت کیا ہے"۔

ف: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا گیا ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو دُرود و سلام بھیجتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر (یعنی خود اپنے اُوپر) اور پھر یوں فرماتے، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اُوپر درُود و سلام بھیجتے اور
فرماتے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں
داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللهِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب باہر
تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بِسْمِ اللهِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہ دعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں
تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجا کریں اور یہ دعا پڑھا کریں، ...... اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اور جب نکلا کریں تب بھی
یہی دعا پڑھا کریں) اور اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِكَ پڑھا کریں۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ
جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُس کو چاہیے کہ یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ۔

''اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کی درخواست کرتا ہوں''۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَ بِوَجۡھِہِ الۡکَرِیۡمِ وَ سُلۡطَانِہِ الۡقَدِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ عظمت والے کی اور اُس کی کریم ذات اور قدیم اقتدار کی شیطان مردود سے''۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مسجد میں داخل ہوتے وقت ان کلمات کو کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص تمام دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں اُنہیں بھولنا مت ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود بھیجے اور یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ۔

اور جب (مسجد سے) باہر نکلے تو یہ دعا پڑھا کر۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَاحۡفَظۡنِیۡ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔

اور بھی بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے یہ دعا نقل کی گئی ہے۔

صاحب حصن حصین مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ کہے ایک اور حدیث میں وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ہے اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے تب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھے بِسْمِ اللهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اعصمنی مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

٦) اذان کے بعد دُرود شریف پڑھنا جیسے فصل اوّل کی حدیث نمبر ۱۲ اور اس کے ذیل میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

٧) وضو کرنے کے وقت دُرود شریف پڑھنا حافظ ابنِ ماجہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو میں دُرود شریف نہ پڑھے اس کا وضو (کامل) نہیں ہوتا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۸) کسی چیز کو بھول جانے کے وقت دُرود شریف پڑھنا جیسے حافظ ابو موسیٰ مدنی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا تَذْكُرُوْا اِنْشَآءَ اللهُ تَعَالٰى

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر دُرود شریف پڑھو تمہیں یاد آ جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ"۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۹) موقع حج میں لبیک کہنے کے بعد دُرود شریف پڑھنا دار قطنی نے روایت کی ہے کہ قاسم ابنِ محمد نے فرمایا کہ جب آدمی لبیک سے فارغ ہو تو اُس کو دُرود شریف پڑھنے کا حکم کیا جائے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۰) صفا و مروہ پر دُرود شریف پڑھنا ابنِ اسحاق نے اپنی کتاب میں نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صفا و مروہ پر تین تکبیریں کہتے، پھر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

پڑھتے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف پڑھتے پھر دعا مانگتے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مطہرہ کی زیارت کے وقت دُرود شریف پڑھنا جیسے فصل اوّل کی حدیث نمبر ۸ اور اس کے ذیل میں تفصیل سے

بیان ہو چکا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲) کان بولنے کے وقت دُرود شریف پڑھنا طبرانی نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے:

اِذَا طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِيْ وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تُم میں سے کسی کا کان بولے تو مجھے یاد کرے اور مجھ پر دُرود شریف پڑھے''۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۳) جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنا جیسے فصل اوّل کی حدیث ۱۰ اور اس کے ذیل میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۴) جمعرات کو دُرود شریف پڑھنا بیہقی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جمعرات اور جمعہ کو دُرود شریف بہت پڑھنے کا حکم فرمایا:

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۵) ربیع الاوّل سوموار کے دنِ دُرود شریف پڑھنا کیونکہ وہ دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کا ہے مولانا ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب فتوح الحرمین میں اس دن دُرود شریف کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۶) اپنی تصنیف وتالیف میں دُرود شریف پڑھنا جیسے کتاب جلاء الافہام میں حدیث شریف ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَّمْ تَزِلِ الصَّلٰوةُ جَارِيَةٌ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ۔

''جو شخص مجھ پر کتاب میں دُرود شریف لکھے اس پر ہمیشہ رحمت جاری رہتی ہے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے''۔

ف: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے دُرود پڑھتا ہے اسی طرح نامِ مبارک لکھتے ہوئے اپنی اُنگلیوں سے بھی دُرود شریف لکھا کر کہ تیرے لیے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کے ساتھ علمِ حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں، علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے تو بار بار دُرود شریف لکھے اور پورا دُرود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے اس کے بعد علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں چند حدیثیں بھی نقل کی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اس وقت تک لکھنے والے پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کوئی علمی چیز لکھے اور اُس کے ساتھ دُرود شریف بھی لکھے اس کا

ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں دُرود لکھے اُس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدّد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ قیامت کے دِن علماء حدیث حاضر ہوں گے اور اُن کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی (جن سے وہ حدیث لکھتے تھے) اللہ جل شانہٗ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں، وہاں سے ارشاد ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تم میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود بھیجتے تھے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ دُرود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام آئے تو اس کے بار بار لکھنے سے اکتاوے نہیں اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فائدے ہیں اور جس نے اس میں تساہل کیا وہ بہت بڑی خیر سے محروم ہو گیا۔

صاحبِ اتحاف کہتے ہیں کہ طلبہ حدیث کو عُجلت اور جلد بازی کی وجہ سے دُرود شریف کو چھوڑنا نہ چاہیے۔ ہم نے اس میں بہت مُبارک خواب دیکھے ہیں، اس کے بعد پھر انہوں نے کئی خواب اس کے بارے میں نقل کیے ہیں۔

ابوالحسن میمونی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد ابو علی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اُن کی انگلیوں کے اُوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی، میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں حدیثِ پاک کے

اوپر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

حسن بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتابوں میں درُود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے۔ (بدیع)

حافظ ابو موسیٰ نے اپنی کتاب میں محدّثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا جو بعد موت کے خواب میں دیکھے گئے انہوں نے کہا خُدا تعالیٰ نے ہمیں بخش دیا اس کے طفیل کہ ہم ہر ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ لکھا کرتے تھے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۷) بعد التحیات (تشہد) اخیر کے درُود شریف پڑھنا۔ دار قطنی میں حدیث شریف ہے:

اِذَا صَلَّیْتَ فِیْ صَلٰوتِكَ فَلَا تَتْرُکَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاِنَّهَا زَکٰوۃُ الصَّلٰوۃِ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے بریدہ رضی اللہ عنہ جب تو نماز پڑھے تو تشہد اور درُود شریف کو ہرگز ترک نہ کرنا بے شک وہ نماز کو پاک کرنے والا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۸) نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درُود شریف پڑھنا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۹) خطبہ میں درُود شریف پڑھنا جلاء الافہام میں عبد اللہ ابنِ احمد کی روایت ہے عون ابن ابی جحیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ میرا باپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خُدام میں سے تھا اور منبر کے پاس بیٹھتا تھا انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا:

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۰) خطبہ نکاح اور ہر امرِ خیر سے پہلے درُود شریف پڑھنا، کتاب الصلوٰۃ والسلام میں اسماعیل ابن زیاد نے سندِ صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر میں یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور مغفرت فرماتا ہے اور فرشتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رحمت مانگنے کا حکم دیتا ہے۔یَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا مومنوں کو بھی لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود نمازوں اور خطبوں میں پڑھا کریں نیز ابن حجر مکی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ہر امرِ خیر کے شروع میں درود شریف نقل کیا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۱) قرآن مجید ختم کرنے کے بعد درُود شریف پڑھنا۔

ابنِ حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ قبولیت دُعا اور رحمت کا وقت ہے، ایسی حالت میں درُود شریف کا پڑھنا ضروری ہے، نیز قول بدیع میں حدیث شریف ہے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے ربِ کریم کی حمد کی اور مجھ پر درُود شریف پڑھا تو اس نے خیر کو اس کی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۲۲) رات کے وقت نیند سے سو کر تہجد کے لیے اُٹھنے کے بعد درُود شریف پڑھنا نسائی نے سنن کبیر میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، ایک جو ایسے دشمن سے جنگ میں ملے جو عمدہ گھوڑے پر سوار ہو پھر دشمن کو بھگا دے، بے شک وہ بندہ مارا گیا تو اُس نے شہادت پائی اور اگر زندہ رہا تو خدا تعالیٰ اُس کی طرف دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو رات کے وقت ایسے وقت میں اُٹھتا ہے جب اُسے کوئی نہیں دیکھتا۔ پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لاتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود شریف بھیجتا ہے اور قرآن مجید پڑھتا ہے، اُسے دیکھ کر بھی خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو عبادت میں مشغول ہے حالانکہ میرے سوا اُسے کوئی نہیں دیکھتا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۲۳) کسی تکلیف یا حاجت کے وقت درود شریف پڑھنا:

حافظ ابو موسیٰ نے سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کو کوئی حاجت پیش آئے اُس کو چاہیے کہ وہ سوموار، بدھ، جمعہ کو روزہ

رکھے، پھر نماز جمعہ نہا کر پڑھے، بعد نماز کے یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوۡمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ الَّذِیۡ مَلَأَتْ عَظْمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِیۡ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَ خَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَجَلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِيَنِیۡ حَاجَتِیۡ

بعد اس کے اپنی حاجت بیان کرے تو خدا تعالیٰ اُس کی دُعا قبول فرمائے گا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

۲۴) عطر، گلاب یا خوشبو دار چیز کی خوشبو لینے کے وقت دُرود شریف پڑھنا، شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر دُرود شریف پڑھنا مستحسن بیان فرمایا ہے۔

ف: راحت المحبین میں لکھا ہے کہ جس رات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے واپس آئے تو فرمایا کہ میں نے ایک فرشتہ دیکھا ہے جس کے پانچ لاکھ منہ ہیں اور ہر منہ میں پانچ لاکھ زبانیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھتا ہے جب میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون سا فرشتہ ہے؟ فرمایا وہ شخص جو پھول کو سونگھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس فرشتے کی تسبیح کا ثواب اسے دے دیتا ہے اور نیز دوسرے ثوابوں سے بھی اُسے محروم نہیں رکھتا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۵) مسلمان کی ملاقات کے وقت درود شریف پڑھنا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخِرَ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو دوست آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھیں تو جدا ہونے تک اُن کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ سند کے''۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۶) گناہ بخشانے کے واسطے درود شریف پڑھنا:

کتاب جلاء الافہام میں حدیث شریف ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ كَفَّارَةٌ لَّكُمْ فَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَاصِمٍ بِسَنَدِهٖ۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درُود بھیجا کرو یہ تمہارے لیے کفارہ ہے، جو مجھ پر

درود بھیجتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے نیز ابن ابی عاصم
نے کتاب الصلوٰۃ میں ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو مجھ پر شوق و محبت
سے ہر دن رات میں تین تین دفعہ درُود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس
کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دیتا ہے"۔

ف: بعض روایتوں میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اُسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں، خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۷) مسجد کے پاس سے گزرنے کے وقت درُود شریف پڑھنا۔

قاضی اسماعیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سند کے ساتھ روایت کی ہے، فرمایا جب تم مسجد کے پاس سے گزرو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجو۔

۲۸) گھر میں داخل ہوتے وقت درُود شریف پڑھنا:

اس کو حافظ ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے نیز کتاب جلاء الافہام میں ابوصالح کی روایت سے سند کے ساتھ سہل ابنِ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور فقر و تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہہ خواہ اس میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام پڑھ۔ پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس پر رزق فراخ کر دیا یہاں تک کہ وہ اقرباء اور

ہمسایوں کو بھی دینے لگے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲۹) سونے کے وقت درُود شریف پڑھنا:

کتاب الصلوٰۃ والسلام میں ہے ابوالشیخ نے سند کے ساتھ ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو آدمی بستر پر لیٹ کر سورہ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے اور پھر کہے......

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ کُلِّ اٰیٰتِكَ اَنْزَلْتَھَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ تَحِیَّةً وَّسَلَامًا۔

اس کو چار دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آتے ہیں اور کہتے ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فلاں ابنِ فلاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیک سلام عرض کرتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

وَعَلٰی فُلَانٍ مِّنِّیِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۰) اگر کسی کے پاس مال نہ ہو تو وہ مال کے بدلے درُود شریف پڑھے، تنگدست سے یہ درُود شریف پڑھنا صدقہ کے عوض کفایت کرے گا۔

کتاب الصلوٰۃ والسلام میں ہے کہ ابنِ وہب نے سند کے ساتھ حضرت

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ (کرنے کو کچھ) نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

یہی اس کے لیے زکوٰۃ ہے۔

ف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مجھ پر دُرود بھیجا کرو، اس لیے کہ مجھ پر دُرود بھیجنا تمہارے لیے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے۔

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں کہ مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لیے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر دُرود بھیجنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مجھ پر دُرود بھیجا کرو اس لیے کہ مجھ پر دُرود تمہارے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور زکوٰۃ ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۳۱) بازار یا دعوت کو جانے یا کسی طرف جاتے وقت دُرود شریف پڑھنا:

کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ ابنِ حازم نے سند کے ساتھ ابی وایل سے روایت کی ہے کہ میں نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

جب گھوڑے پر سوار ہوتے یا جنازہ کے ساتھ جاتے یا کسی کام کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھتے اور اللہ تعالیٰ سے دُعائیں طلب کرتے اور جب بازار جاتے تو بھی دُرود اور دُعائیں پڑھتے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تکملہ:

زیارت فی المنام۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، اکابر ومشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے دُرودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کئے ہیں کہ ان پر عمل سے سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ۔

جو شخص روح محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ارواح میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر قبور میں دُرود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا، میں اُس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا، وہ میرے حوض سے پانی پیئے گا اور اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرما دیں گے۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب

میں دیکھے وہ یہ درُود پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

جو شخص اس درُود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ لذیز تر اور شیریں تر خاصیت درُود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولتِ زیارت میسر ہوئی ہے، بعض درُودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ شاہ محمد عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام سو بار درُود شریف پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہو گی۔

وہ درُود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ہو اللہ اور بعد سلام یہ درُود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولت زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے:

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَ مَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَ عُرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَ طِرَازِ مُلْكِكَ وَ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَ طَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَ تَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَ تُرْضِيْهِ وَ تَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ

دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ۔

مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہر و باطنی مصیبتوں سے بچنا ہے علامہ دمیری نے حیاۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پینتیس (۳۵) مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے تو اللہ جل شانہ اس کو اطاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب

کے وقت دُرود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دو امر قابلِ لحاظ ہیں اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا، اُس کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہٖ ایک نعمتِ عظمٰی و دولتِ کُبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے کسی نے کیا ہی خوب کہا!

این سعادت بزور بازو نیست — تانہ بخشد خدائے بخشندہ

''یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی ہے جب تک اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو''۔

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف و کمال اتباع سنت و غلبہ محبت پر اس کو ترتّب ہو جاتا ہے، لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہئے کہ بعض کے لیے اسی میں حکمت و رحمت ہے۔ عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب۔ ہجر ہو تب۔ کسی نے خوب کہا!

ارید و صالہ ویرید ہجری
فاترک ما ارید لمّا یرید

''میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں''۔

عارف شیرازی فرماتے ہیں:

فراق وصل چہ باشد رضاء دوست طلب
کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

"فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضاء ڈھونڈ کہ محبوب سے اس
کی رضاء کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے"۔

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر اطاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی کیا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سے صورۃً زائر معنًی مہجور اور بعضے صورۃً مہجور جیسے اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ، معنًی قُرب سے مسرور تھے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعی ہیں اکابر صوفیاء میں ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہو چکے تھے لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دعا مغفرت کرائے ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے تم ان سے دعا مغفرت کرانا۔ (اصابہ)

گو تھے اویس دور مگر ہو گئے قریب
بو جہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

دوسرا اُمر قابل لحاظ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً اور قطعاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی زیارت کی روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا

نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ظاہر کرے مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم سمجھ بیٹھے اس لیے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اصل ہیئت میں نہ دیکھے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی ہیئت اور حُلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدس کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہوگا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سُرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہوگی اسی رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی۔ اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں اسی طرح سے اگر خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ارشاد شریعتِ مطہرہ کے خلاف سنے تو وہ محتاج تعبیر ہے شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدی کا خواب ہو مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی ناجائز کام کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے، جیسا کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی برے کام سے روکے اور وہ نہ مانتا ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر یعنی اسی کا مزہ چکھاؤں گا اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے، تعطیر الانام فی تعبیر الانام میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں، مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا خواہ آپ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلاف اور

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھی صورت میں دیکھا۔ بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بوڑھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلافِ حال دیکھنے والے کے۔ پس دیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گویا کسوٹی ہے، معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے، سالکوں کے لیے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اس کا کریں اور اسی قیاس پر بعض ارباب تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواب میں سنے تو اس کو سنت قویمہ پر عرض کرے اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اس کی کے ہے پس رؤیائے ذات کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے، حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف سے ہے تُجھ سے ہے، حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ فقراء مغرب سے ایک فقیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لیے فرماتے ہیں، اس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقت حال کیا ہے؟ ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی ، مدینہ میں ایک نہایت متبع سنتِ عالم تھے۔ ان کا نام شیخ محمد عرات تھا، جب وہ استفتاء ان کی نظر سے گزرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ لَا تَشْرِبِ الْخَمْرَ یعنی شراب نہ پیا کر۔ اس نے لَا تَشْرِبْ کو اَشْرِب سنا (کتاب درُود شریف مختصراً بتغیر)

درود شریف پڑھنے کے آداب:

۱) با ادب ہو کر درُود شریف پڑھے۔
۲) جسم پاک ہو۔
۳) لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

۳) لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

۴) باوضو قبلہ رُو ہو کر درُود شریف پڑھے۔

۵) جس جگہ پر درُود شریف پڑھا جائے وہ پاک ہو۔

۶) درُود شریف کے معانی سمجھ کر پڑھے۔

۷) درُود شریف پڑھتے وقت دُنیا کی باتیں نہ کرے۔

۸) درُود شریف پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگربتی وغیرہ سلگائے۔

۹) درُود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا درُود شریف سن رہے ہیں۔

10) جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سنے یا پڑھے تو کم از کم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کہہ لے۔

۱۱) جب درُود شریف کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ شانہٗ کا شکر ادا کرے کم از کم اتنا کہہ لے۔

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

مسائل ضروریہ:

۱) عمر بھر میں ایک بار درُود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم صَلُّوْا کے جو شعبان سنہ ۲ھ میں نازل ہوا۔

۲) اگر ایک مجلس میں کئی بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود شریف پڑھنا واجب ہے مگر مفتیٰ بہ یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے پھر مُستحب ہے۔

۳) نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درُود شریف پڑھنا مکروہ

ہے۔ (درمختار)

۴) جب خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک آوے یا خطیب یہ آیت پڑھے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اپنے دل میں بلا جُنبش زبان کے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کہہ لے۔ (درمختار)

۵) بے وضو درُود شریف پڑھنا جائز ہے اور باوضو نُورٌ عَلٰی نُور ہے۔ (عامہ کتب)

۶) بجز حضرات انبیاء حضرات ملائکہ علیہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درُود شریف نہ پڑھے۔ البتہ تبعاً مضائقہ نہیں مثلاً یوں نہ کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بلکہ یوں کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (درمختار)

۷) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے۔ (درمختار)

۸) گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درُود شریف پڑھنا یا سُبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے، ناجائز ہے یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر درُود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ (درمختار)

چوتھی فصل:

درود شریف کے متعلق حکایات میں

اللہ والوں کے قصے ان کے حالات یقیناً اس قابل ہیں کہ ان کا مطالعہ کیا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔ آج ہم لوگ اسلاف کی سیرتوں تک کو بھی بھول گئے ہیں ورنہ ہمارے گھروں میں اس قدر روایات عشق ومحبت جذب ہیں کہ کسی دوسرے گروہ میں نہیں ملتیں۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز ادا کرتے تو اوراد سے فارغ ہو کر انبیاء اور اولیاء کی حکایات بیان کرتے اور فرماتے کہ جو شخص انبیاء اور اولیاء کی حکایات بیان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دیتا ہے اور اس کا حشر بھی قیامت کے دن انہیں کے ساتھ ہوگا اور انہیں کے ہمراہ بہشت میں داخل ہوگا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ حکایتیں اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس سے مریدین کے دلوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ کسی نے دریافت کیا کہ اس کی کوئی دلیل بھی ہے فرمایا ہاں! اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

"اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے قصے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، جن کے ذریعہ سے ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو تقویت دیتے ہیں اور ان قصوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسا مضمون پہنچتا ہے جو خود بھی راست اور واقعی ہے اور مسلمانوں کے لیے نصیحت ہے اور اچھے کام کرنے کی یاد دہانی ہے۔"

(سورہ ہود: ۱۲۰)

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محض سرسری طور پر ایک بار پڑھ

لینے سے اثر کم ہوتا ہے، اس لیے بار بار پڑھتے رہنا چاہیے۔ اب چند حکایات درود شریف کے بارے میں نقل کرتا ہوں کہ وہ درود شریف پڑھنے والوں کے لیے نمونہ اور عبرت ہیں۔

۱) حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال تک خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وہ مرگیا تو بنی اسرائیل نے اسے کوڑے کے ڈھیر پر ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ جاؤ وہاں سے اٹھا کر اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب! بنی اسرائیل گواہی دیتے ہیں کہ اس نے دوسو سال تک تیری نافرمانی کی ہے۔ حق تعالیٰ نے دوبارہ وحی فرمائی، واقعۃً وہ ایسا ہی شخص تھا لیکن وہ جب بھی توریت کو تلاوت کے لیے کھولتا اور اسم گرامی احمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نظر پڑتی تو وہ اسے بوسہ دیتا اور اسے اٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا تھا تو میں نے اس کا یہ بدلہ دیا کہ میں نے اس کے گناہوں کو بخش دیا اور ستر حوروں سے اس مشہور نافرمان کا نکاح کر دیا۔ (خصائص کبریٰ)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲) لکھنؤ میں ایک کاتب تھا۔ اس کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتا تو اول ایک بار دورد شریف ایک بیاض (کاپی) پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتا اس کے بعد کام شروع کرتا، جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگا کہ دیکھیے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے اتنے میں ایک مست مجذوب آنکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے۔ وہ بیاض سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش ہے اور اس پر مقبولیت کی مہریں لگ رہی ہیں۔ (زاد السعید بتصرف فی الالفاظ)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۳) مولانا فیض الحسن سہارنپوری مرحوم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا، وہاں سے ایک مہینے تک عطر کی خوشبو آتی رہی۔ یہ برکت درود شریف کی تھی۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔ (زادالسعید)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۴) عبیداللہ بن عمر قواریری کہتے ہیں کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا، وہ مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا۔ کہا میری عادت تھی کہ جب رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک کتاب میں لکھتا تو آپ ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ساتھ لکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل میں اس کا خیال آیا۔ (زادالسعید)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۵۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ جو توریت کے بہت بڑے عالم تھے وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ، نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

٦) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کیا یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم علیہ السلام اگر میرا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرما دی تھی۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا، یا اللہ یہ کون ہے، فرمایا یہ حوا علیہا السلام ہے۔ عرض کیا، یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پہلے اس کا مہر دو۔ عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے، فرمایا جو عرش پر نام نامی لکھا ہے، اس نام والے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ درود پڑھ۔ عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ نکاح کر دے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علیہ السلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ نکاح کر دیا۔ لہٰذا حضرت حوا علیہا السلام کا مہر حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر درود پاک ہے۔(آب کوثر)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۷) ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا، وہاں میں نے آہ وفغاں، رونے چلانے کی آوازیں سنیں۔ جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں ادھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے قبل اس کے آسمان پر دیکھا تھا جو اس وقت بڑے اعزاز واکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ جب سانس لیتا تھا تو اللہ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔ لیکن آج میں نے اسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں وپریشان، آہ وزاری کرتے دیکھا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ کیا ہوا؟ اس نے بتایا کہ معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا اور اس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اس نے کہا اے جبرائیل علیہ السلام! اللہ تعالیٰ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے دوبارہ بحال کر دے۔ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الٰہی سے ارشاد ہوا اے جبریل علیہ السلام اس

فرشتہ کو بتا دو اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھے۔

یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب میں نے اس فرشتہ کو فرمان الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات گرامی پر درود پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ اس ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنے پہلے مرتبہ پر بحال ہو گیا۔

(ایضاً تبصرف فی الالفاظ)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۸) شب معراج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے ان میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پر جلے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر فرمایا اے جبریل علیہ السلام! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا، اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اسے رحم آ گیا، یہ اسی طرح واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سن کر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے جبریل علیہ السلام! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی "قرآن کریم میں موجود ہے:

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ۔ (سورہ طٰہٰ رکوع ۴)

"جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں۔"

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربار الٰہی میں عرض کی، یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس بار درود پڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے دس بار درود پڑھا۔ اللہ تعالیٰ

نے اس کو بال و پر عطا فرمائے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے ملائکہ کرام پر رحم فرمایا ہے۔(ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۹) ایک مرتبہ دریائے نیل سے کسی سوداگر کا جہاز جا رہا تھا۔ اس میں ایک آدمی روزانہ درود شریف پڑھنے کا عادی تھا۔ حسب عادت ایک روز درود شریف پڑھ رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک مچھلی دریا سے جہاز کے کنارے پر آئی۔ جب تک وہ درود پڑھتا رہا وہ مچھلی سنتی رہی۔ اتفاق سے ماہی گیر نے آکر جو جال پھینکا وہ مچھلی اس جال میں پھنسی۔ آخر شکاری پکڑ کر بازار میں بغرض فروخت لے گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (یا اور کوئی صحابی) بازار میں اس خیال سے آئے تھے کہ اگر کوئی بڑی مچھلی ہاتھ لگے تو خریدیں گے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کریں گے۔ بازار میں آکر بڑی مچھلی دیکھ کر جو خریدی تو اتفاق سے وہی مچھلی ان کے حصہ میں آئی۔ انہوں نے مکان پر تشریف لا کر اپنی بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ اس مچھلی کو خوب اچھی طرح مصالحہ وغیرہ ڈال کر پکانا۔ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کروں گا۔ بیوی صاحبہ مچھلی کو آلائش سے پاک وصاف کر کے ہر چند کوشش کر کے مچھلی کو آگ میں پکانا چاہتی ہیں مگر پکنا تو درکنار مچھلی کے نیچے آگ بھی نہیں جلتی تھی بلکہ وہ جانفشانی سے آگ جلا کر مچھلی کو اس پر رکھ دیتیں تو خود بخود آگ بجھ جاتی۔ آخر دونوں حیرت زدہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا لائے اور سارا قصہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مچھلی کا حال معلوم کر کے فرمایا دنیا کی آگ کیا معنی دوزخ کی آگ بھی اس کو نہیں جلا سکتی۔ کیونکہ ایک مرتبہ ایک آدمی شوق دل سے درود شریف پڑھ رہا تھا اور مچھلی شوق دل سے سن رہی تھی۔ لہٰذا دنیا

کی آگ تو کیا معنی دوزخ کی آگ بھی اس پر حرام ہے۔ (وعظ بے نظیر صہ ۳۳)

سبحان اللہ درود شریف پڑھنے والوں کے فضائل کہاں شمار ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے خوش ہونے کا مقام ہے دیکھو یہ ایک مخلوق تھی جس کو عقل بھی نہ تھی جب اس پر درود شریف سننے کی وجہ سے دوزخ کی آگ حرام ہوجائے تو کیا ہم پر باوجود مسلمان اور اشرف المخلوقات ہونے کے حرام نہ ہوگی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کہ باشد عامل صلوٰۃ مدام
آتش دوزخ شود بروے حرام

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

۱۰) راحۃ القلوب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک گروہ بیٹھا تھا۔ ایک مسلمان درویش نے آکر ان سے کچھ مانگا۔ انہوں نے بطور تمسخر کہا کہ اب شاہ جواں مرداں (علی رضی اللہ عنہ) آرہے ہیں۔ وہ تجھے کچھ دیں گے۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کا دست مبارک پکڑ کر سلام کیا اور تنگی ظاہر کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن بسبب دانائی تاڑ گئے کہ یہودیوں نے اس کو تمسخر کے لیے بھیجا ہے۔ الغرض اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی ہتھیلی پر دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکا اور فرمایا کہ مٹھی بند کر لے۔ اور وہاں جا کر کھولنا، جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا کہ تجھے کیا ملا ہے۔ اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ اس روز کئی یہودی مسلمان ہو گئے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

۱۱) ایک مرتبہ ہارون الرشید تقریباً چھ مہینے تک بیمار رہ کر قریب المرگ ہوا۔

اتفاقاً شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس سے گزرے، اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں۔ جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود شریف پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا معلوم ہوا کہ یہ صحت اسی درود شریف کی برکت سے وقوع میں آئی ہے۔ (راحۃ القلوب صہ ٦١)

سبحان اللہ درود شریف سے اللہ پاک انسان کے کیا کیا کام نکال دیتا ہے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا!

درد و الم سے ہو رہا پڑھنے سے اس کے ہو شفا
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ جملہ مرض کی ہے دوا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

١٢۔ جب شیخ الاسلام حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ درود شریف کے مندرجہ بالا فضائل بیان فرما رہے تھے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے۔ شیخ الاسلام یہ سن کر سوچ میں پڑ گئے مراقبہ کر کے کھجوروں کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں۔ وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو، ان کو دیکھو تو سہی۔ جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے درود شریف پڑھ کر پھونکا تھا۔ اس درود شریف کی برکت سے وہ دینار بن گئے تھے۔ (راحۃ القلوب صہ ٦٢)

۱۳) ابو حامد قزوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کے ساتھ سفر میں تھا کہ اچانک راستے میں فوت ہوگیا اور اس کا سر (منہ وغیرہ) سور جیسا ہوگیا۔ اس کا بیٹا اپنے باپ کا یہ حال دیکھ کر بہت رویا، اور اللہ کے آگے اس ناگہانی بلا کے دور ہونے کے لیے بہت گڑگڑایا، یہاں تک کہ اس کو نیند آ گئی ۔کسی کہنے والے نے اس کو خواب میں کہا کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا، اس لیے یہ صورت بدل گئی،لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے۔اس لیے کہ یہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اور اسم گرامی سنتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش سے اس کو اس کی اصلی صورت پر لوٹا دیا گیا۔ (انوار مصطفی)

سبحان اللہ! درود شریف کی کتنی فضیلت ہے کہ سود خور پر اس کی موت کے وقت دنیا میں جو عذاب نازل ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اٹھالیا۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے اس پر جب کوئی بلا یا مصیبت دنیا میں نازل ہوتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم ہو جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی دستگیری فرماتے ہیں:

جو کہ پڑھے یہ دم بدم　دور ہو دل کا رنج وغم
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　پائے معاً وہی شفاء

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۴۔ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کعبہ شریف میں ایک جوان آدمی کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کررہا ہے، مگر ہر مناسک پر اور دعاؤں کو چھوڑ کر فقط درود شریف ہی پڑھ رہا ہے۔ شیخ نے اس جوان سے پوچھا کیا تجھے سوا درود شریف کے اور کوئی دعا یاد نہیں

ہے، سب جگہ درود شریف ہی پڑھتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو بہت سی دعائیں یاد ہیں مگر جو نفع اس درود شریف میں دیکھا اور کسی دعا میں نہیں دیکھا۔ پھر شیخ نے دریافت کیا کہ یہ کیونکر؟ بتلاؤ تو سہی۔ جوان نے کہا کہ فلاں سال میں اپنے والد کے ساتھ حج بیت اللہ کی غرض سے آرہا تھا، جب بغداد تک پہنچا تو میرے والد کو سخت بخار چڑھا، حتیٰ کہ چند روز کے بعد انتقال ہوگیا۔ بعد انتقال کے دیکھا اس کا چہرہ بالکل سور کا سا ہوگیا۔ میں یہ حال دیکھ کر بہت رویا اور ایک کپڑا چہرہ پر ڈال دیا۔ نہ کسی سے شرم کے مارے کہہ سکتا ہوں اور تنہا تجہیز و تکفین بھی نہیں کرسکتا۔ اس رنج میں سر بہ زانو ہو کر سوچ رہا تھا ناگاہ مجھ پر نیند غالب ہوئی دیکھتا ہوں کہ آدمی نہایت حسین وجمیل، پاکیزہ صورت میرے والد کے پاس آیا اور منہ سے کپڑا اتار کر اپنے ہاتھ سے چہرہ کو ملا، ملتے ہی میرے والد کا چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگا۔ جب اس جمیل وشکیل نے جانے کا ارادہ کیا تو میں نے دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ آپ مجھے یہ تو بتائیں کہ آپ کون ہیں کہ میری ایسی بے کسی میں آپ نے رحم فرمایا۔ اور دادرسی کی۔ فرمایا میں شفیع مجرمان اور پناہ عاصیاں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں۔ یہ سنتے ہی میں قدموں میں گرا اور قدم بوسی کی۔ پھر میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے والد کے انتقال کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں کر خبر ہوئی۔ میں نے تو اب تک کسی کو بھی خبر نہیں دی۔ فرمایا تیرا والد ہر رات مجھ پر تین سو بار درود پڑھا کرتا تھا۔ آج رات کو جب وہ درود میرے پاس نہیں پہنچا تو میں نے اس فرشتے سے جو میرے پاس درود پہنچایا کرتا تھا۔ دریافت کیا کہ آج فلاں شخص کا درود کیوں نہیں آیا، تو فرشتہ نے جواب دیا کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے اور یہ حال ہو رہا ہے۔ یہ بات سن کر مجھ کو نہایت رحم آیا لہٰذا میں آیا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ بعد نماز صبح دیکھتا ہوں کہ آدمی شہر کے چاروں

طرف سے جوق در جوق آرہے ہیں۔ مجھے یہ حال دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ ان لوگوں کو کس نے خبر دی ہے حتیٰ کہ میں نے خود لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ صاحبوں کو کس نے خبر دی ہے۔ سب نے کہا کہ ہم صبح کو آسمانی ندا سن رہے تھے کہ جو شخص چاہے اپنے گناہوں سے بری اور پاک ہو جائے تو وہ فلاں محلہ میں جو فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے اس کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائے۔

المختصر نہایت احتیاط کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی گئی اور نہایت ہی شرف وعزت کے ساتھ دفن کیا گیا۔ چونکہ میں درود شریف کے اندر یہ فضائل دیکھ چکا ہوں، لہٰذا سب دعاؤں کو چھوڑ کر میں نے درود شریف ہی کو اختیار اور پسند کیا شیخ نے فرمایا کہ اس ستون کو اور بھی مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور کبھی اس کو مت چھوڑو۔

(وعظ بے نظیر صہ ۲۵)

سبحان اللہ درود شریف پڑھنے والوں کی کیا کچھ فضیلتیں ہیں۔ سید حافظ پیر ظہور شاہ صاحب قادری بخاری رحمۃ اللہ علیہ منارہ شریف (چکوال) نے (ظہور ہدایت) میں کیا خوب لکھا ہے!

عطر و گلاب سے منہ کو دھو

حُبِّ نبی کو دل میں بو

ہر دم زبان سے یہ پکا

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۵) حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے۔ (یا محض اپنی رائے سے) اس نے پوچھا تم کون ہو، میں نے کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس نے کہا عراق والے سفیان؟ میں نے کہا ہاں! کہنے لگا کیا تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے۔ میں نے کہا ہاں ہے اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے۔ دن سے رات نکالتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا کہ پھر تو کس طرح پہچانتا ہے، اس نے کہا! کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں تو اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے۔ میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا۔ میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مرگئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا، جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے۔ اس پر میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا، اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا، جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں۔ میں نے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت کیجئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرو یا اٹھایا کرو تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کرو۔ (نزہتہ)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۶۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ہی سے یہ قصہ بھی نقل کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود شریف ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ؟ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانے کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہوگیا۔ میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہوگیا اور منہ کالا ہوگیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہ پڑھی اور کپڑے سے ان کا منہ ڈھانپ دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں، انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہوگیا، وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ (روض الفائق)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۷) حضرت شیخ عبدالواحد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کو جارہا تھا۔ میرے ساتھ ایک اور شخص ہولیا۔ وہ ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا۔ میں نے اس سے اس کثرت درود کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لیے روانہ ہوا تو میرے والد بھی ساتھ تھے۔ جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے۔ میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا منہ کالا ہوگیا، میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے بڑے ڈنڈے تھے، مسلط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے۔ اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا۔ اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے فرمایا کہ اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کر دیا۔ میں نے کہا میرے باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میرا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے اس کے بعد سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود کبھی نہیں چھوڑا۔ (احیاء العلوم)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۸) ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا میری لڑکی کا انتقال ہوگیا۔ میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن

بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ، سورۃ التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتی رہ۔ اس نے ایسا ہی کیا اس نے اپنی لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول کا لباس اس پر ہے۔ دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ وہ صبح کو اٹھ کر پھر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہ، اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔ اگلے دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک نہایت حسین وجمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے، وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے نہیں پہچانا۔ میں نے کہا نہیں، میں نے تو نہیں پہچانا کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (یعنی عشاء کے بعد سونے تک) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا، جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوگیا۔

اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار افراد اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔ (قول بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۹) کہتے ہیں کہ ایک عورت تھی۔ اس کا لڑکا بہت ہی گناہگار تھا۔ اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی، مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا۔ اسی حال میں وہ مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اس کی بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے۔ اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی حالت میں تھا۔ نہایت خوش وخرم ماں نے پوچھا یہ کیا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر گزرا۔ قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی۔ وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا، جس میں، میں تھا اس میں سے جو حصہ مجھے ملا اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری اماں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود دلوں کا نور ہے گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لیے رحمت ہے۔ (روض الفائق)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۰) بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا۔ اس کا انتقال ہوا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین بال بھی موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا۔ تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا اس کو آدھا آدھا کرلیں چھوٹے بھائی نے کہا ہر

گز نہیں۔ خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ سارا مال میرے حصے میں لگا دے چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لیے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو، اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے۔ (بدیع) نزہۃ المجالس میں بھی قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیر ہو گیا تو اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا: او! محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے ان کو لے لیا اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اللہ جل شانہ، نے اس کو دنیا اور آخر میں سعید بنا دیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو آ کر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا (کتاب درود شریف)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ایک اونٹ کی چوری میں پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے اس پر شہادت دی کہ اس نے یہ اونٹ چرایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت سن کر اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم

دیا جب اس کو وہاں سے لے کر چلنے لگے تو اس کو دیکھا کہ وہ اپنے منہ میں کچھ پڑھ رہا ہے، جس کی برکت سے اونٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بصد ادب واحترام عرض کی کہ "اس شخص نے مجھے نہیں چرایا۔ یہ بے چارا یونہی شبہ میں پکڑا گیا ہے" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو واپس لانے کا حکم دیا اور اس کو پوچھا اے شخص! تو نے ابھی کیا پڑھا ہے اس نے عرض کی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ درود شریف پڑھا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلٰوتِكَ شَيْئٌ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ آسمان سے اس قدر فرشتے نازل ہوئے جو مدینہ کے بازاروں اور گلیوں میں گھومتے ہیں اور قریب تھا کہ وہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہو جائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا قیامت کے دن تو پل صراط پر اس حالت میں آئے گا کہ تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔ (انوار مصطفٰے)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۲) حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہمسایوں میں سے ایک شخص مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس کو کہا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا تو کیا پوچھتا ہے۔ عجیب ہول اور خوف میرے اوپر گزرے اور منکر نکیر کے سوال کے وقت تو میں بڑا ہی پریشان اور تنگ تھا۔ میں نے دل میں سوچا، شاید میں اسلام پر نہیں مرا۔ غیب سے آواز آئی کہ تیرے اوپر یہ عذاب اس لیے مسلط ہوا ہے کہ تو نے دنیا میں اپنی زبان کو بیکار رکھا تھا۔

اس کے بعد عذاب کے فرشتے میری طرف بڑھے کہ مجھے عذاب دیں۔ اس وقت ایک خوبصورت آدمی جس سے خوشبو آتی تھی، آیا اور ان کے اور میرے درمیان حائل ہو گیا اور مجھے ایمان کی حجت یاد دلائی۔ یعنی اس نے کہا کہ میں فرشتوں کو کہوں کہ میرا خدا اللہ اور میرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور میرا دین اسلام ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو عذاب کے فرشتوں نے مجھے چھوڑ دیا اور چلے گئے اور میری قبر میرے لیے جنت کا باغ بن گئی۔ میں نے اس آدمی کو کہا خدا تجھ پر رحمت کرے تو کون ہے؟ اس نے کہا میں وہ شخص ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے درود شریف کی کثرت سے، جو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا پیدا کیا ہے اور مجھے حکم ہے کہ میں ہر شدت اور کرب میں تیری مدد کروں۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۳۔ روض الافکار میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ایک جماعت سے نقل کیا گیا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مسجد میں حاضر تھے۔ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ العز الشائخ والكرم الباذخ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے زیادہ کوئی محبوب ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کو اپنے سامنے بیٹھنے کی جگہ عطا فرمائی ہے اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ یہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے، جو اس سے پہلے کسی نے نہیں پڑھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ درود شریف کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اس کا ثواب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! ثواب کیا بتاؤں۔ اگر سمندر اور دریا روشنائی ہو جائیں اور تمام درخت قلموں کی صورت اختیار کر لیں اور ملائکہ لکھنے والے ہوں تو سیاہی ختم ہو جائے، قلمیں ٹوٹ جائیں مگر اس درود شریف کا ثواب نہ لکھا جائے گا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّھِمِ

۲۴) حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا اور فسق و فجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں دیا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ بدکردار بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دست مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربار الٰہی میں لے جا رہا ہوں اور اس کے لیے دربار الٰہی میں شفاعت کروں گا۔ میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظر عنایت ہے؟ فرمایا اس کے درود پاک کی کثرت کرنے کی وجہ سے، کیونکہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ غفور رحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا، اور جب

صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا، وہ رو رہا تھا اور میں اس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سنا رہا تھا، وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں، کیونکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کر لے، پھر میں نے اس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لیے اپنے رب کریم کے دربار میں شفاعت کرتا ہوں، کیونکہ تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے، اور مجھے دربار الٰہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرا دیئے ہیں اور آئندہ کے لیے صبح جا کر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اس توبہ پر قائم رہ۔ (آبِ کوثر)

بر محمد می رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۲۵) امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی، یہاں تک کہ جو کوئی اس کو دیکھتا ڈر جاتا اس نے اسی حال میں ندا دی اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔ ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان

سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پَر اس قریب المرگ آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا، فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا اور پھر جب تجہیز و تکفین ہو جانے کے بعد اسے لحد میں رکھا گیا تو ہاتف سے آواز سنی، ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان وہ چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۲۶) ایک شخص باوجود نیک، پرہیز گار اور پابند نماز، روزہ ہونے کے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا اور ہر بار سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے اعراض فرماتے رہے آخر اس نے گھبرا کر عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں عرض کی اگر نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر نظر عنایت نہیں فرما رہے! فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کی امت کا ہی ایک فرد ہوں اور میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی امت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ہیں فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظر عنایت اور شفقت اس امتی پر

ہوتی ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ وہ شخص بیدار ہوا اور اس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے درود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہیں اور فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درود پاک نہ چھوڑنا۔ (ایضا)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۷) ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب ہوا۔ اس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آقائے دو جہاں کا روضہ مقدسہ ہے، اور میں نے ایک ہزار بار درود پاک پڑھ کر دربار الٰہی میں عرض کی یا اللہ! میں اس روضۂ اطہر والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما۔ ہاتف سے ندا آئی ''میرا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت اچھا شفیع ہے، وہ اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے، جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔''

جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۸) علی بن عیسٰی وزیر فرماتے ہیں کہ میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں براہ ادب جلدی سے نیچے اتر کر پیدل ہو لیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی۔ یہ برکت درود پاک کی ہے۔ (ایضاً)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۲۹) حضرت ابو سعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں ۸۱۱ھ میں بیمار ہو گیا، یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، رفیع الشان، شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح لکھی تھی، پڑھ کر جناب الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درود پاک کے ورد سے تر تھی۔ جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں باب عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں اور خلق خدا محو نظارہ ہے۔ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باب مدرسہ منصوریہ سے گزر کر باب ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازہ کے پاس ضیا حموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا، تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا اور تو رکن یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنی دست مبارک کی شہادت کی انگشت مبارکہ سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا "وعلیک السلام یا شعبان!" یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا۔ "یا سیدی! یا

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ!'' پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب صفا سے اوپر چڑھ گئے۔ اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔اور آپ پر احسان کرے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔(ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں سے کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں۔اور کس کس کو دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے،اے اللہ کے حبیب! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی کو ملائکہ کرام دوزخ میں لے جا رہے ہیں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ! فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں، جس کا ہمیں دربار الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا۔ تو عرش الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہوگیا، اس کو جنت میں لے جاؤ! جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! اس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں! تب وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے، آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۱) رشید عطار بیان کرتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعید خیاط تھا۔ وہ بہت یکسو رہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے اس کے بعد انہوں نے ابن رشیق کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے۔ لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر اس لیے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے۔ (قول بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۲) ابو العباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور اُن پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے میری مغفرت فرما دی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے ہوا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۳) ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بری بدہیت صورت دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے اس نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۴) عبدالرحیم بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں سخت چوٹ لگ گئی۔ اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرت درود نے

مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔(ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۵) ابوالفضل قومانی کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو ابوالفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا بات تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ درود پڑھا کرتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ
اَهْلُهٗ۔

ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا، ابوالفضل کہتے ہیں میں نے اس کو کچھ غلہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا) ابوالفضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۶) ایک شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! میرا باپ بوڑھا اور کمزور ہے اور نابینا ہے اور یہاں سے بہت دور رہتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی خواہش ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، اس کو کہو رات کو سونے کے وقت صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہے مجھ کو خواب میں دیکھے گا اور اس کو میری طرف سے اس حدیث کو روایت کرنے کی بھی اجازت ہے۔ اس نے یہ درود شریف سونے کے وقت پڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ (انوارِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

اب بھی اگر کوئی باطہارت رات کو سونے کے وقت یقین کامل سے پڑھے گا تو ان شاء اللہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا، لیکن یقین کامل شرط ہے۔ چونکہ اس شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا، اس لیے اس کے لیے تو ایک بار ہی پڑھنا کافی ہوگیا ہوگا اس پر ہم اپنے آپ کو قیاس نہیں کرسکتے۔ اس کا عہد بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہدِ مبارک کے ساتھ متحد تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد اور زمانہ کی خیر و برکت کا احصاء اور احاطہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اب اگر کوئی اس مقصد کے لئے مذکورہ درود شریف رات کو اتنی بار پڑھے کہ پڑھتا پڑھتا سوجائے اور کم از کم یہ عمل متواتر ایک ہفتہ کرے تو کامیابی کی امید ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۷) صوفیاء میں ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بے باک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا میں نے اُس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا! اس نے کہا کہ اللہ جل شانہ، نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی؟ اس نے کہا

کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا۔ استاد نے درود شریف پڑھا میں نے بھی اس کے ساتھ بلند آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا۔ حق تعالیٰ شانہ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرما دی۔ (بدیع) نزہۃ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گنہگار تھا، میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں مانتا تھا، جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو جنت میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا۔ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں تھا۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زور سے درود پڑھے۔ اس کے لیے جنت واجب ہے۔ میں نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا اور اس پر لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہوگئی۔ اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا۔ بہت گناہگار ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا۔ اُس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔ میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا، بڑے اعزاز واکرام میں تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا۔ (کتاب درود شریف)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۸) ایک بزرگ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درودِ پاک کیوں نہیں پڑھا! عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں ایسا محو ہوا کہ درود پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دعائیں روک دی جاتی ہیں، جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اُس کے منہ پر ماردی جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔

(آبِ کوثر)

۳۹) ایک شخص فرماتے ہیں کہ میں موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھولوں اور پھلوں کی گنتی کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سمندر کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ریگستان کی ریت کے ذرّوں کے برابر۔

یا اللہ! درود بھیج اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں، تو ہاتف سے آواز آئی، اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنتِ عدن کا حق دار ہوا۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۴۰) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درودِ پاک

پر کما حقہ، ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ ہسپانیہ کا ایک لوہار تھا اور وہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا، جب میں نے اس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اس نے دعا کی، جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد، عورت یا بچہ آ کر کھڑا ہوتا تو اُس کی زبان پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۱) حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سنت اور درودِ پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آ گئے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی اور عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ عید آ گئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں، نہ کوئی کپڑا نہ کھانے کی کوئی چیز۔ چاند رات جب ہر طرف خوشیاں تھیں، میرے لیے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں، جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں، انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا، وہ آگے آیا۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں؟ اُس رئیس نے کہا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں، آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جا کر ان کی خدمت کر، اس کے بچوں

کے کپڑے لے جاؤ، اور دیگر ضروریات خرچ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہٰذا یہ کچھ سامان عید کے لیے قبول کیجئے! اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں، لہٰذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ ان کے لباس کی پیمائش کرلیں اور کپڑے سل جائیں، پھر اُس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو، بعد میں بڑوں کے، یہ سب کچھ صبح ہونے سے پہلے تیار ہوگیا اور میں نے گھر والوں کے ساتھ خوشی سے عید منائی۔ یہ برکتیں۔ ساری کی ساری درور پاک کی ہیں۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۴۲۔ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا، ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سوگیا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاخانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے سارا بالاخانہ ایک دم روشن ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اُس منہ کو لا، جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے، میں اس کو چوموں گا، مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار پر پیار کیا۔ (گھبرا کر ایک دم میری آنکھ کھل گئی) میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی، اس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو

میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (قول بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۴۳) ابوالحسن بغدادی دارمی کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوعبداللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا۔ اُن سے پوچھا کہ کیا گزری؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی ہے اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے ان سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہوجاؤں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ھواللہ۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر دارمی کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنالیا۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۴۴) ایک صاحب نے ابوحفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا؟ انہوں نے کہا اللہ جل شانہ، نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی، مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ انہوں نے کہا یہ کیوں ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دے دیا گیا۔ انہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف میرے گناہوں سے بڑھ گیا تو میرے مولیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۵)　ایک مریض نزع کی حالت میں تھا، اس کا دوست تیمارداری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جانکنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی، کیونکہ میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرے اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔ (آبِ کوثر)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۶)　خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کے سر کے نیچے سے ایک کاغذ کا ٹکڑا ملا، جس پر لکھا ہوا تھا۔ هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ ۔ یہ خلاد بن کثیر کے لیے جہنم سے آزادی کی سند ہے۔ لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۷)　نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو جس بول ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے۔ دیکھا اور اُن سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی۔ انہوں نے فرمایا تو تریاق مجرب سے کہاں غافل ہے، یہ درود پڑھا کر:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي
الْاَرْوَاحِ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ
وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ

وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

خواب سے اٹھنے کے بعد اُن صاحب نے اِس درود کو کثرت سے پڑھا اور اُن کا مرض زائل ہوگیا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۴۸) حضرت ابو المواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں درود بھیجتا ہے۔ (آبِ کوثر)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۴۹) نیز حضرت شیخ ابو المواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے شاذلی! تو میری امت کے ایک لاکھ آدمی کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا اے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے، تو فرمایا: تو میرے دربار میں اُس درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا ہے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۵۰) حضرت یحییٰ کرمانی فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ابو علی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا، جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اُس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابو علی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے اُن کی

طرف اشارہ کیا تو انہوں نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ابو بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تو اُن سے ملاقات کرے تو میرا اسلام اُن کو کہنا۔ یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابو علی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کرم وعنایت کا مستحق ہوا ہوں۔ مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد شیخ ابو علی دو یا تین ماہ زندہ رہے اور وصال فرما گئے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ (ایضا)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۵۱) ایک مولوی صاحب نے ایک جاہل کو ایک وظیفہ روزانہ درود شریف کا بتلا دیا اور بہت کچھ فوائد بھی سنا دیئے۔ وہ شوق دل سے رات دن پڑھتا رہا۔ یہاں تک اس وظیفہ میں مشغول ہوا کہ کل امورِ دنیوی سے بالکل بے کار و معطل ہو گیا۔ اس کی بیوی جو فاجرہ تھی جب بھی اس کا منہ دیکھتی تو صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ پڑھتے ہوئے پاتی اور بیوی کو یہ کام از خود ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن اپنے خاوند سے کہنے لگی کہ اے بد بخت تم صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کیا کیا کرتے ہو، اس کو چھوڑ دو اور کچھ کما کر لاؤ۔ اتفاق سے یہ شخص ایک مہاجن کا کچھ مقروض تھا۔ سو روپے مہاجن کے اس کے ذمہ تھے وہ مطالبہ کرنے لگا، یہاں تک کہ عدالت میں جا کر نالش کر دی۔ اب بیوی کو اور بھی موقع ملا زبان درازی سے کچھ برا بھلا کہنے لگی اور خفا ہوئی۔ بے چارہ آخر عاجز ہو کر آدھی رات کو بیدار ہو کر نہایت ہی عاجزی اور زاری سے دربارِ خداوندی میں رونے لگا اور اظہارِ حال اپنا اس وقت سے کرنا شروع کیا کہ اے اللہ تو دانا و بینا ہے! میں بیوی سے عاجز اور

مہاجن سے لاچار ہوگیا ہوں۔ تو بے وسیلوں کا وسیلہ ہے اور حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔ کوئی صورت جو میرے حق میں بہتر ہو نکال دے۔ چونکہ گریہ و زاری اس دربارِ بے نیازی میں از حد پسند ہے۔ دریائے رحمتِ خداوندی جوش میں آیا اور اپنی شانِ رحیمیت دکھانے کے لیے اسی وقت اُس پر نیند غالب کردی۔ خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک شخص نہایت حسین و جمیل پاکیزہ صورت اُن کے پاس آیا اور نہایت پیار سے آہستہ آہستہ کہنے لگا، پیارے بے قرار کیوں ہو، گھبراؤ مت تمہارا سب کام بن جائے گا، میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ یہ کہنے لگا آپ کون ہیں؟ مجھے معلوم تو ہو جائے۔ کہا میں وہ شخص ہوں جن پر تو درود بھیجا کرتا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ بہت خوش ہوا اور دل کی بے قراری دور ہوئی۔ ان سے ارشاد ہوا کہ کل صبح تو بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اس کو اس کے وظیفہ کی مقبولیت کی خوش خبری سنانا۔ یہ بیدار ہو کر ٹوٹا پھوٹا لباس پہن کر وزیر اعظم کی طرف روانہ ہوئے۔ دروازے پر جا کر دربانوں سے کہا میں وزیر اعظم سے ملنا چاہتا ہوں۔ اُن کا پھٹا ہوا لباس دیکھ کر دربان نے مسکرا کر کہا۔ ہاں آپ ہی وزیر اعظم سے ملنے کے قابل ہیں۔ گوشمالی کر کے نکال دیا۔ مگر ان میں ایک اللہ والا بھی تھا۔ اس کو اُن کا حال دیکھ کر رحم آیا اور کہا کیوں بھائی کیا چاہتے ہو۔ کہا میں وزیر اعظم سے تخلیہ میں ملنے کی تمنا رکھتا ہوں۔

الحاصل اس نے وزیر اعظم کو اطلاع دی اور وزیر نے بھی اُن کو بلا لیا۔ انہوں نے جا کر وزیر کو سارا قصہ بیان کیا۔ وزیر اُن کی زبانی اپنے وظیفہ کی مقبولیت کی خبر سن کر نہایت خوش ہوا اور تین سو روپیہ اپنی جیب سے نکال کر اُن کو انعام دیا۔ الحاصل یہ روپیہ لے کر اپنے مکان پر آئے اور بی بی کو دے دیئے۔ بی بی روپے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ پھر وہ اپنے وظیفے میں مشغول ہوگئے۔ جب

تاریخ معینہ کا دن آیا، انہوں نے سو روپیہ لے کر عدالت میں حاکم کے سامنے پیش کر دیا۔ مہاجن روپے کو دیکھ کر کہنے لگا۔ حضور یہ روپیہ کہیں سے چرا کر لایا ہے۔ کیونکہ کل تک تو یہ روٹی کا محتاج تھا، اگر چوری نہیں کی تو آج اس کے پاس سو روپے کہاں سے آ گئے۔ اس بات پر حاکم کو بھی شک ہوا۔ یہاں تک کہ اُن سے دریافت کیا کہ یا تو بتاؤ یہ کہاں سے لائے ہو، ورنہ تمہیں قید کر دیا جائے گا، انہوں نے کہا آپ وزیر اعظم سے معلوم کریں کہ یہ روپیہ میرے پاس کہاں سے آیا ہے، اُن کو سب حال معلوم ہے۔ المختصر وزیر کے پاس خط لکھا گیا۔ وزیر نے خط کو دیکھتے ہی جواب دیا کہ حاکم صاحب! خبردار، خبردار! اگر ان کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو تم کو حکومت سے معزول کر دیا جائے گا، حاکم صاحب یہ خبر سنتے ہی خوف زدہ ہوئے اور ان کو اپنی ہی کرسی پر ادب سے بٹھا دیا۔ اور نہایت خاطر داری سے پیش آنے لگے یہاں تک کہ سو روپے دیئے۔ جب مہاجن نے یہ حال دیکھا کہ وزیر اعظم اور حاکم دونوں اُن کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید خدا بھی اُس کے ساتھ ہے۔ اس خیال سے سو روپے جو لیے تھے اُن کو بھی واپس کر دیا۔

(وعظ بے نظیر، ص: ۲۷)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۵۲) کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ کو منظور ہو۔ اُس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔ قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں، میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب

نے اس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اُس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں۔ ممکن ہے اس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علماء کرام سے سنا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درود پاک مصیبتوں اور پریشانیوں کو لے جاتا اور رزق بڑھاتا ہے۔ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری سے مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ستائیس دن گزر گئے تو اسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے، اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے، تیرا قرض ادا ہو جائے گا، تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اُسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے تجھے تین ہزار دینار دے دے۔

فرمایا! جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوش حال تھا، پریشانی ختم ہو چکی تھی، لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سوگئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ مجھے آقائے دو جہاں رحمت دو عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت یا دلیل دریافت کرے تو کہہ دینا کہ اس کی

سچائی کی دلیل یہ ہے کہ آپ نمازِ فجر کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار دورد پاک کا تحفہ دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا۔ نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا۔ میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور اُسے سارا قصہ کہہ سنایا۔ جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی سے چمک اٹھے اور فرمایا مرحبا! "بر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقاً" اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے۔ اُن میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور کہا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لیے اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے بال بچوں کا خرچ اور پھر تین ہزار دیئے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لیے۔ اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے۔ خدارا یہ تعلق و محبت نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام، کوئی حاجت درپیش ہو، بلا روک ٹوک آ جانا، میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے کر آیا ہے؟ حالانکہ تو مفلس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی تو اسی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام

ہوں۔ تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں۔ جب قرض خواہ نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں لوٹ لو، میں بھی اُن کی رحمت کا حقدار ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے تحریر کردیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ جل جلالہ، ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے معاف کردیا اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ! آپ اپنی رقم سنبھال لیں۔ قاضی صاحب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ یہ آپ کے ہیں، آپ لے جائیں، پھر میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آگیا اور قرضہ بھی معاف ہوگیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درودِ پاک کی ہے۔

(آبِ کوثر)

مشکل جو سر پہ آپڑی
تیرے ہی نام سے ٹلی
رحمت بھرا ہے تیرا نام
تجھ پر درود اور سلام

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۵۳) بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو بہت مالدار صاحبِ ثروت تھا اُس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے۔ لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔ کاروبار ختم ہوگیا۔ قرضے سر پر چڑھ گئے، ہاتھ خالی ہوگئے، قرض خواہوں نے پریشان کردیا۔ ایک قرض خواہ آیا اس نے اپنے قرض کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی، لیکن قرض خواہ نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا خدارا

مجھے رسوا نہ کرو۔ میرے ذمہ اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں، آپ کی سختی کے باعث وہ بھی بھڑک اٹھیں گے، حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ قرض خواہ نے کہا میں تجھے ہرگز نہ چھوڑوں گا اور اُسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا، لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کرسکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا اور کہا ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ، وہ ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوا۔ قرض خواہ نے اُسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا، اس نے منت سماجت کی مگر کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار قرض خواہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے۔ کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے بے شک جیل بھجوا دینا۔ پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔ یہ سن کر قرض خواہ نے ایک رات کیلئے بھی ضامن مانگا۔ اس نے کہا اس رات کیلئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، قرض خواہ نے منظور کرلیا اور وہ گھر آ گیا، لیکن حد درجہ غم زدہ اور پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور کہا کہ آج کی رات کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی، اس نے تسلی دی کہ غم نہ کرو، فکر کی کوئی بات نہیں، جس کے ضامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں وہ کیوں مغموم و پریشان ہو۔ یہ سن کر غم کافور ہوئے۔ ڈھارس بندھ گئی رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور درود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا، تو امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی۔ میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے؟ فکر مت کر! تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اُسے کہنا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کردو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر فرمایا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کے لیے یوں فرمایا ہے۔ یعنی اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر رات ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں، لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں، حالانکہ وہ تعداد پوری تھی۔ یہ فرما کر امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا تو بڑا ہی خوش تھا۔

صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کے مکان پر پہنچا تو وہ دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی۔ مقروض نے کہا۔ السلام علیکم! وزیر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا، کون ہو؟ اور کہاں سے آئے ہو؟ فرمایا آیا نہیں بھیجا گیا ہوں، وزیر نے پوچھا کس نے بھیجا ہے؟

فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے، پوچھا کس لیے؟ فرمایا اس لیے کہ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کردیں۔ جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سنا دیا۔ وزیر صاحب یہ سنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ پر بٹھا کر عرض کیا۔ ایک دفعہ پھر مجھے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام سنا دیجئے۔ وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے آیا ہے۔ نیز وزیر صاحب نے کہا مرحبا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر وزیر صاحب نے اُسے پانچ صد دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کے لئے، پھر پانچ سو دیا کہ آپ خوشخبری لائے ہیں اور پھر پانچ سو دیا

کہ آپ نے سچا خواب سنایا ہے۔ وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور اُن میں سے پانچ صد دینار لے لیے اور قرض خواہ کے گھر آیا اور اسے کہا میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرض وصول کرلو۔

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور اس نے اس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ آج رات مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رویاء میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کردے اور اتنا ہی اپنے پاس سے دے دے۔ یہ سن کر قرض خواہ نے کہا، میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں کیونکہ سردارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یونہی حکم دیا ہے۔ وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا تو اس کے پاس واپسی پر چار ہزار دینار تھے۔

(ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۵۴) ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا، مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کرسکتا تھا، اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم رویاء میں دیدار نصیب ہوا۔ اس نے اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا، تم ابوالحسن کیسانی کے پاس جاؤ اور اُسے میری طرف سے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے، وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربارِ رسالت میں (۱۰۰) سو بار درود پاک پڑھتے ہو مگر کل تم نے درود نہیں پڑھا۔ وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسانی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال زار بیان کیا، مگر اس نے کوئی توجہ نہ دی۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغام دیا۔ اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر کود پڑا اور دربارِ الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ پھر کہا اے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درودِ پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کی بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو۔ پھر ابوالحسن کیسانی نے عرض کیا، اے بھائی! یہ ہزار درہم آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی بھی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۵۵) حضرت عبداللہ رضاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجت مند، عیال دار، صابر و عابد رہتا تھا۔ ایک دن وہ رات کو نماز کے لیے اٹھا تو اُس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے۔ اپنے فضل و جود اور احسان سے۔ لہٰذا وہ سب بیٹھ گئے اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس مردِ صالح پر بھی نیند طاری کر دی۔ جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ اور وہ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے تسلی دی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہوگی تو اے پیارے امتی ! تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہوگا اور اسے میرا اسلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے، وہ قبول ہوچکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔ یہ فرما کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور مردِ صالح بیدار ہوا تو مسرت وشادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس نے حقیقتاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی دیکھا، کیونکہ شیطان (العیاذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں نہیں آسکتا اور پھر یہ بھی محال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ پھر سوگیا تو پھر قسمت کا ستارا چمکا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی حکم دیا۔ جب صبح ہوئی تو مجوسی کا گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی کیونکہ وہ بہت مالدار تھا، اس کا کاروبار وسیع تھا، جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے، اس نے اُسے اجنبی دیکھ کر پوچھا، کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ اس مرد صالح نے فرمایا: وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔''

اس نے نوکروں، غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں۔ جب تخلیہ ہوگیا تو مرد صالح نے کہا: تجھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا، تمہارا نبی کون؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یہ سن کر مجوسی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر مرد صالح نے فرمایا میں جانتا ہوں، لیکن میں نے دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے اور

مجھے یہی فرمایا ہے۔ پھر مجوسی نے پوچھا اور کیا کہا ہے، اس نیک مرد نے کہا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے۔ مجوسی نے پوچھا کیا تجھے معلوم ہے کہ وہ کیا دعا ہے؟ اس نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں۔ پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آ، میں تجھے بتاؤں وہ کون سی دعا ہے، جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا، آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تا کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اس نے ہاتھ پکڑ کر کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۝

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں اور کارندوں کو بلایا اور فرمایا: ''سن لو! میں گمراہی میں تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی، میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر اور اس کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اُسے دیکھوں۔ چونکہ اس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی، اس اعلان سے اکثر اُن میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اُس کا مال واپس کر کے چلے گئے، پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لہٰذا اگر تو اسلام قبول کر لے تو تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ۔ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ، یہ سن کر بیٹے نے کہا، ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے، میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا، لہٰذا اسلام قبول کر لیجئے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ o

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا، اس نے بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اپنے بیٹے سے کہا تھا، یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی، میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ o

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اس نے مرد صالح سے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے، جس نے رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مرد صالح نے کہا ہاں ضرور بتائیں۔ اس نے کہا جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت دی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا، حتیٰ کہ شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا، میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تا کہ آرام کرسکوں۔ میرے پڑوس میں ایک سید زادی جو کہ سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی سے سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں۔ امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ اس نے ہمارا دل دکھایا ہے، سب کو کھلایا مگر ہمیں پوچھا تک نہیں۔ اے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اچھی جزا نہ دے۔ جب میں نے اس شہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی، ہائے میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اُترا اور پوچھا کہ یہ کتنی صاحبزادیاں ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ تین شہزادیاں اور ایک اُن کی

والدہ محترمہ ہیں۔

میں نے کھانا چنا اور چار بہترین جوڑے کپڑے کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیجا۔ خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں۔ ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا: ''ہم کیسے یہ کھانا کھالیں، حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔'' یہ سن کر اُن شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا! بیٹی یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے، اُس نے بھیجا ہے تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں، بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو ہرگز نہیں کھا سکتیں، جب تک وہ مجوسی ہے، پہلے اس کے لیے اپنے نانا جان سے شفاعت، اسکے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

اُن شہزادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور اُن کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں۔ لہٰذا وہ یہ دعا ہے، جس کی قبولیت کی بشارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔ اب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی یوں تعمیل کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنے بیٹے کی شادی اپنی بیٹی سے کی تھی۔ تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف اُس لڑکے لڑکی کو دی تھی اور نصف میں نے رکھی تھی اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہوگئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کردی تھی اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے، آپ لے جائیں۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۵۶) محمد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد میں گیا تا کہ قاری ابوبکر بن مجاہد کے پاس کچھ پڑھوں۔ ایک جماعت اُن کی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت

ہو رہی تھی۔ اتنے میں ایک بڑے میاں اُن کی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا، ایک پرانی سی چادر تھی۔ ابوبکر اُن کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُن سے اُن کے گھر والوں اور اہل وعیال کی خیریت پوچھی۔ اُن بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔ جبکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اُن کا حال سن کر بہت رنجیدہ ہوا اور اسی رنج وغم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اتنا رنج کیوں ہے۔ علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اس وقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات تو نے سات سو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آ گیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔ یہ علامت بتانے کے بعد اُس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو دینار (اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضروریات کو پورا کرے۔ قاری ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور ان بڑے میاں یعنی نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے وزیر سے کہا کہ ان بڑے میاں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑا ہو گیا اور اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُن سے قصہ پوچھا۔ شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے۔ (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سے سو دینار اس نومولود کے والد کو دیئے۔ اس کے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دے۔ شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا۔ وزیر نے اصرار کیا یہ لے

لیجئے۔ اس لیے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی۔ اس لیے کہ یہ واقعہ ایک ہزار درود والا ایک راز ہے، جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوش خبری کے بدلے میں ہے کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سو سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں، مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے، جن کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ (کتاب درود شریف)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۵۷) خواجہ نظام الدین بدایوانی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ جس رات رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا پیدا ہوئیں، گھر میں کپڑا موجود نہ تھا اور گھر میں اس قدر سامان بھی نہ تھا کہ چراغ جلا سکیں، آپ کو آپ کی والدہ نے اپنے دامن میں لپیٹ کر آپ کے والد کو کہا کہ ہمسائے کے گھر سے تیل لے آؤ۔ آپ کے والد بزرگوار ہمسائے کے گھر کے کواڑ کو ہاتھ لگا کر چپ چاپ واپس آئے اور کہا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے دروازہ نہیں کھولا، اسی طرح ملول خاطر سو رہے۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملول نہ ہو۔ یہ نتیجہ تمہارے حق میں نیک ہوگا، کیونکہ اس کی خاطر میری امت کے ستر ہزار آدمی بخشے جائیں گے۔

پھر فرمایا کہ عیسیٰ بن داؤد امیر بصرہ کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تم ہر رات سو مرتبہ درود بھیجا کرتے تھے مگر جمعرات کو نہیں بھیجا اور چار سو رکعت نماز ادا

کیا کرتے ہو، اس کا کفارہ سو دینار مجھے دو۔ جب بیدار ہوئے تو زار زار روئے اور خواب کو کاغذ پر لکھ کر امیر بصرہ کو دیا۔ اس نے دس ہزار درہم بطور صدقہ اس شکریئے میں دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ نیز یہ بھی کہا کہ آئندہ جس چیز کی ضرورت ہو مجھے کہہ دیا کرو، میں ان شاء اللہ پوری کروں گا۔
(افضل الفوائد حصہ اوّل)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۵۸۔ صاحب روضۃ الاقطاب ناقل ہیں کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ بمقام اوش بیعت ہونے سے قبل تین ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

اتفاقاً آپ نے نکاح کیا اور تین روز اس کی صحبت میں رہے۔ تیسری شب ایک شخص نے جس کا نام رئیس تھا، اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا قبہ ہے اور بہت آدمی جمع ہیں۔ ایک مرد کوتاہ قد اس قبہ میں آتا جاتا ہے اور آدمیوں کو جواب سوال پہنچاتا ہے۔ خواب میں اس نے ایک مرد سے پوچھا کہ مرد کوتاہ قد کون ہے اور یہ قبہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ قبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور یہ مرد کوتاہ قد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ شخص یعنی رئیس حالت خواب ہی میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرا اسلام رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا دو اور عرض کی کہ رئیس بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو لیاقت میرے دیکھنے کی نہیں ہے، مگر جا کر میرا اسلام

بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا دے اور کہہ کہ تو ہر شب مجھ پر تحفہ بھیجتا تھا، تین روز ایسے کام میں مشغول ہوا کہ بھول گیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ حکم رئیس کو پہنچا دیا۔ صبح یہ بیدار ہوا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ آپ نے اسی وقت عورت کو مہر دے کر طلاق دے دی اور وردِ معینہ میں مشغول ہو گئے۔ (تذکرہ اولیائے ہند)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۵۹) ایک روز سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اور گرداگرد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اوپر بیٹھو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سوچ میں پڑ گئے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خیال کیا کہ شاید حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں ورنہ اور کسی کو یہ مرتبہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس شخص نے مجھ پر اس قدر درود بھیجا ہے کہ کسی نے نہیں بھیجا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاید یہ کھاتا پیتا نہیں اور نہ ہی کسی اور کام میں مشغول ہوتا ہے۔ فرمایا کھاتا پیتا بھی ہے اور کام بھی کرتا ہے، صرف ایک مرتبہ دن کو اور ایک مرتبہ رات کو یہ درود بھیجتا ہے۔ درود یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
كَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا

یَنۡبَغِیۡ اَنۡ تُصَلّٰی عَلَیۡہِ۔

اس درود کو پنج درود کہتے ہیں۔ (راحۃ القلوب)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّھِمۡ

۶۰) حضرت مولانا ابوالحسن زندوسی رحمۃ اللہ علیہ نے درود کی بابت لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا۔ فرمایا پنج درود کی وجہ سے بخش دیا۔ (راحت القلوب)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اس قسم کے کئی خواب منقول ہیں۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عبدالحکیم سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا، انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور میرے لیے جنت ایسی آراستہ کی گئی جیسا کہ دلہن کو آراستہ کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسے دلہن پر کی جاتی ہے۔ (شادی کے موقع پر دولہا دلہن پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا، مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا اس کی وجہ سے میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاذَکَرَہُ الذَّاکِرُوۡنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنۡ ذِکۡرِہِ الۡغَافِلُوۡنَ ہے۔ جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب الرسالہ میں درود اسی طرح پایا۔ نمیری وغیرہ نے امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے ان کے خواب کا قصہ اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک درود کی وجہ سے میری مغفرت

فرمادی۔ جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا، وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

بیہقی نے ابوالحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام شافعی نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

آپ کی طرف سے اُن کو کیا بدلہ دیا گیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لیے نہیں روکے جائیں گے۔ ابن بنان اصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد بن ادریس یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ کے دادا ہاشم پر جاکر اُن کا نسب مل جاتا ہے، وہ عبد یزید بن ہاشم کی اولاد ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی خصوصی اکرام اُن کے لیے فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں، میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ قیامت میں اُن کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ اکرام اُن پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کیا الفاظ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

٦١) ایک دن حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت درود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہوگیا، ہم نے وضو کرتے وقت دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں، تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! دو تسبیح درود پاک پڑھ لیا کرو، ناغہ نہ کیا کرو۔ (آبِ کوثر)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

٦٢) ۱۹۶۵ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خود کار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کردیا تو ایس اے زبیری کا بیان ہے، مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کردو، چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۶۳) انور قدوائی لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل پر مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کردیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسرانِ علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آئے اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی۔ آپ نے اپنے ضروری کاغذات بغل میں لیے اور کمرہ سے باہر آگئے۔ درود پاک پڑھنا شروع کردیا۔ آپ سیڑھیاں اتر رہے تھے اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا، حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا پہچانتا تھا، علامہ صاحب ہوائی اڈہ پر پہنچے اپنے نام پر ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ (ایضا)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۶۴) حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی، یوں ہی پندرہ دن گزر گئے، جب میں زیادہ ہی نڈھال ہوگیا تو میں نے اپنا پیٹ روضہ اقدس کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے مہمان کو کچھ کھلایئے، بھوک نے نڈھال کردیا ہے، وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کردی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ سامنے ہیں۔ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلایا اور فرمایا: ”اٹھ

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔" میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی میں نے آدھی کھالی تو آنکھ کھل گئی، میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۶۵) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے جو درودِ پاک کی برکات دیکھی ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میرا ایک دوست فوت ہوگیا اور میں نے خواب میں اس سے اُس کے حالات دریافت کیے تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت واکرام عطا کیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اُس نے کہا اے بھائی "تمہیں بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں میں سے ہے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے تو اس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۶۶) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا تھا، وہ دونوں فوت ہوگئے، بعدازاں میں نے ان دونوں کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے؟ دونوں نے کہا ہاں ہم فوت ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے کہا خدا کے لیے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔ میں نے کہا جب تم فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔ انہوں نے کہا ہاں، ایسا ہی ہے،

لیکن ہم طاعون سے مرے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا، میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں۔ پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم! آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، اس وجہ سے یہ اجر ہے۔ میں نے ایک دوست کے متعلق بھی سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے۔ تب میں بیدار ہو گیا۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسولِ اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۶۷) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو میں نے درود پاک پڑھنے کی فیوض و برکات دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اٹھا، وضو کیا، نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں، میں بھی اُن کے ساتھ ہو لیا اور ایک نوجوان کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا، اس لیے مجھے اس سے اُنس ہوا تو میں جلدی سے اس کی طرف گیا تا کہ اس سے پوچھوں کہ آپ کون لوگ ہیں؟ میں نے اس سے سوال کیا کہ اے

اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں۔ اس نے کہا ہم جن ہیں اور مسلمان ہیں اور ایک بزرگ جن ''عابد'' نامی کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں، مگر یہ اس نے پست آواز میں کہا، پھر میں نے سوال دہرایا کہ اللہ تعالیٰ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اس کی اس بات کو سب نے سن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے حتیٰ کہ ایک شہر میں پہنچ گئے، جس کو میں نہیں جانتا تھا، ہم شہر میں داخل ہوئے تو اس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دلا کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اس کے ساتھ اس کے گھر گیا تو اس نے اپنی والدہ سے کہا امی جان! یہ ہے احمد بن ثابت، یہ سن کر اس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اُسے سلام کیا اور پوچھا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں۔ اس پر اس کی والدہ نے بتایا ہم اس وقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی۔ میں نے مزید پوچھا کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا معاملہ کرتے ہو۔ اس کی والدہ نے کہا ہم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں جو علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔

میں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ کا ولی صرف سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہی ہے تو اس نے کہا ہم صرف ان کو جانتے ہیں، اوروں کو نہیں جانتے۔ وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے، لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اس کی ولایت ظاہر ہے۔ پھر میرے اس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس اللہ والے کے پاس لے گیا، جس کی زیارت کے لیے ہم چلے تھے، میں نے اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک

جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار بار یوں عرض کرتے ہیں:

ماطلعت شمس ولا قمرا ضوء من وجهك ياسيد البشر۔

اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سورج، نہ چاند، جو آپ کے چہرۂ انور سے زیادہ روشن ہو۔

اور جب اس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھا لیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے، خاموش ہو گئے، وہ بزرگ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت۔ یہ سن کر اُن کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے، تو اس بزرگ سے میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے کی ہے۔ فرمایا نہیں وہ آپ ہی ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں، تو فرمایا: جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے۔ اس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لیے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے اور آپ ڈریں نہیں۔ میں نے کہا اے آقا! مجھے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بتائیں کہ آپ کا نام و نسب کیا ہے؟ فرمایا میرا نام عبداللہ خنجرہ بن محمد ہے اور میں شہر واق کا رہنے والا ہوں۔ میں یہاں جنوں کی ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ تب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ

درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا اس سے آپ کو فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔(ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۶۸) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی، میں غارِ ملح میں تھا جو کہ شیخ علی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس ہے۔ میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے پاس اکٹھے ہوئے، جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا اور اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے تو میرے ساتھی تو سو گئے مگر میں درود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے۔ انہوں نے تازہ وضو کیا، نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے، میں اپنے کام میں مشغول رہا، وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہا، آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ آپ کے لیے دعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے، جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے تھے۔ اچانک ایک مکان سامنے آ گیا، اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے، چنانچہ میں آگے بڑھا تا کہ دروازہ کھولوں، میں نے کوشش کی مگر مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا۔ پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ! میں کھولتا ہوں۔ آپ نے آگے بڑھ کر

دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے ہٹا کر خود جلدی سے اندر داخل ہوا، دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ میں نے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف پھیرلیا، بلکہ چہرہ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں پیچھے ہٹ جا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور سے لگایا تو میں پریشان ہوکر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے اور تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سوگیا کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرا۔

جب میں سوگیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا۔ جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اُسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں، پھر میں اسی طرح آگے بڑھا مجھ سے دروازہ نہ کھلا اور آپ نے آگے بڑھ کر کھولا، اور اب بھی میں آپ سے پہلے جلدی سے اندر داخل ہوا، تو دیکھا حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ پھر مجھے فرمایا اے فلاں! مجھ سے دور ہوجا اور جب آپ حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو سینہ انور سے لگالیا تو مجھے یقین ہوگیا کہ آپ کا کوئی عمل ایسا ہے جس نے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپ سے راضی کردیا ہے۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دعائے خیر کریں۔

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور درود پاک مقبول ہے، مردود نہیں ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا اور ہم پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے احسان فرمائے گا، بحرمت اس ذاتِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جس پر وہ خود اس کے فرشتے اور جن وانس سب درود بھیجتے ہیں۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۶۹) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں، ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیصلہ کرا لیں، چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہولیا، دیکھا تو سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس شخص نے مجھ پر گھر جلادینے کا الزام لگایا ہے۔ یہ سن کر شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے، اسے آگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربارِ الٰہی میں دعا کی۔ یااللہ! مجھے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما! دعا کے بعد میں سو گیا، دیکھتا ہوں ندا آتی ہے کہ جو شخص رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے، وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں اور جن کے لباس سفید ہیں۔ میں نے ایک سے پوچھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے واسطے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اس نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی یااللہ! درودِ پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اُن لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں۔ تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا۔ میں نے دیکھا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ انور سے نور

چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرحبا فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے، جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درودِ پاک کی کثرت کرو۔ پھر میں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ کے ولی بن جائیں۔ فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہو گا، پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے تمام ولی اللہ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔

میں نے عرض کی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے منظور ہے۔ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ مجھے خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے والا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اس کو پورا کریں گے۔ پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکاں، زمین و آسماں کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ہر نبی و رسول، ہر ولی اور خضر علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحر ذخّار سے سب نے چلّو بھرا ہے تو جب مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو گئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی۔ اللہ کا شکر ہے۔

ازاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھتے آ رہے تھے۔

جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔ رسولِ اکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُن کو بشارتیں دیں۔ لیکن اُن کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو دھتکار دیا اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! پیچھے ہٹ جا، میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ اُن آنے والوں جیسی نہ تھی۔ کیونکہ وہ شیطان تھا۔ جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا فرمائے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کرکے) رہنے دو۔

پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا میں سید ہوں؟ فرمایا ہاں تُو سید ہے۔ میں نے عرض کیا، کیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں تو میری نسل پاک سے ہے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے نصیحت فرمائیے، جس سے مجھے اللہ تعالیٰ نفع دے۔ فرمایا تجھ پر لازم ہے، درود پاک کی کثرت کرے اور کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔ بیدار ہوا تو سوچا وہ کون سا کھیل تماشہ ہے کہ اُسے ترک کردوں۔ بہت غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کیا چیز ہے۔ پھر میں نے خیال کیا، شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی بات ہو "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے۔ جس پر اللہ رحم فرمائے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۷۰۔ حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی صاحبِ دلائل الخیرات رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہوگیا، آپ نے وضو کا ارادہ کیا۔ دیکھا ایک

کنواں ہے، جس میں پانی موجود ہے۔ لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (رسی، ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔ فرمایا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا بیٹی! میں نے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا مجھے محمد سلیمان جزولی کہتے ہیں۔ یہ سن کر اس بچی نے کہا، اچھا آپ ہی ہیں جن کی مدح وثناء کے ڈنکے بج رہے ہیں، مگر کنوئیں سے پانی نہیں نکال سکتے، یہ کہہ کر اس بچی نے اپنا لعاب دہن کنویں میں ڈال دیا۔ آناً فاناً پانی کنویں کے کناروں تک آ گیا بلکہ زمین پر بہنے لگا، میں نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس بچی سے کہا بیٹی! میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا یہ کمال تو نے کیسے حاصل کیا۔ بچی نے کہا، یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اُس ذاتِ گرامی پر درودِ پاک کی برکت سے ہوا ہے۔ جو اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے، چرندے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں پناہ لیں اس واقعہ کے بعد حضرت شیخ نے قسم کھائی کہ درود پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دلائل الخیرات" ہے۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۷۱) شیخ زروق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے عنبرو مشک کی خوشبو آتی ہے اور یہ سب برکتیں درود شریف کی ہیں۔ (زاد السعید)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۷۲) نیز حضرت شیخ محمد سلیمان جزولی صاحب "دلائل الخیرات" قدس سرہٗ کے وصال کے ستتر ۷۷ سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش

منتقل کیا گیا، جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا، اور آپ بالکل صحیح وسالم تھے، جیسے آج ہی لیٹے ہیں۔ نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا نہ آپ کی کوئی حالت بدلی بلکہ جو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا، ستتر ۷۷ سال کے بعد بھی ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے۔ یہاں تک کہ کسی نے آزمائش کے لیے آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آرہی تھی، پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہوگئی، جیسے زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (آب کوثر)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۷۳) حضرت محمد کردی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''باقیات صالحات'' میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ میں خواب میں سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مجھے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گود میں اٹھالیا اور یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینہ انور اور میرا منہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک اور میری پیشانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک کے برابر تھی۔ پھر فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رضا کی بشارت دی جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے۔ میں آبدیدہ ہوگیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ پر اتنا عظیم کرم ہے اور میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں۔ جب میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں اشک بار تھیں۔ میں اٹھا اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہوگیا اور میں نے روضہ مبارک کے اندر سے سنا

کہ حبیبِ خدا شاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کرسکتا۔

اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا، حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حقِ یقین حاصل ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضہ ٔانور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۴۷) سید عبدالجلیل مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے "تنبیہ الانام" کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا، اس دوران میں تے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں۔ جبکہ میرا خچر پیچھے رہ گیا، میں نے اُسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اُسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا، میں اُس کی اس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو نہایت پاکیزہ صورت، پاکیزہ سیرت تھے۔ انہوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اس کو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی ہے اور اس کو اس کے گھر والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بنایا ہے اور اس سے (غِل) بوجھ اتار دیا ہے۔ میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا، میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جس شخص نے مجھے مذکورہ ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں۔ یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ تھے اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۷۵) صاحب ''تنبیہ الانام'' قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے اور میں نے تین مرتبہ پڑھا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جوار میں ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ جب یہ عرض کیا تو رحمتِ دو عالم، شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا: اِیْ وَاللہِ، اِیْ وَاللہِ، اِیْ وَاللہِ نیز میں نے دیکھا ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدام سے ہے، جو سرکار کی مدح سرائی کرتے ہیں، میں نے اُس سے پوچھا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرا رہے تھے، میں بیدار ہو گیا اور نہایت ہی خوش و خرم تھا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۷۶) نیز صاحبِ ''تنبیہ الانام'' رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش ہیں۔ میں نے عرض کیا ابا جی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا تیرے درود

پاک کے موضوع پر کتاب لکھنے سے، میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچا تو مَلَاءِ اَعْلٰی میں ہو رہا ہے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۷۷) سید محمد کردی رحمۃ اللہ علیہ نے ''باقیات صالحات'' میں لکھا ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد صاحب جن کا نام محمد تھا۔ (مصنف کے نانا جان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت، سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا اس میں لکھا ہوگا کہ یہ محمد کے لیے آگ سے برأت نامہ ہے اور اس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا، چنانچہ غسل کے بعد وہ کاغذ گرا اس پر لکھا ہوا تھا: هٰذِهٖ بَرَاۗءَةُ مُحَمَّدٍ الْعَالِمِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّارِ اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو، سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا پھر میں نے والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا کہ اُن کا عمل ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت تھا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۷۸) شیخ مسعود دراری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے، اُن کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے، اُن کا شغل یہ تھا کہ اُس جگہ پر جہاں مزدور لوگ آ کر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورت مند اُن کو مزدوری کے لیے لے جائیں، جاتے۔ اُن کو اپنے مکان میں لے آتے اور اُن لوگوں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا، جس کے لیے ہم بلائے گئے ہیں مگر موصوف اُن کو بٹھا کر فرماتے کہ درودِ پاک پڑھو اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے۔ جب عصر کے وقت

چھٹی ہونے لگتی تو جیسے کام لینے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور کرلو، ایسے ہی حضرت موصوف اُن سے فرماتے: زِيْدُوْا مَا تَيَسَّرَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ پھر اُن کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ اپنے عشق ومحبت کی بناء پر بیداری میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۷۹) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ یونس کو عبد النبی کے نام سے اس لیے پکارا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور اُن سے درود پاک پڑھوایا کرتے تھے۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۸۰) حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "توثیق عری الایمان" میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ شیخ ابن نعمان نے فرمایا۔ ۶۲۷ھ میں ہم حج سے واپس آرہے تھے۔ قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا، پھر مجھ پر نیند غالب آگئی اور میں سوگیا اور بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف کو جانا ہے؟ اور اُدھر رات کی تاریکی بھی چھا گئی۔ میں بہت زیادہ خوفزدہ ہوا، مجھ پر وحشت طاری ہوگئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک

نہ تھا۔ گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔ زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی۔

یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مُحَمَّدَاہُ! اَنَا مُسْتَغِیْثٌ بِکَ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد رسی کیجئے۔

میں نے ابھی یہ کلام پورا نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ''ادھر آؤ!'' میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں، انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا، بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی اور نہ پیاس مجھے اُن سے اُنس سا ہو گیا، پھر وہ مجھے لے کر چلے، چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جارہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔ اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکار اٹھا اور اس بزرگ نے فرمایا: ''یہ تیری سواری ہے۔'' اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے، جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد نہیں چھوڑتے۔'' اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہی تو امت کے والی اور امت کے غمخوار ہیں۔ اور جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے جارہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے۔ پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی! ہائے میں کیوں نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں سے لپٹ گیا! (ایضا)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

۸۱۔ ابوعبداللہ سالم معروف بہ خواجہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دریائے نیل کے ایک جزیرہ میں ہوں، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مگرمچھ مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے، میں اُس سے ڈر گیا۔ ناگاہ ایک شخص نے جو میرے خیال میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مجھ سے فرمایا کہ جب تو کسی سختی میں ہو تو یوں پکارا کر:

اَنَا مُسْتَجِيْرٌ بِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ کا طلبگار ہوں۔"

اتفاق سے ان ہی ایام میں ایک نابینا نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا ارادہ کیا۔ میں نے اس سے اپنا خواب بیان کردیا اور یہ کہہ دیا کہ جب تو کسی سختی میں مبتلا ہو تو یوں پکارا کر۔ اَنَا مُسْتَجِيْرٌ بِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ۔ وہ روانہ ہوکر رابغ میں پہنچا۔ وہاں پانی کی قلت تھی۔ اس کا خدمت گار پانی کی تلاش میں نکلا۔ راوی کا قول ہے کہ اس نابینا نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ہاتھ میں مشک خالی رہ گئی۔ میں پانی کی تلاش میں تنگ آ گیا۔ اسی اثناء میں مجھے تمہارا قول یاد آ گیا، میں نے کہا: اَنَا مُسْتَجِيْرٌ بِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ۔ اسی حال میں ناگہاں ایک شخص کی آواز میرے کان میں پڑی کہ تو اپنی مشک بھر لے۔ میں نے مشک میں پانی کے گرنے کی آواز سنی یہاں تک کہ وہ بھر گئی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ شخص کہاں سے آ گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۸۲) ابوالحسن علی بن مصطفیٰ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ ہم بحرِ عیذاب میں کشتی میں جدہ کو روانہ ہوئے۔ سمندر میں طغیانی آ گئی۔ ہم نے اپنا اسباب سمندر میں پھینک دیا۔ جب ہم ڈوبنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ کرنے لگے۔ یا

محمداہ ﷺ یا محمداہ ﷺ۔ ہمارے ساتھ مغرب کا ایک نیک دل شخص تھا وہ بولا حاجیو! گھبراؤ مت۔ تم بچ جاؤ گے۔ کیونکہ ابھی میں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی امت آپ سے استغاثہ کر رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مدد کرو۔ مغربی کا قول ہے کہ میں اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سمندر میں گھس گئے۔ انہوں نے کشتی کے پتوار کو اپنا ہاتھ ڈالا اور کھینچتے رہے، یہاں تک کہ خشکی سے جا لگے چنانچہ ہم صحیح وسالم رہے اور اس کے بعد بجز خیر ہم نے کچھ نہ دیکھا اور صحیح وسالم خشکی پر پہنچ گئے۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۸۳۔ حضرت عبدالرحمن جزولی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ ہر سال خراب ہو جایا کرتی تھی، ایک سال مدینہ منورہ میں میری آنکھ دکھنے لگی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فریاد کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت میں ہوں اور میری آنکھ دکھ رہی ہے۔ پس مجھے آرام ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اب تک مجھے آنکھ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ (شواہد الحق)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۸۴) فقیہ ابو محمد اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اہلِ غرناطہ میں سے ایک شخص کو ایسا مرض لاحق ہو گیا کہ اس کے علاج سے اطباء عاجز آ گئے اور شفاء سے مایوس

ہو گئے۔ وزیر ابوعبداللہ محمد بن ابن انحصال نے ایک خط حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لکھا اور اس مریض کی شفاء کے لیے اشعار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے توسل کیا۔ یہ خط کسی کے ہاتھ مدینہ منورہ کو بھیج دیا، جب وہ اشعار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک پر پڑھے گئے تو بیمار اپنے وطن میں اسی وقت تندرست ہو گیا۔ خط لے جانے والے نے واپس آ کر اُسے دیکھا تو ایسا تندرست پایا گویا وہ کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا۔ (وفاء الوفاء)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۸۵) ابو محمد عبداللہ بن ازدی کمال رحمۃ اللہ علیہ جو اندلس میں ایک نیک شخص تھا، بیان کرتا ہے کہ اندلس میں ایک شخص کا بیٹا قید ہو گیا۔ وہ اپنے بیٹے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فریاد کرنے کے لیے اپنے شہر سے نکلا۔ راستے میں کوئی اس کا واقف ملا۔ اس نے کہا کہاں جاتے ہو؟ اس نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فریاد کرنے جاتا ہوں کیونکہ رومیوں نے میرے بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے اور تین سو دینار زرِ فدیہ قرار دیا ہے۔ مجھ میں استطاعت نہیں۔ اس واقف نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے استغاثہ ہر جگہ مفید نہیں ہے مگر وہ نہ مانا۔ جب مدینہ شریف پہنچا تو روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے توسل کیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم اپنے وطن کو لوٹ جاؤ۔ جب وہ اپنے شہر واپس آیا تو اپنے بیٹے کو موجود پایا۔ اس سے حال دریافت کیا تو بیٹے نے کہا کہ فلاں رات مجھے اور بہت سے قیدیوں کو خدا تعالیٰ نے رہائی دی۔ وہ رات وہی تھی جس میں اس کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (شواہد الحق)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۸۶) ابراہیم بن مرزوق بیانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جزیرہ شقر کا ایک آدمی قید ہوگیا اور بیڑیوں اور کاٹھ میں ٹھوک دیا گیا۔ وہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پکار پکار کر فریاد کرتا تھا۔ اس کے بڑے دشمن نے طنزاً کہا اس سے کہو کہ تمہیں چھڑا دے۔ جب رات ہوئی تو ایک شخص نے اُسے بلایا اور کہا کہ اذان کہو۔ وہ بولا تم نہیں دیکھتے کہ میں کس حال میں ہوں؟ پھر اس نے اذان کہی۔ جس وقت وہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ پر پہنچا تو اس کی بیڑیاں وغیرہ خود بخود ٹوٹ گئیں اور اس کے سامنے ایک باغ نمودار ہوا، وہ باغ میں پھر رہا تھا کہ اُسے ایک راستہ مل گیا، جس سے وہ جزیرہ شقر میں جا پہنچا اور اس کا قصہ اُس کے شہر میں مشہور ہوگیا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۸۷) تواریخ وسیر کی کتب میں منقول ہے کہ فتح مکہ کے روز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مکان کے سائے میں آرام فرمانے لگے، وہ مکان ایک عورت کا تھا جو کافرہ تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی دشمن تھی۔ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ناشائستہ الفاظ کہتی تھی۔ جب اُس کو پتہ چلا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوار کے سائے میں جلوہ فرما ہیں تو اس نے اس خوف سے کہ میری نگاہ اچانک بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُخِ انور پر نہ پڑے، اپنے مکان کی تمام کھڑکیوں کو بند کر دیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے اٹھ کر دوسری طرف چلے گئے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی اے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس دیوار یا مکان سے تیری پشت نے مس کیا ہے، اس مکان کے رہنے والوں پر میں نے دوزخ کی آگ کو حرام کردیا ہے۔ اس نے اگر اپنے مکان کی کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کرلیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت کی عزت وکرامت کا صدقہ میں نے ایمان قبول کرنے کے لیے اس کے دل کے تمام دروازے کھول دیئے ہیں۔ اب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہونے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈ رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے جائیں۔ پھر وہاں آپ تشریف لے گئے۔ جب اس عورت کی نگاہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور پر پڑی تو وہ مرغ نیم بسمل کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں میں لوٹ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو کلمہ شہادت پڑھایا اور خلعت ایمان سے مشرف فرمایا۔ اس کے بعد اُس کے گھر میں جتنے افراد تھے سب مسلمان ہوگئے اور دوزخ سے نجات پاکر جنت کے مالک بن گئے۔ (نزہۃ المجالس)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ملک شام میں ایک یہودی تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ اس نے تورات کی تلاوت کرتے ہوئے ایک جگہ آپ کا نام نامی، اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا پایا، اس نے چاقو یا چھری سے اس کو وہاں سے کھرچ کر مٹا دیا۔ جب اس نے دوسرے روز تورات کو کھولا تو ایک کی بجائے آٹھ جگہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا پایا۔ اس نے پھر کھرچ ڈالا۔ تیسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی نام مبارک بارہ جگہوں میں لکھا ہوا پایا۔ اب اُس کو یقین ہوگیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو نہیں مانتے وہ کم بخت

خسارے میں ہیں۔ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی آگ سلگ اٹھی۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کے لیے شب و روز بے چین رہنے لگا۔ آخر ایک دن اُس نے مدینہ منورہ کی طرف پیدل چلنا شروع کیا۔ راستہ کی سینکڑوں صعوبتیں اور تکلیفیں جان پر سہتا ہوا ایک دن جو اس کے لیے بڑا مبارک اور نیک دن تھا مدینہ منورہ پہنچا۔ سب سے پہلے اس نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو دیکھا، اس نے سمجھا کہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ وہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہتا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں میں گر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے اٹھایا اور فرمایا کہ اے نووارد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہوں، میں تو اُن کا ایک ادنیٰ غلام ہوں، نووارد نے رو کر عرض کی کہ مجھے ضرور اپنے آقا کے پاس لے چلیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جان کر کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عاشق زار ملک شام سے پیدل سفر کر کے آیا ہے، اگر میں اس کو اصل بات بتادوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج سے دو دن پہلے اس دنیائے فانی سے اپنے رب کے پاس چلے گئے ہیں اور ہم سب غلاموں کو ہجر و فراق کے گہرے سمندر میں پھینک گئے ہیں تو یہ ایک سرد آہ کھینچے گا۔ اور مر جائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کو لے کر صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں آئے اور سب کو اس سے متعارف کرایا اور صورتِ حال بیان کی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ یہ راز کب تک نہاں رہے گا، اس کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ آخر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو روتے ہوئے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے ہیں، اس کے بعد سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رونے لگے۔ نووارد نے کہا اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں نہیں رہے تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا کوئی کپڑا ہی دے دیا جائے کہ میں اس کو دیکھوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا اُسے دیا۔ اس نے اس کو سونگھا اور روضہ اقدس کے قریب کھڑے ہو کر کلمۂ شہادت پڑھا اور

مسلمان ہو گیا۔ پھر اس نے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر تو نے میرے اسلام کو قبول کیا ہے تو میری روح جلد ہی قبض کر لے۔ ابھی اس نے یہ بات کہی ہی تھی کہ وہ مر کر گر پڑا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے غسل دیا اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔
(انوارِ مصطفیٰ)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۸۹) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو برکتیں درودِ پاک کی دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ایک چٹیل میدان ہے، اس میں ایک منبر ہے، میں نے اس پر چڑھنا شروع کر دیا، جب میں کچھ درجے چڑھ گیا زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اوپر کو جا رہا ہے اور زمین سے کافی اونچا جا چکا ہے، میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اوپر کے درجے پر چڑھتا ہوں، جہاں تک اللہ تعالیٰ لے جائے گا حالانکہ واپس آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ جب میں اور بلندی تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں۔ تب میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ میں نے دربارِ الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے درودِ پاک کی برکت سے سلامتی کی طرف لے چل۔

اس کے بعد میں نے باریک سا دھاگہ دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھینچا ہوا ہے، گویا وہ پل صراط ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا تجھ پر افسوس کہ تو پل صراط پر پہنچ گیا ہے مگر تیرے پاس کوئی عمل نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درود پاک کے۔ اچانک میں نے ہاتف کی آواز سنی، اے احمد! اگر تو پل صراط کو عبور کر گیا تو تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت

سے مشرف ہوگا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا اور میں نے درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دعا کی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور کا بادل نمودار ہوا اور اس نے مجھے پل صراط کے پار اتار کر سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ دائیں جانب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پیچھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور سامنے علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے ضامن ہو جائیں، فرمایا میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا میں نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا تجھ پر درود پاک کی کثرت لازم ہے اور تو لہو (کھیل) سے پرہیز کر۔ پھر میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی ماموں جان آپ میرے لیے دعا کریں۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تو تیرا دادا ہوں اور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تیرے جدِّ امجد (نانا جان) ہیں اور اسی جھٹکے سے مرعوب ہو کر میں بیدار ہو گیا اور کافی دیر تک میرا کندھا درد کرتا رہا۔ ایک عرصہ تک شرمسار رہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو ماموں کہا۔ میں نے غور کیا کہ وہ "لہو" کیا ہے۔ ازاں بعد معلوم ہوا وہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا، جس میں میں ملوث ہو گیا اور ایک سال تک زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہا۔ اس کوتاہی سے میں نے توبہ کی اور درودِ پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! مجھے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما۔ میں نے دوسری بار عالمِ رویاء میں دیکھا کہ میں دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ تُو (میں) لہو ولعب اور دنیا کے جھگڑے میں ملوث کیوں ہوا اور میں عرض کیے جا رہا ہوں۔ یا اللہ! تیری

رحمت! یا اللہ تیری رحمت! یا اللہ تیرا اکرم! لیکن مجھ پر مسلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے تو میں نے خیال کیا کہ شاید میں دوزخی ہوں۔ مگر فوراً یاد آیا کہ میں کیسے دوزخی ہوسکتا ہوں؟ میرے تو ضامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

میں نے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! میں تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتا ہوں اور وہ میرے ضامن ہیں، اتنا عرض کرنا تھا، دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں اور فرما رہے ہیں، میں صاحبِ شفاعت ہوں، میں صاحبِ عنایت ہوں، میں صاحبِ وسیلہ ہوں، تب میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے، یا اللہ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں! یہ دوزخ سے امن میں ہے اور میں بیدار ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہم پر اپنی رحمت سے احسان فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ (آبِ کوثر)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۹۰) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا، قلم میرے ہاتھ میں اور تختی میری گود میں تھی۔ مجھے نیند آ گئی، میں نے عالمِ رویاء میں دیکھا کہ خالی زمین میں ہوں، کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے، جبکہ کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے پر موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں۔ میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ایک آدمی نے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو جو نہایت حسین وجمیل تھا دیکھا، اس کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں

بے حد متاثر ہوا اور مجھے شوق دامن گیر ہوا کہ اس کا نام ونسب پوچھوں۔ میں نے اس سے کہا تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟ اس نے کہا آپ کو میرا نام و نسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا۔ میں نے کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا میرا نام ''رومان'' ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں نے کہا میں تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام ونسب کیا ہے؟ یہ سن کر کہا اے اللہ کے بندے! میرا نام رومان ہے اور میں ملائکہ کرام سے ہوں۔ پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اس نے تیسری بار بھی یہی بتایا۔ میں نے کہا آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ جو آپ کو نظر آرہے ہیں، سب فرشتے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کیا آپ ہمیشہ میری صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے، لیکن میں آپ کو ایک ایماندار جِنّ اور جِنّیہ کے ساتھ کر دیتا ہوں، جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا ہاں! اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جن کے ساتھ رہیں گے، تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دشمنوں پر قہر کریں گے، تب فرشتہ نے دو جِنّوں کو آواز دی، وہ جِنّ اور جِنّیہ فوراً حاضر ہو گئے۔ اس نے انہیں حکم دیا کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہو، تو جِنّوں نے عرض کی، یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری وجہ سے لوگوں پر قہر اور زیادتی کرے۔ ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے، یہ تو قضا کے سامنے حائل ہونے والی بات ہے جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ سن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہہ دیا مجھے تمہاری صحبت کی ضرورت نہیں ہے اور اس فرشتہ سے عرض کی

جناب! یہ تو بتائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہیں؟ فرمایا اس میں جبرائیل علیہ السلام ، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر کہا کہ آپ مجھے جبرائیل علیہ السلام دکھائیں جو ہمارے آقا حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں۔ اچانک محراب سے آواز آئی اے اللہ کے بندے میں جبرائیل علیہ السلام یہاں ہوں۔ میں نے دیکھا وہ حد درجہ حسین وجمیل ہیں، میں نے سلام عرض کیا اور اُن پر لوٹ پوٹ ہوگیا میں نے دعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دعا فرمائی۔ تب میں نے قسم دے کر عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو۔ فرمایا تیرے سامنے ایک بے ہودہ امر آئے گا، اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو۔ پھر میں نے عرض کی کہ میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ یک لخت اُن بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہوں میکائیل علیہ السلام۔ میں اُن کے پاس حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے کے بعد دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے۔ فرمایا عدل کرو اور عہد پورا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا اُن میں سے ایک صاحب کھڑے ہیں اور کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ اسرافیل علیہ السلام۔ ان کا چہرہ پرنور تھا، میں نے آگے بڑھ کر دست بوسی کی اور دعائے خیر طلب کی۔ انہوں نے دعا فرمائی۔ پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں۔ یہ اسرافیل کیسے ہوسکتے ہیں کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اسرافیل کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی اسرافیل علیہ السلام اٹھ کر کھڑے ہوئے، سر آسمان تک اور پاؤں زمین کے نیچے دھنس گئے تو میں ان سے لپٹ گیا اور عرض کی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیتا

ہوں کہ آپ اس صورت میں آجائیں۔ میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، فرمایا دنیا کو چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی کہ میں عزرائیل علیہ السلام کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ فوراً ہی ایک بہت حسین وجمیل صاحب اٹھے اور فرمایا میں ہوں اللہ کا فرشتہ عزرائیل علیہ السلام۔ میں پاس گیا اور دست بوسی کر کے دعائے خیر کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی۔

آخر میں میں نے ایک التجا پیش کی کہ جناب جان تو آپ نے ہی نکالنی ہے، لہٰذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں۔ فرمایا ہاں! لیکن شرط یہ ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کریں۔ میں نے کہا جناب مجھے کوئی نصیحت کریں، فرمایا لذتوں کو توڑنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جدائی کرنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں، اس پر میں بیدار ہوگیا، میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی دعاؤں سے مجھے نفع دے گا اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کر موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام فرمائے گا۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۹۱) نیز شیخ احمد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ درودِ پاک کی برکتوں میں سے ایک واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ میں ہوں (اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ سے محفوظ رکھے۔ آمین) اور درودِ پاک پڑھ رہا ہوں اور دوزخ

کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا۔ میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا، مجھے دیکھ کر وہ کہنے لگی اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں، یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے۔ میں اُس کے گھر میں (دوزخ والے ٹھکانا میں) داخل ہوا اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے جس میں کھولتا ہوا گندھک ہے اور اس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لیے پینے کی چیز ہے۔ (معاذ اللہ) میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیوں ملی؟ حالانکہ وہ بظاہر نیک آدمی تھا، تو اس کی بیوی نے جواب دیا، اس نے مال جمع کیا تھا، خواہ وہ حلال تھا یا حرام۔

اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں بڑی بڑی خندقیں اور وادیاں دیکھیں۔ تب میں نے آسمان کی طرف پرواز کی، حتیٰ کہ میں آسمان کے قریب پہنچ گیا۔ اور میں نے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس کرتے ہوئے اور توحید بیان کرتے ہوئے سنا۔ اس وقت میں نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا۔ اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تو اہل خیر سے ہے۔ میں نیچے اتر آیا، جہاں سے اوپر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہی عورت کھڑی ہے اور دروازہ کھلا تو اس کا خاوند نکلا۔ اس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درود پاک کی برکت سے نجات عطا فرمادی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا، جس سے اچھی جگہ شاید ہی کسی نے دیکھی ہو، اس میں ایک بالاخانہ دیکھا جو نہایت عالی شان اور بلند ہے اور اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسین عورت نہیں دیکھی تھی جو بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے۔

میں نے اس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے، اس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس نے سارا آٹا

خراب کرر کھا ہے، وہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی، یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے۔ لہٰذا اگر تو چاہے تو اسے نکال دے، چاہے تو رہنے دے اور یہ سن کر میں بیدار ہو گیا۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۹۲) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے درودِ پاک کی برکتوں میں سے ایک برکت یہ دیکھی کہ جب میری شادی ہوگئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تا کہ نماز باجماعت پڑھی جاسکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تا کہ اُن کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے گا۔ جب طلبہ زیادہ ہوگئے تو ان کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ حیلہ کرنا پڑا اور اس وجہ سے میں دنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا۔ دنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اسی دھن میں گزرتے گئے اور اباحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمانا پڑا اور اس کو ہم شریعت مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔ میرے بعض مخلص دوست اس سے منع کرتے رہے۔ لیکن میں نے ان کی نصیحت کو ان سنی کر کے اپنے اس شغل کو جاری رکھا، حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب دیکھا کہ حوروں جیسی لڑکیاں ہیں جو اپنے حسن و جمال میں بے مثال ہیں، انہوں نے سبز حلے پہن رکھے ہیں، وہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں، جب وہ میرے قریب آگئیں تو میں نے اُن میں سے اپنی نانی صاحبہ کو پہچان لیا، وہ شریف الطرفین سید زادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں، میں نے اُنھیں سلام کیا اور پوچھا کہ آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں؟ فرمایا ہاں!

میں نے پوچھا، اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔ عزت و اکرام عطا کیا اور میں خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں، اور وہ تشریف لا رہی ہیں۔

جب سیدۃ النساء الجنتہ تشریف لائیں تو نور کا ایک ہالہ سا بن گیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف کثرت سے پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا یہی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کی توفیق عطا فرمائی ہے، یہ سن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دنیا میں مشغول ہو کر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے دنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے میں نے عرض کی بہت اچھا، فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑیں گے، تاوقتیکہ تو ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کرے گا ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر آ گیا جسے میں نہیں پہچانتا تھا، وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلند آواز سے دُرود پاک پڑھ رہے تھے۔

میں نے بھی دُرود پاک پڑھنا شروع کیا اور اُن کے درمیان چلتا جاتا تھا، یہاں تک کہ دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے، اور سیدۃ النساء خاتون جنت نے مجھے سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور کھڑا کر دیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک میں بکری کے بازو کا ٹکڑا دیکھا، جس سے آپ گوشت تناول فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گفتگو فرما رہے تھے۔ تو اس لمحے براہِ ادب میں سلام کرنے سے رُک گیا اور دل میں کہا کھانے سے فارغ ہو لیں تو سلام عرض کروں گا، میرے ساتھ آنے والے لوگ دُرود پاک پڑھتے رہے اور اُن کے ساتھ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرتا رہا اور انہی ساتھیوں کے باآوازِ

بلند دُرودِ پاک پڑھنے سے میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں بار بار اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے۔ آمین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۹۳) نیز شیخ احمد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربارِ الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہٗ کو بڑا رحیم و کریم پایا ہے۔ پھر میں نے اُن دوستوں کے متعلّق پوچھا جو کہ قریب ہی مدفون تھے۔ فرمایا وہ سب خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے کچھ وصیت کریں۔ فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے، کیونکہ وہ بڑی نیک ہے، تب میں نے التجا کی، میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں؟ فرمایا بڑی تاکید سے تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کی کثرت رکھو اور جو آپ نے دُرود پاک کے متعلق لکھا ہے اُس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو! میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے دُرود پاک کے متعلّق کتاب لکھی ہے، حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے، فرمایا اللہ کی قسم! اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۹۴) نیز شیخ احمد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ایک رات خواب میں منادی سُنی کہ جو شخص رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے میں اُس کے ساتھ چل دیا کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے، جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بالا خانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھرا تا کہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروزہ دائیں جانب ہے، میں دائیں مُڑا تو دروازہ مل گیا، میں داخل ہو گیا دیکھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا میں نے پڑھنا شروع کیا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَھْلِ بَیْتِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟ فرمایا میرے اور تیرے درمیان دُنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں، اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے زجر فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تو باز نہیں آتا اور رحمت اللعالمین، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیر تک نصیحت فرماتے رہے، میں نے دل میں کہا یہ میری بدبختی ہے، ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟ فرمایا ہاں ! تو جنتی ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اللہ کے نام پر اور اُس کے دربار میں جو آپ کی عزت و آبرو ہے، اُس کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس حجاب کو دُور کر دے۔ اتنا عرض کیا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اُٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے سید

دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ اور عرض کرتا رہا، کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بے شک تو جنتی ہے یہ بھی فرمایا ہم تجھے دنیا کا اہتمام ترک کرنے کو کہتے ہیں، اور تو چھوڑتا نہیں ہے اور میں بیدار ہو گیا۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۹۵) حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کا سوالی ہوں تو فرمایا مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۹۶) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہو گیا، اور بیماری طول پکڑ گئی حتیٰ کہ زندگی سے نا اُمیدی ہو گئی اس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبد العزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری عیادت کو تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے، لہٰذا اپنی چارپائی کو پھیر لوتا کہ تمہارے پاؤں اُس طرف نہ ہوں، یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی، میں نے اشارہ سے حاضرین کو سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو، اُنہوں نے چارپائی کا رُخ بدلا ہی تھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا۔

كَيْفَ حَالُكَ يَا بُنَيَّ... اے بیٹے کیا حال ہے؟

اس ارشادِ گرامی کی لذّت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا اور زاری اور بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ پھر مجھے میرے آقا اُمت کے والی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیرہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مُدت گزر گئی، اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موئے مبارک دستیاب ہوں، کتنا کرم ہو گا، اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے اس شوق پر مطلع ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی ریش مُبارک پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دو بال مُبارک مجھے عطا فرمائے، پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مُبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بیٹا! یہ دونوں موئے مبارک تیرے پاس رہیں گے، اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحتِ کُلّی اور درازی عمر کی بشارت دی تو مجھے اس وقت آرام ہو گیا میں نے چراغ منگوایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے، میں غمگین ہو کر پھر دربارِ رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو۔

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ پر نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے، چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آ گئی تھی۔ لہٰذا حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آ گیا ہے، اور وہ رونے لگے،

نقاہت کے سبب مجھ میں بات کرنے کی سکت نہ تھی۔ اس لیے اشارہ کرتا رہا پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہوگئی اور میں بالکل تندرست ہوگیا۔ نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں، اُن دونوں موئے مبارک کا خاصہ یہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے، لیکن جب دُرود پاک پڑھا جاتا، دونوں علیحدہ علیحدہ ہوکر کھڑے ہوجاتے تھے۔

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے، آئے اور آزمائش چاہی، میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضا مند نہ ہوا، لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک مؤدّب ہوکر ہاتھوں میں اُٹھائے اور دُھوپ میں لے گئے، اُسی وقت بادَل آیا اور اُس نے سایہ کردیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر اُن میں سے ایک نے توبہ کرلی اور مان گیا جب کہ دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی اَمر تھا۔ دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے سایہ کردیا۔ دوسرا بھی تائب ہوا تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لے گئے تو بادل نے سایہ کردیا تو تیسرا بھی تائب ہوکر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارکہ کی زیارت کیلئے آئے تو میں موئے مبارکہ والے صندوق کو باہر لایا، کافی لوگ جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کیلئے چابی لگائی تو تالہ نہ کھلا، بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا ان میں فلاں آدمی جنبی ہے، اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ دوبارہ طہارت کر کے آؤ جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالہ کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب والد صاحب نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۹۷) ابن ہبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا، ایک دن میں درود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا! میں نے آنکھ کھولی تا کہ اس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (ایضا)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۹۸) عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ علیہ کو جب کوئی مشکل در پیش ہوتی تو ان کو شفیع معظم نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے ...... اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه...... تو سن لیتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں...... وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا شَیْخ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ......اور کبھی...... اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ ...... بار بار پڑھتے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے میں جب تک آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں پڑھتا۔ (ایضا)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۹۹) ایک مولوی صاحب لوگوں کے سامنے عظمت ومحبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

فضائل درود پاک عموماً بیان کرتے تھے ان کے شاگرد نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں مخلوق خدا جمع ہے۔ حشر کا دِن ہے، سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں، ایک طرف دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہورہا ہے، اچانک ہمارے قریب سے ہمارے استاد گزرے اور اس طرف جارہے تھے جس طرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز تھے، میں نے اپنے ساتھ والے طلبہ سے کہا دیکھو، استاد صاحب جارہے ہیں اور ہم بھی پیچھے ہو لیے جب استاد صاحب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو! لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا اور استاد صاحب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک اٹھائی اور اس میں استاد صاحب کو چھپالیا استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں وہ غائب نہ ہو جائیں تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر مبارک اٹھائی اور کہا اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے! یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی ان کے پیچھے ہولئے تو دیکھا کہ پل صراط ہے، وہاں پہرا لگا ہوا ہے، دونوں طرف فرشتے کھڑے تھے جب ہم پل سے گزرنے لگے تو ایک پہرے دار نے پکارا تم کون ہو؟ اور کہاں جارہے ہو؟ لیکن ہمارے استاد صاحب نے کوئی پرواہ نہ کی اور چلتے رہے جب ہم پل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا خیریت سے پہنچ گئے؟ عرض کی جی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیریت سے پہنچ گئے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سامنے جنت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ! اور آنکھ کھل گئی۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

۱۰۰) ایک مولوی صاحب جو کہ عموما لوگوں کو درود پاک پڑھنے کی ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درود پاک پڑھا کرتے تھے، ان کا ایک شاگرد حج کرنے گیا جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا بیان ہے کہ میں روضہ انور کے سامنے کھڑا نعت شریف پڑھ رہا تھا کہ اس حالت میں نیند آ گئی دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں ایک طرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دوسری طرف سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں میں اس حالت میں بھی نعت پاک پڑھ رہا ہوں جب نعت شریف ختم ہوئی تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حج کرنے آیا ہوں اور انھوں نے مجھے کچھ نہیں دیا یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا اس کے بعد میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اور بھی فرمان ہے ؟تو فرمایا اپنے استاد صاحب کو ہمارا اسلام کہہ دینا۔(ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۰۱) حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیرومرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جارہے تھے راستہ میں ایک پزاوہ (آوہ) آیا، جس میں آگ بڑھک رہی تھی خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ ہماری بات مانو گے؟ انھوں نے کہا ہاں خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس پزاوے میں جا کر کھڑے ہو جاؤ یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ اس بھڑکتی ہوئی آگ میں کھڑے ہو گئے اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے جب جنگل سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ اسی آوے میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا

آخران کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے تو لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا بدن پر پسینہ تھا خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ فرمایا جب میں اس دہکتے ہوئے آوہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا کہ اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا، جسے میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اُس نُور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

۱۰۲) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سلام کیا تو حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالم رویاء میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اُس سے سیر ہو کر پیا ہے، جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں میں نے پوچھا جناب آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟ فرمایا کثرت دُرود پاک کی وجہ سے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

۱۰۳) شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر شیخ ابو عمران بروعی تشریف لائے اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابو علی خراز بھی موجود تھے، میں نے دونوں کے لیے کھانا تیار کیا، میرے والد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا یہ معلوم کر کے شیخ ابو عمران نے شیخ ابو علی سے کہا آپ ابو القاسم صاحب کے والد

صاحب کی ہتھیلی پر دم کریں۔ انہوں نے میرے والد صاحب کی ہتھیلی پر پھونک لگائی اللہ کی قسم! نہایت تیز خوشبو کستوری جیسی مہکی اور اس خوشبو سے میرے والد ماجد کے نتھنے پھٹ گئے اور خون رسنے لگا، خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی، یہاں تک کہ ہمارے ہمسایوں تک پہنچ گئی دُرود پاک کی برکت سے شیخ ابو القاسم کے باپ کو شفا نصیب ہوئی۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۰۴) حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر ''شاہی باز'' آیا تھا۔ لیکن ہائے میری قسمت! کہ میں اُس کا شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں، بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہیں آیا کسی نے پوچھا وہ کون سا باز تھا؟ فرمایا ایک دن جب میں رباط (سرائے) میں تھا نمازِ عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا، وہ نوجوان تھا، رنگ زرد، بال بکھرے ہوئے، پاؤں ننگے، اُس نے آ کر تازہ وضو کیا اور ۲ دو نفل پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یونہی مشغول رہا، نمازِ مغرب کے بعد پھر دُرود پاک پڑھنے لگا، اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے، میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا تُو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟ اُس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں، لیکن آپ میرے لیے گرم گرم حلوا لیتے آئیں میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا، ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں اور میں نے سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیا نیا اس راہ چلا ہے، اسے کیا معلوم۔

الحاصل ہم اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے، وہاں ہم نے کھانا کھایا، نعت خوانی ہوئی رات کے آخری حصے میں ہم فارغ ہو کر لوٹ آئے جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا دُرود پاک پڑھنے میں محو ہے، میں بھی مصلیٰ بچھا کر بیٹھ گیا، لیکن مجھے نیند نے دبا لیا آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ارد گرد انبیاء کرام علیہم السلام ہیں میں آگے بڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رُخِ انور دوسری طرف کر لیا کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ سے کون سی غلطی ہو گئی کہ توجہ نہیں فرما رہے ہیں؟ فرمایا میری اُمت کے ایک درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش ظاہر کی مگر تُو نے اس کی پروا نہیں کی۔ یہ سُن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اُس درویش کو جسے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا، حالانکہ یہ تو سچّا موتی ہے، یہ تو یگانہ روزگار ہے یہ وہ ہے جس پر حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے ضرور کھانا لا کر دُوں گا۔ لیکن میں جب اُس جگہ پر پہنچا، جہاں وہ بیٹھ کر دُرود پاک پڑھ رہا تھا، وہاں کچھ بھی نہیں تھا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا، اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آواز سنی خیال کیا شاید وہی ہو، میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا، دیکھا تو وہی جا رہا ہے، میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے، آخر میں نے آواز دی! اے اللہ کے بندے! آئیں تجھے کھانا لا کر دُوں یہ سن کر اُس نے فرمایا ہاں! میری روٹی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر سفارش کریں تو پھر تُو مجھے روٹی لا کر دے گا، مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے اسی حیرانی میں چھوڑ کر چلا گیا۔ (ایضاً)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۰۵) حضرت موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شور دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا اچانک طوفان آ گیا، اقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ اس کی زد میں آنے والا شاید ہی کوئی بچا ہو، پریشانی حد سے بڑھ گئی جہاز والے زندگی سے نا اُمید ہو گئے، میری آنکھ لگ گئی، آنکھ سوگئی تو قسمت جاگ اُٹھی مجھے نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے میرے اُمتی پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں سے کہہ دو کہ وہ ہزار مرتبہ ''دُرود نجاتی'' پڑھیں یہ فرمان سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی میں نے جہاز والوں سے کہا، گھبراؤ نہیں۔ کوئی فکر کی بات نہیں اُٹھو! دُرود پاک پڑھو! ہم نے ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا اور ہم دُرود پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کرنے کے بعد علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی میں ہو، وہ اس دُرود پاک کو ہزار مرتبہ محبت وشوق سے پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس کی مصیبت ٹال دے گا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ (ایضاً)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (زاد السعید مختصراً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۰۶) مستری بابا نور محمد سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں گیا وہاں ایک دفعہ میرا خرچہ ختم ہو گیا کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا یونہی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا اچانک مجھے اُونگھ آ گئی۔ جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا، میرے سر میں درد ہے مجھے دَم کر دو، میں نے اُسے دم کر دیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا، اس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا اور دم کراتا اور مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا اُس وقت مجھے میرے پیر و مرشد حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب المعروف کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک یاد آتا کہ درودِ پاک پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۰۷) ایک شخص خواب میں رُسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے، کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس نے سچ کہا ہے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۰۸) حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین میں سے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ دیکھا کہ آپ ایک بڑے خیمے میں جلوہ گر ہیں، اور امت کے اولیاء کرام حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں، کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات سلام عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں، حتیٰ کہ ایک جم غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آ رہے ہیں اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے، یہ محمد حنفی آ رہے ہیں جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں پاس بٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دوں؟ فرمایا ہاں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ مُبارک لے کر حضرت حنفی کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔ یہ خواب ختم ہوا۔

جب حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خواب سنایا تو وہ اور اُن کے ہم نشین سب آبدیدہ ہو گئے پھر حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آئندہ جب آپ کو سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کون سے عمل کی وجہ سے یہ نظرِ عنایت ہے؟ کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی پھر زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جو دُرود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَ زِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَ مِلْءَ مَا عَلِمْتَ۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

۱۰۹) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ احمد سروی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ انہوں نے ملائکہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ دُرود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اُس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

۱۱۰) حضرت ابوالحسن شعرانی فرماتے ہیں کہ میں نے منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُنہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم ہی منصور بن عمار ہو؟ میں نے کہا ہاں اے مولا! پھر اُس نے دریافت فرمایا کیا تم ہی تھے جو لوگوں کو دنیا میں زہد کی رغبت اور آخرت کی محبت دلاتے تھے، میں نے عرض کیا، یا مولا ایسا ہی تھا اور جب بھی میں کسی مجلس میں بیٹھتا تو اس کو تیرے ذکر سے شروع کرتا، پھر تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھتا، پھر تیرے بندوں کو نصیحت کرتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے آسمان میں کرسی بچھاؤ، تاکہ جس طرح یہ دنیا میں میری پاکی اور بڑائی بیان کرتا تھا، اُسی طرح آسمانوں میں بھی بیان کرے۔ (شرح الصدور)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

111) ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی بڑے زور زور سے بھنبھنا رہی ہے، عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مکھی کیوں شور مچا رہی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں، اس وجہ سے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سالن نہیں ہے، حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے، وہ کون لائے گا؟ ہم اسے اٹھا کر لا نہیں سکتیں، فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! اس مکھی کے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک چوبی پیالہ لے کر اُس کے پیچھے ہو لیے، مکھی آگے آگے، اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد مُصفّا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھانا کھانے لگے، مکھی پھر آگئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکھی پھر اُسی طرح شور کر رہی ہے۔ فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے، یہ اُس کا جواب دے رہی ہے، میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ یہ کہتی کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی تو تمہارے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے

جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارا ایک امیر اور سردار ہے ہم اُس کے تابع ہیں جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر دُرود پاک پڑھتی ہیں تو بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس دُرود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے، اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔ (ایضاً)

گفت چوں خوانیم بر احمد درود　　میشود شیریں و تلخی را ربود

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۱۲) ابو علی قطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اُن لوگوں کا ساتھی تھا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں سب و شتم کرتے تھے۔ (معاذ اللہ) فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا، نیز دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دو آدمی ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر دن رات اتنا دُرود پاک پڑھتا ہوں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے اور میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔ یہ سن کر عرض کیا میرے آقا! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مُبارک پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اس عرض کرنے پر (توبہ کر لینے کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا...... وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۱۳) ''تحفۃ الاخیار'' میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ ''جو شخص مجھ پر پانچ سو بار دُرود پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا''۔ صاحبِ تحفہ نے یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا، ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیثِ پاک سنی تو اُس نے محبت وشوق سے مذکورہ تعداد میں دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا اُسے پتہ بھی نہ چل سکا، حالانکہ وہ اس سے پہلے حاجت مند اور مفلس تھا۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص تعداد مذکورہ میں روزانہ دُرود پاک پڑھے اور تب بھی اُس کا فقر دور نہ ہو، تو یہ اُس کی نیت کا فتور ہوگا یا اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے، ورنہ جو شخص دُرود پاک سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا، خواہ اُس کے پاس دُنیا کی کوئی چیز نہ ہو، کیونکہ قناعت غنا ہے، بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے، جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دنیاوی مال سے افضل ہے اور یہی حیاتِ طیبہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (سورۃ نحل۔ رکوع ۱۳)

میں مذکور ہے۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۱۴) علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن سلان رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود کے بیان میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لیے گئے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو قبول فرمایا بہت طویل خواب ہے، جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اُس کے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس کی مقبولیت کی اُمید رکھتا ہوں اور ان شاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا اُمیدوار ہوں پس تو بھی اے مخاطب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہ اور دل اور زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درُود بھیجتا رہا کر، اس لیے کہ تیرا درُود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (کتاب درُود شریف ص ۱۰۶)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

(۱۱۵) علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے۔ اُن سے معانقہ کیا اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں، حالانکہ آپ اور تمام علماءِ بغداد اُسے پاگل خیال کرتے ہیں انہوں

نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا میرے پوچھنے پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد!

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسَكُمْ (سورۃ توبہ: ۱۲۸)

آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اور اِس کے بعد مجھ پر درُود پڑھتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ......

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ ...... پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ...... صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ

......صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ۔

پڑھتا ہے، حضرت ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درُود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔

ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے ابو القاسم خفاف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ابو بکر بن مجاہد کی مسجد میں گئے ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ اُن کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے، ابو بکر کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا انہوں نے اُستاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے اُن کے لیے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں، شبلی کے لیے آپ کھڑے ہو گئے، انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لیے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کرتے ہوں اس کے بعد اُستاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور کہا کہ رات میں

نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اُس کا اکرام کرنا ابوبکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے ایک دو دن کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبلی کا یہ اعزاز آپ کے ہاں کس وجہ سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ اور اسی (۸۰) برس سے اس کا یہ معمول ہے۔

(کتاب درُود شریف ص ۱۰۷)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۱۱۶) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔

اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ایک کھجور کا تنا جس پر سہارا لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے، پھر جب منبر بن گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق سے رونے لگا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا جس سے اُس کو سکون حاصل ہوا۔ (یہ حدیث کا مشہور قصہ ہے) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے، بہ نسبت اُس تنے کے (یعنی اُمت اپنے سکون کے لیے توجہ کی زیادہ محتاج ہے) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

قربان ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اُونچا ہوا کہ اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا چنانچہ ارشاد فرمایا:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ (سورہ نساء رکوع ۱۱)

جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اللہ کے نزدیک اس قدر بلند ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرما دی ، چنانچہ ارشاد فرمایا...... عَفَا اللّٰہُ عَنۡکَ لِمَ اَذِنۡتَ لَھُمۡ (توبہ، رکوع ٦)......اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاف فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں؟ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علوشان اللہ کے نزدیک ایسا ہی ہے کہ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیاء کی میثاق میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَھُمۡ وَ مِنۡکَ وَ مِنۡ نُّوۡحٍ وَّ اِبۡرٰھِیۡمَ۔ (سورۃ احزاب: ۷ رکوع ۱)

''اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے۔''

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا اللہ کے ہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کریں گے کہ کاش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے اور کہیں گے!

یٰلَیۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰہَ وَ اَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا۔

(سورۃ الاحزاب: ٦٦ رکوع ٨)

''اے کاش! ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے۔''

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! اگر موسیٰ علیہ السلام کو اللہ جل شانہ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ پتھر سے نہریں نکال دیں، تو یہ اس سے زیادہ عجیب وغریب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا۔ (کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ مشہور ہے) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کہ ہوا ان کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرا دے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا براق رات کے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتوں آسمان سے بھی پرے لے جائے اور صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ واپس آجائیں۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ اللہ تعالیٰ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔

یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے وہ مردوں کو زندہ فرما دیں، تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ درخواست کرے کہ مجھے نہ کھائیں۔ کیونکہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے ارشاد فرمایا:

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔

''میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بسا نہ رہنے دے۔''

(سورۃ نوح:۲۶)

اے رب کافروں میں زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی ہمارے لیے بددعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا، بے شک کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کو روندا (کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں سجدہ میں تھے تو کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر اُونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا اور غزوہ اُحد میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندانِ مبارک کو شہید کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجائے بددعا کے یوں ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

"اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما دے کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔"

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کے بہت تھوڑے حصے میں (کہ اعلان نبوت کے بعد صرف تئیس (۲۳) سال ہی ملے) اتنا بڑا مجمع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی طویل عمر (ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے (حجۃ الوادع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے یا حاضر نہ ہو سکے ان کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہے۔ (بخاری کی مشہور حدیث عرضت علی الامم میں ہے۔ رَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّا الْاُفُقَ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا جس نے سارے جہاں کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں۔ (قرآن پاک میں ہے:

وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ... (سورۃ ہود: ۴۰، رکوع ۴)

"اور ان کے ساتھ ایمان بہت ہی کم لوگ لائے تھے۔"

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! اگر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہمسروں ہی کے ساتھ نشست و برخاست فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ کبھی نہ بیٹھتے، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح نہ ہو سکتا تھا اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنے ساتھ بٹھایا۔ ہماری عورتوں سے نکاح کیا۔ ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔ بالوں کے کپڑے پہنے (عربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر (دستر خوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹا اور یہ سب اُمور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجے۔ (احیاء العلوم)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

۱۱۷) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے، وہ پُل صراط کے اُوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے۔ کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے، کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے، اتنے میں اُس شخص کا مجھ پر درود پڑھنا پہنچا یہاں تک کہ اِس نے اُس کو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پُل صراط سے گزر گیا۔

(بدیع عن الطبرانی وغیرہ)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

۱۱۸) حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ حضرت خلف سے نقل کرتے ہیں کہ میرا

ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا اُس کا انتقال ہو گیا میں نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے، میں نے اُس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا، پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے، اُس نے کہا (احادیث تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا، لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا، میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیتا تھا، اللہ جل شانہٗ نے اس کے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۱۹) ابو سلیمان محمد ابن الحسین حرانی کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا بہت کثرت سے نماز، روزہ میں مشغول رہتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں دُرود شریف نہیں لکھا کرتا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو دُرود شریف کیوں نہیں پڑھتا (یا لکھتا) اس کے بعد انہوں نے دُرود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا دُرود شریف میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کر۔ (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲۰) انہیں ابو سلیمان حرانی کا خود اپنا ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا، ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درُود بھی پڑھتا ہے، تو پھر وَسَلَّمْ کیوں نہیں کہا کرتا، یہ چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں تو تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲۱) ابن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی میں نے پوچھا کس عمل کی وجہ سے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہر حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود لکھا کرتا تھا۔ (قول بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲۲) حضرت عبد اللہ بن صالحہ صوفی فرماتے ہیں کہ ایک محدّث کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی، کیونکہ میں اپنی کتابوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے بعد درُود شریف لکھنے پر پابندی کرتا تھا۔ (خصائصِ کبریٰ)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲۳) ابراہیم نسفی کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ اپنے سے مُنقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

میں تو حدیث کے خدمت گاروں میں ہوں، اہل سنت سے ہوں، مسافر ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا، اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے لگا۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۲۴) ابو القاسم مروزی کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمۃ اللہ علیہ رات میں حدیث شریف کی کتاب کا مطالعہ کیا کرتے تھے، خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مطالعہ کیا کرتے تھے، اس جگہ نور کا ایک ستون ہے جو اتنا اُونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا ہے کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے؟ تو یہ بتایا گیا کہ یہ وہ دُرود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مطالعہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۱۲۵) ابو اسحاق نہشل کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا!

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری لکھی ہوئی کتاب کو ملاحظہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے۔ (بظاہر لفظ تَسْلِیْمًا کی طرف اشارہ ہے) علامہ سخاوی نے اور بھی بہت سے حضرات کے اس قسم کے خواب لکھے ہیں کہ اُن کو مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور اُن سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاک نام پر دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے ہے۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲۶) حسن بن موسیٰ الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ جو ابنِ عجیبہ کے نام سے مشہور ہیں، کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر دُرود پاک لکھنے میں بھول ہو جاتی تھی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر دُرود کیوں نہیں لکھتا، جیسا کہ ابو عمر و طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ طاری تھی میں نے اسی وقت عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲۷) حفص بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے مشہور محدّث ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آسمان دنیا پر ملائکہ کے ساتھ مصروفِ نماز ہے میں نے دریافت کیا یہ فضیلت آپ کو کیسے ملی؟ فرمایا کہ میں نے ایک لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے لکھیں، ہر حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکمل دُرود لکھا، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھا اُس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں فرماتے ہیں۔

(شرح الصدور)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲۸) ابو علی حسن بن علی عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک

کے چند اجزاء لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں کہیں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام کے بعد...... صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ......لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو اُنہوں نے کہا کہ میں اپنی نو عمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر درُود نہیں لکھتا تھا، میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا، میں نے دوسری جانب ہو کر سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُدھر سے بھی منہ پھیر لیا میں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ مجھ سے رُوگردانی کیوں فرما رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس لیے کہ جب تُو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درُود شریف نہیں بھیجتا اس وقت سے میرا دستور ہو گیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو...... صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ......لکھتا ہوں۔ (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۲۹) ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنتا تو وہ درُود پاک پڑھنے سے بخل کرتا تو اُس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا۔ بالآخر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔

نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ۔ (آب کوثر)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۳۰) ایک عالم دین نے کسی رئیس کے لیے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا، مُوطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا، لیکن اُس نے جہاں سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک آیا وہاں سے دُرود پاک حذف کر دیا اور اس کی جگہ صرف ''ص'' لکھ دیا لکھ لینے کے بعد اُس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اُسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا مگر اُس نے اُسے انعام دینے سے پہلے اُس کی خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام کے اُسے دَھکے دے کر نکال دیا پھر وہ عالمِ دین کنگال ہو گیا اور ذلّت کی موت مر گیا۔
(ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۳۱) حضرت ابوزکریا عابدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ دُرود پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچت کے لیے۔ اُس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وہ اسی دَرد میں مَر گیا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۳۲) ''شفاء الاسقام'' میں ہے کہ ایک کاتب کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا ہوتا، وہ اس کی جگہ صرف ''صلعم'' لکھتا تو اس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۳۳) ایک شخص حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مُبارک کے ساتھ صرف "صلعم" لکھتا تھا اُس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۳۴) ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صرف "علیھم" لکھا کرتا تھا تو اُس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۳۵) ایک اور شخص بھی یونہی کرتا تھا تو وہ آنکھ سے اندھا ہو گیا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا۔ (ایضاً)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۳۶) حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہو، کھڑے ہو کر سلام نہیں کرتے اس کے بعد سے ابو حازم رضی اللہ عنہ کا یہ معمول ہو گیا تھا کہ جب اُدھر سے گزرتے تو کھڑے ہو کر سلام کرتے اور پھر آگے بڑھتے۔ (شرح لباب)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

۱۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ مستقل طور پر شام سے اُونٹ سوار قاصد بھیجا کرتے تھے تاکہ قبر اطہر پر اُن کا سلام پہنچائیں۔ (شفاء الاسقام)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

۱۳۸) حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں پیاس سے اس قدر بے چین ہوا کہ چلتے چلتے پیاس کی شدت سے بے ہوش ہوکر گر گیا، کسی نے میرے منہ پر پانی ڈالا۔ میں نے جو آنکھیں کھولیں تو ایک شخص حسین چہرہ نہایت خوب صورت گھوڑے پر سوار کھڑا ہے، اس نے مجھے پانی پلایا اور کہا کہ میرے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو جاؤ، تھوڑی دیر چلے تھے، وہ کہنے لگے یہ کیا آبادی ہے؟ میں نے کہا یہ تو مدینہ منورہ آ گیا، کہنے لگے اُتر جاؤ، اور جب روضۂ اقدس پر حاضر ہو تو یہ عرض کر دینا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھائی خضر نے بھی سلام عرض کیا ہے۔ (روض)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

۱۳۹) شیخ احمد بن محمد صوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جنگل میں تیرہ ماہ تک حیران و پریشان پھرتا رہا میرے بدن کی کھال بھی چھل گئی، میں اسی دوران مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں اور حضرت شیخین کی خدمت میں سلام عرض کیا اس کے بعد میں سو گیا، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت کی فرمایا: احمد تم آئے میں نے عرض کیا جی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر ہوا ہوں میں بھوکا بھی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مہمان ہوں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

اپنے دونوں ہاتھ کھولو میں نے دونوں ہاتھ کھول دیئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دراہم سے بھر دیا میری جب آنکھ کھلی تو دونوں ہاتھ دراہم سے بھرے ہوئے تھے، میں نے اُسی وقت روٹی اور فالودہ خریدا اور کھا کر جنگل چل دیا۔ (وفاء)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۴۰) شیخ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پانچ دن ایسے گزر گئے کہ کھانے کو کچھ بھی نہ ملا کوئی چیز چکھنے کو بھی نہ آئی میں قبر اطہر پر حاضر ہوا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات شیخین پر سلام عرض کر کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج رات کو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان بنوں گا، یہ عرض کر کے وہاں سے ہٹ کر منبر شریف کے پیچھے جا کر سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں، دائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہ سامنے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بُلایا اور فرمایا دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں، میں اُٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جب میری آنکھ کھلی تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ (روض)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۱۴۱) ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں تھا میرے پاس ایک یمن کے رہنے والے بزرگ آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایک ہدیہ لایا ہوں اس کے بعد انہوں نے ایک دوسرے صاحب سے جوان کے ساتھ تھے کہا کہ اپنا قصہ ان کو سناؤ، انہوں نے اپنا قصہ سنایا کہ جب میں حج کے ارادہ سے صنعاء سے

چلا تو ایک بڑا مجمع مجھے باہر تک رخصت کرنے کے واسطے آیا اور رُخصت کرتے وقت ایک شخص نے اُن میں سے مجھ سے کہہ دیا کہ جب تم مدینہ طیبہ حاضر ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی خدمات میں میرا بھی سلام عرض کرنا، میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا، اور اس کا سلام عرض کرنا بھول گیا جب مدینہ طیبہ سے رخصت ہو کر پہلی منزل ذوالحلیفہ پر پہنچا اور احرام باندھنے لگا تو مجھے اُس شخص کا سلام یاد آیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے اُونٹ کا بھی خیال رکھنا مجھے مدینہ طیبہ واپس جانا پڑ گیا ایک چیز بھول آیا ہوں، ساتھیوں نے کہا کہ اب قافلہ کی روانگی کا وقت ہے، تم پھر مکہ تک بھی قافلہ نہ پاسکو گے۔ میں نے کہا میری سواری کو بھی ساتھ لے جانا یہ کہہ کر میں مدینہ طیبہ لوٹ آیا اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اُس شخص کا سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور حضرات شیخین کی خدمت میں پہنچایا اس وقت رات ہو چکی تھی میں مسجد سے باہر نکلا تو ایک آدمی ذوالحلیفہ کی طرف سے آتا ہوا ملا میں نے اُس سے قافلہ کا حال پوچھا۔ اُس نے کہا وہ روانہ ہو چکا، میں مسجد میں لوٹ آیا اور یہ خیال ہوا کہ کوئی دوسرا قافلہ کسی وقت جاتا ہوا ملے گا تو اُس کے ساتھ روانہ ہو جاؤں گا۔ میں رات کو سو گیا، آخیر شب میں، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی زیارت کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ شخص ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ابو الوفاء میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری کُنیت تو ابو العباس ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ابو الوفاء ہو۔ (وفادار) اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد حرام (یعنی) مکہ مکرمہ کی مسجد) میں رکھ دیا۔ میں مکہ مکرمہ میں آٹھ دن رہا اس کے بعد میرے ساتھیوں کا قافلہ مکہ مکرمہ پہنچا۔ (روض)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۴۲) حضرت ابو عمران واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ اطہر کی زیارت کے ارادہ سے چلا جب میں حرم سے باہر نکلا تو مجھے اتنی شدید پیاس لگی کہ میں اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا میں اپنی جان سے مایوس ہو کر ایک کیکر (ببول) کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ دفعۃً ایک شاہسوار سبز گھوڑے پر سوار میرے پاس پہنچا اُس گھوڑے کی لگام بھی سبز تھی، اُس کی زین بھی سبز تھی اور سوار کا لباس بھی سبز تھا۔ اُن کے ہاتھ میں سبز گلاس تھا، جس میں سبز ہی رنگ کا شربت تھا، وہ انہوں نے مجھے پینے کو دیا میں نے تین مرتبہ پیا مگر اس گلاس میں سے کچھ کم نہ ہوا۔ پھر انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا کہ مدینہ طیبہ کی حاضری کا ارادہ ہے تا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں سلام کروں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں ساتھیوں کو سلام کروں انہوں نے فرمایا کہ جب تم مدینہ پہنچ جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام کر چکو تو یہ عرض کر دینا کہ رضوان (ناظمِ جنت) آپ تینوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرتے تھے۔ (روض)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اب چند عشاق و مخلصین کا نذرانہ عقیدت بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ذریعہ ہدایت و نجات بنائے۔

(آمین)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱) یَا عَیْنُ فَابْکِیْ وَلَا تَسْأَمِنِیْ　وَحَقِّ الْبُکَاءِ عَلَی السَّیِّدِ

۲) عَلٰی خَیْرِ خِنْدِفَ عِنْدَ الْبَلَا　ءِ اَمْسٰی یُغَیَّبُ فِی الْمُلْحَدِ

۳) فَصَلَّی الْمَلِیْكُ وَلِیُّ الْعِبَادِ　وَرَبُّ الْعِبَادِ عَلٰی اَحْمَدِ

۴) فَکَیْفَ الْحَیَاتُ بِفَقْدِ الْحَبِیْبِ　وَزَیْنِ الْمَعَاشِرِ فِی الْمَشْهَدِ

۵) فَلَیْتَ الْمَمَاتَ لَنَا کُلِّنَا　فَکُنَّا جَمِیْعًا مَعَ الْمُهْتَدِیْ

ترجمہ اشعار

۱) تو اے آنکھ خوب رو، اب یہ آنسو نہ تھمیں، قسم ہے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رونے کے حق کی۔

۲) خِندف کے بہترین فرزند پر آنسو بہا، جو غم واَلَم کے ہجوم میں سرِ شام گوشۂ قبر میں چھپا دیا گیا۔

۳) مالک الملک بادشاہِ عالم، بندوں کا والی اور پروردگار احمدِ مُجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ورحمت بھیجے۔

۴) اب کیسی زندگی، جو حبیب ہی بچھڑ گیا اور وہ نہ رہا جو زینت دہ یک عالم تھا۔

۵) کاش موت آتی تو ہم سب کو ایک ساتھ آتی آخر ہم سب اس زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

۱) رُوحِیَ الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُهٗ شَهِدَت
بِاَنَّهٗ خَیْرُ مَوْلُوْدٍ مِنَ الْبَشَرِ

۲) عَمَّتْ فَضَائِلُهٗ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا
عَمَّ الْبَرِیَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ

۳) لَوْ لَمْ یَكُنْ فِیْهِ اٰیَاتٌ مُّبَیِّنَةٌ
كَانَتْ بَدِیْهَتُهٗ تَكْفِیْ عَنِ الْخَبَرِ

ترجمہ اشعار

۱) میری جان اُن پر فدا جن کے اخلاق شاہد ہیں کہ وہ بنی انسان میں افضل ترین ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

۲) اُن کے فضائل بلا امتیاز سب بندوں کے لیے عام ہیں، جس طرح سورج اور چاند ساری مخلوق کے لیے عام ہے۔

۳) اگر اُن کی صداقت پر مہرِ تصدیق کرنے والی نشانیاں نہ ہوتیں تو خود اُن کی واضح شخصیت اُن کی صداقت کے لیے کافی تھی۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

۱) مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَلَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

۲) صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَ یَّامِ عُدْنَ لَیَالِیَا

۳) اِغْبَرَّ اٰفَاقُ السَّمَآءِ وَ کُوِّرَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَ اَظْلَمَ الْاَزْمَانُ

۴) وَالْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ کَئِیْبَةٌ
اَسَفًا عَلَیْهِ کَثِیْرَةُ الْاَحْزَانِ

۵) فَلْیُبْکِهٖ شَرْقُ الْبِلَادِ وَ غَرْبُهَا
یَا فَخْرَمَنْ طَلَعَتْ لَهُ النَّیِّرَانِ

۶) یَاخَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ ضَوْءُهُ
صَلّٰی عَلَیْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ اشعار

۱) جس نے ایک مرتبہ بھی خاکِ پائے احمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سونگھ لی تعجب کیا ہے، اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے۔

۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی میں وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر وہ ''دنوں'' پر ٹوٹتیں تو وہ دن ''راتوں'' میں تبدیل ہو جاتے۔

۳) آسمان کی پنہائیاں غبار آلود ہو گئیں اور لپیٹ دیا گیا دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ۔

۴) اور زمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مبتلائے درد ہے، اُن کے غم میں ڈوبی ہوئی سراپا۔

۵) اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی اُن کی جدائی پر فخر تو صرف اُن

کے لیے ہے جن پر روشنیاں چمکیں۔

۶) اے آخری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برکت وسعادت کی جوئے فیض ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود و سلام بھیجا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱) مَتٰی یَبْدُوْا فِی الدَّاجِیْ الْبَهِیْمِ جَبِیْنُهٗ
یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰی الْمُتَوَقِّدِ

۲) فَمَنْ كَانَ اَوْ مَنْ قَدْ یَكُوْنُ كَاَحْمَدَ
نِظَامُ لِحَقٍّ اَوْ نَكَالٌ لِّمُلْحِدِ

ترجمہ اشعار

۱) اندھیری رات میں اُن کی پیشانی نظر آتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ۔

۲) احمد مُجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے جیسا کون تھا اور کون ہو گا حق کا نظام قائم کرنے والا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

۱) اِنْ نِلْتِ یَارُوْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

۲) مَنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی، مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ کَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

۳) قُرْاٰنُهٗ بُرْهَانُنَا فَسْخًا لِاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْجَاءَنَا اَحْکَامُهٗ کُلَّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

۴) اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِنْ سَیْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

۵) یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ یَّتَّبِعْ نَبِیًّا عَالِمًا
یَوْمًا وَلَیْلاً دَائِمًا وَارْزُقْ کَذَالِیْ بِالْکَرَمْ

۶) یَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلًا وَجُوْدًا وَالْکَرَمْ

۷) یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِكْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسِ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِی الْمَوْکِبِ وَالْمُزْدَحَمْ

ترجمہ اشعار

۱) اے بادِ صبا اگر تیرا گزر سرزمین حرم تک ہو تو میرا اسلام اُس روضہ کو پہنچا جس میں نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف فرما ہیں۔

۲) وہ جن کا چہرۂ انور مہرِ نیمروز ہے اور جن کے رخسارِ تاباں ماہِ کامل جن کی ذات نورِ ہدایت ہے اور جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا۔

۳) اُن کا لایا ہوا قرآن ہمارے لیے واضح دلیل ہے جس نے سابقہ تمام دینوں کو منسوخ کر دیا جب اُن کے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے۔

۴) ہمارے جگر فراقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تلوار سے زخمی ہیں خوش نصیبی اُس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتشم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔

۵) کاش میں اس کی طرح ہوتا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی علم کے ساتھ کرتا دن اور رات ہمیشہ (اے خدا) یہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما۔

۶) اے رحمتِ عالم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنہگاروں کے شفیع ہیں۔ ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشئے۔

۷) اے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زین العابدین کو سنبھالیے، وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

۱) يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا
اَرْجُوْ رِضَاكَ وَ اَحْتَمِيْ بِحِمَاكَ

۲) وَاللّٰهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِيْ
قَلْبًا مَشُوْقًا لَا يَرُوْمُ سِوَاكَ

۳) اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ اِمْرُءٌ
كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاكَ

(۴) اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ
مِنْ ذَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَ هُوَ اَبَاكَ

۵) وَبِكَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهٗ
بَرْدًا وَّ قَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

۶) وَ دَعَاكَ اَیُّوْبُ لِضُرٍّ مَّسَّهٗ
فَاُزِیْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاكَ

۷) وَ بِكَ الْمَسِیْحُ اَتٰی بَشِیْرًا مُّخْبِرًا
بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا لِعُلَاكَ

۸) وَكَذَاكَ مُوْسٰی لَمْ یَزَلْ مُتَوَسِّلًا
بِكَ فِی الْقِیٰمَةِ مُهْتَمِیْ بِحِمَاكَ

۹) وَ هُوْدٌ وَّ یُوْنُسُ مِنْ بِهَاكَ تَجَمُّلًا
وَ جَمَالُ یُوْسُفَ مِنْ ضِیَاءِ سَنَاكَ

۱۰) قَدْ فُقْتَ یَاطٰهٰ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاۗءِ
طُرًّا فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرَاكَ

۱۱) وَ اللّٰهِ یَا یٰسِیْنُ مِثْلُكَ لَمْ یَكُنْ
فِی الْعٰلَمِیْنَ وَ حَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ

۱۲) عَنْ وَّصْفِكَ الشُّعَرَاۗءُ یَامُدَّثِّرُ
عَجِزُوْا وَ كَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

۱۳) بِكَ لِیْ قُلَیْبٌ مُغْرَمٌ یَا سَیِّدِیْ
وَ حُشَاشَةٌ مَحْشُوَّةٌ بِهَوَاكْ

۱۴) یَا اَكْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا كَنْزَالْوَرٰی
جُدْلِیْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِیْ بِرِضَاكْ

۱۵) اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِمِنْكَ وَلَمْ یَكُنْ
لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْاَنَامِ سِوَاكْ

۱۶) صَلّٰی عَلَیْكَ اللّٰهُ یَا عَلَمَ الْهُدٰی
مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مَشْوَاكْ

ترجمہ اشعار

۱) اے سرداروں کے سردار! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور آیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کا اُمیدوار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ کا طلبگار۔

۲) اللہ کی قسم اے بہتر خلائق! میرا دل صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے لبریز ہے، وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں۔

۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہر گز پیدا نہ کیا جاتا اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں۔

۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل اختیار کیا تو کامیاب ہوئے، حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ بزرگوار ہیں۔

۵) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے دعا کی تو اُن کی آگ سرد ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی برکت سے وہ

آگ بجھ گئی۔

۶) اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی تو اُن کی دعا مقبول ہوئی اور بیماری دور ہوگئی۔

۷) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ظہور کی خوشخبری لے کر حضرت مسیح علیہ السلام آئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کی مدح و ثناء کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رتبہ بلند کی خبر دی۔

۸) اور اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ اختیار کیے رہے اور قیامت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی حمایت کے طالب رہیں گے۔

۹) اور حضرت ہود و یونس علیہما السلام نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سے زینت پائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے جمال باصفا کا پَرتو تھا۔

۱۰) اے طٰہٰ لقب! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام پر برتری حاصل ہوئی پاک ہے وہ ذات جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک رات میں اپنے ملکوت تک سیر کرائی

۱۱) خدا کی قسم اے یٰسین لقب! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تو تمام مخلوق میں نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا، قسم ہے اسی ذات جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سر بلند کیا۔

۱۲) اے کملی والے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُوصاف جمیلہ بیان کرنے سے بڑے بڑے شُعراء عاجز رہ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ عالیہ کے سامنے زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔

۱۳) میری سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا حقیر دل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا شیدا ہے میرے اندر تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی محبت بھری ہوئی ہے۔

۱۴) اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر! اے حاصلِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے اپنی بخشش و عطا سے نوازیئے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشیے۔

۱۵) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جود وکرم کا دِل سے طلب گار ہوں کہ اس جہاں میں ابوحنیفہ کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

۱۶) اے ہدایت کے علَمِ سر بلند! مشتاقانِ زیارت کے شوقِ بے حد کے مطابق، قیامت تک اللہ کا درُود وسلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوتا رہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابنِ العربی، ابوبکر محی الدین (الشیخ الاکبر) رحمۃ اللہ علیہ

۱) اَلَا بِاَبِیْ مَنْ كَانَ مَلِكًا وَّ سَیِّدًا
وَ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَاقِفُ

۲) فَذَاكَ رَسُوْلُ الْاَبْطَحِیُّ مُحَمَّدٌ
لَهٗ فِی الْعُلَا مَجْدٌ تَلِیْدٌ وَ طَارِفُ

۳) اَتٰی بِزَمَانِ السَّعْدِ فِیْ اٰخِرِ الْمُدٰی
وَكَانَتْ لَهٗ فِیْ كُلِّ عَصْرٍ مَوَاقِفُ

۴) اَتٰی لِانْكِسَارِ الدَّهْرِ یَجْبُرُ صَدْعَهٗ
فَاَثْنَتْ عَلَیْهِ اَلْسِنٌ وَعَوَارِفُ

۵) اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا یَكُوْنُ خِلَافَهٗ
وَلَیْسَ لِذَاكَ الْاَمْرِ فِی الْكَوْنِ صَارِفُ

ترجمہ اشعار

۱) سنو! میرے ماں باپ قربان وہ فرمان روا اور سردار کون تھا، جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے۔

۲) وہی رسولِ ابطحی، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جن کو رفعت میں ہر شرف حاصل ہے، قدیم بھی، جدید بھی۔

۳) وہ آخری زمانے کی نیک گھڑی میں تشریف لائے حالانکہ اُنؐ کو تو ہر زمانے میں مقام و موقف حاصل ہے۔

۴) وہ آئے کہ ٹوٹے ہوئے، زمانے کی شکستگی کو جوڑ دیا اور اس پر تو زبانیں ثنا خواں ہیں اور عطیات ربانی بھی۔

۵) جب وہ کسی بات کا ارادہ کر لیتے تو وہ بات اُن کے خلاف نہ جاتی اور پھر اُس بات کو اس کائنات میں کوئی پھیرنے والا نہ ہوتا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مولانا شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱) فَلَسْتُ اَرٰی اِلَّا الْحَبِیْبَ مُحَمَّدًا
رَسُوْلَ اِلٰہِ الْخَلْقِ جَمَّ الْمَنَاقِبِ

۲) وَ مُعْتَصَمُ الْمَکْرُوْبِ فِیْ کُلِّ غَمْرَۃٍ
وَ مُنْتَجَعُ الْغُفْرَانِ مِنْ کُلِّ تَائِبٖ

۳) مَلَاذُ عِبَادِ اللهِ مَلْجَاءُ خَوْفِهِمْ
اِذَا جَآءَ يَوْمٌ فِيهِ شَيْبُ الزَّوَائِبِ

ترجمہ اشعار

۱) میں بجز محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے اور کسی کو محبوب نہیں پاتا وہ خداوندِ مخلوقات کے رسول اور تمام مناقب کے جامع ہیں۔

۲) ہر مصیبت میں مصیبت زدوں کا سہارا اور ہر توبہ کرنے والے کی مغفرت چاہنے والے ہیں۔

۳) خدا کے بندوں کے ماویٰ ہیں اور خوف و ہراس میں اُن کے ملجا اُس دِن جب ہر جوانی پر بڑھاپا آجائے گا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

آزاد بلگرامی، سید غلام علی حسینی واسطی رحمۃ اللہ علیہ

۱) رُوْحِیْ الْفِدَآءُ لِرَوْضَةٍ قُدُسِيَّةٍ
مَمْلُوْءَةٍ بِلَطَافَةٍ وَّ صَفَاءٍ

۲) نَظَرُ الْحَبِيْبِ اِلَى الْغَرِيْبِ عِنَايَةٌ
نَظَرُ الْعِنَايَةِ شِيْمَةُ الْكُبَرَآءِ

۳) مَا اَحْسَنُ الْقَبْرِ الَّذِیْ فِیْ حُجْرِهٖ
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ سَيِّدُ الْبَطْحَاءِ

۴) كُنْ اَنْتَ فِیْ يَوْمٍ يَلُوْذُكَ الْوَرٰى
يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ جَزَاءٍ

۵) مَاذَا يُقَرِّبُ فِيْ ثَنَاءِكَ وَاصِفٌ
أَثْنٰى عَلَيْكَ اللهُ حَقَّ ثَنَاءِ

۶) اَحْسِنْ اِلٰى ضَيْفٍ بِبَابِكَ وَاقِفٍ
شَانُ الْكِرَامِ ضِيَافَةُ الْغُرَبَاءِ

۷) صَلّٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ رَبُّ الْوَرٰى
وَ عَلٰى مَعَاشِرِ صَحْبِهٖ الرُّحَمَاءِ

ترجمہ اشعار

۱) میری جان اس روضۂ اقدس پر قربان جو لطافت و پاکیزگی سے مالا مال ہے۔

۲) حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا مسافر غریب الدیار کی طرف نظرِ کرم فرمانا (اُنکی) عنایت ہے اور نظر کرم تو بڑوں ہی کا شیوہ ہے۔

۳) کیا اچھی آرام گاہ ہے جس کی آغوش میں بہترین خلائق و سردارِ بطحا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہیں۔

۴) اُس دن جب ایک خلقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ ڈھونڈے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری جزا بن جایئے۔

۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و ثنا میں کوئی شخص کیا پیش کر سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وثناء تو اللہ تعالیٰ نے کی ہے اور بھرپور۔

۶) احسان فرمایئے اس مہمان پر جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درِ دولت پر حاضر ہے کریموں کی شان غریبوں اور مسافروں کو نوازنا ہے۔

۷) مخلوق کے پالنہار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود

وسلام بھیجا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی جو باہم رحیم وشفیق ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱) یَا اَحْمَدَ الْمُخْتَارِ یَازَیْنَ الْوَرٰی
یَا خَاتِمًا لِلرُّسُلِ مَا اَعْلَاكَ

۲) یَا کَاشِفَ الضَّرَّآءِ مِنْ مُسْتَنْجِدٍ
یَا مُنْجِیًا فِی الْحَشْرِ مَنْ وَّالَاكَ

۳) هَلْ کَانَ غَیْرُكَ لَا فِی الْاَنَامِ مَنِ اسْتَوٰی
فَوْقَ الْبُرَاقِ وَ جَاوَزَ الْاَفْلَاكَ

۴) وَاسْتَمْسَكَ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ رِکَابَهٗ
فِیْ سَیْرِهٖ وَاسْتَخْدَمَ الْاَمْلَاكَ

۵) قَعَدَتْ لَكَ الرُّسُلُ الْعِظَامُ تَرَقُّبًا
فَعَلَوْتَ مَغْبُوْطًا لَهُمْ مَسْرَاكَ

۶) وَ اَمَمْتَهُمْ فِی الْقُدْسِ بَعْدَ تَجَاوُزٍ
مِنْ هُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ اِذْ وَلَّاكَ

۷)وَ تَزَیَّنَتْ جَوْهَرُ الْجِنَانِ بَشَاشَةً
بِكَ سَیِّدِیْ شَوْقًا اِلٰی لُقْیَاكَ

ترجمہ اشعار

۱) اے احمد مختار! زینتِ مخلوقاتِ عالم! اے خاتم رسولاں! کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر نہیں ہے۔

۲) اے فریادی کو مصائب سے نجات دینے والے۔ اے حشر میں رہائی دلوانے والے، اُس کو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت رکھتا ہو۔

۳) مخلوق میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کون ہے جو براق پر سوار ہوا اور آسمانوں کو عبور کر گیا۔

۴) اور جس کے رکاب کو رُوح الامین (جبرائیل علیہ السلام) نے تھاما اس کے سفر میں اور جس نے فرشتوں سے خدمت لی۔

۵) انبیائے عظام علیہم السلام بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس ترقی کو دیکھتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلندی کی طرف بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ سفر سب کے لیے قابلِ رشک تھا۔

۶) اور بیت المقدس میں آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت کی یہ اللہ کے حکم سے ہوا، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کے لیے مقرر فرمایا تھا۔

۷) دل کا موتی خوشی سے چمک اُٹھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے اے میرے آقا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملاقات کے شوق میں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱) فَيَارِيحَ الصَّبَا عَطْفًا وَّ رِفْقًا
إِلٰى ذَاكَ الْهِمٰى بَلِّغْ سَلَامِىْ

۲) وَ إِنْ جُرْتُمْ عَلَىَّ فَلِىْ غِيَاثٌ
بِبَابِ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْاَنَامِ

۳) إِلَيْهِ تَوَجُّهِىْ وَ لَهٗ اسْتِنَادِىْ
وَ فِيْهِ مَطَا مَعِي وَ بِهٖ اعْتِصَامِىْ

۴) أَجِرْنِىْ سَيِّدِىْ مِنْ ضَيْمِ سُقْمٍ
أَشَدُّ عَلَىَّ مِنْ وَّقْعِ الْحُسَامِ

۵) وَ ذِكْرُكَ سَيِّدِىْ حِرْزِىْ وَ حِصْنِىْ
أُتِيْهِ بِهٖ عَلَى الْجَيْشِ اللُّهَامِ

۶) مَوَاهِبُكَ الَّتِىْ لَا نَقْصَ فِيْهَا
بِهَا رُبِّيْتَ مِنْ قَبْلِ الْفِطَامِ

۷) فَقَدْ أُعْطِيْتَ مَالَمْ يُعْطَا خَلْقٌ
عَلَيْكَ صَلٰوةُ رَبِّكَ بِالسَّلَامِ

ترجمہ اشعار

۱) اے بادِ صبا! از راہِ لطف و کرم میرے اُس حامی و پشتیبان تک میرا اسلام پہنچا دے۔

۲) اے لوگو! اگر تم نے مجھ پر جور و ستم کیا تو میرا فریاد رس موجود ہے بارگاہِ

مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی صورت میں، جو ساری دُنیا سے اچھے ہیں۔

۳) اُن ہی کی طرف میری توجہ ہے اور اُنہیں پر میرا اعتماد، اُنہیں کی ذات میری آرزوؤں کا مرکز ہے، میں نے اُن ہی کا دامن تھاما ہے۔

۴) اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے بیماری کے ظلم سے نجات دلوایئے، جو مجھ پر تلوار کی ضرب سے بھی زیادہ شدید ہے۔

۵) اور میری سرکار! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تذکرہ میرا حرزِ جان اور قلعہ ہے اسی سے میں بڑے بڑے لشکروں پر ہلاکت برساؤں گا۔

۶) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو عطایائے ربانی ہوئے اُن میں کوئی کمی نہیں ان ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرورش وتربیت بچپن سے ہوئی تھی۔

۷) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہ کچھ دیا گیا جو کسی کو بھی نہ دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں ہوں سلام کے ساتھ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مولانا محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۱) فَلَا مَلَاذَ سِوَى خَيْرِ الْوَرٰى جَمْعًا
فِي الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالْإِحْسَانِ وَالْجُوْدِ

۲) جَدَاهُ نَقْدٌ لِمَنْ يَّأْتِيهِ مُعْتَفِياً
فَكَمْ هُنَالِكَ مِنْ قَوْدٍ لِمَنْقُوْدِ

۳) أَحْمَى الصَّنَادِيْدَ مَاوَى النَّاسِ مَفْزَعُهُمْ
إِذْ يَفْزَعُوْنَ لِأَهْوَالٍ صَنَادِيْدِ

۴) اِخْتَارَهُ اللهُ مَحْبُوْبًا وَ اَرْسَلَهٗ
لِرَحْمَتِهٖ وَ اِرْشَادٍ وَّ تَسْدِيْدِ

۵) فَاقَ النَّبِيِّيْنَ طُرًّا فِي الْكَمَالِ وَ فِي
الْجَمَالِ وَالْعَزْمِ وَالْاِجْمَالِ وَالسُّوْدِ

۶) اِنَّ الرَّسُوْلَ لَقَدْ فَاقَ وَ عِتْرَتُهٗ
سَفِيْنَةٌ مُسْوَاهَا الْجُوْدِ لَاالْجُوْدِيْ

۷) اَفْدِيْكَ يَاخَيْرَ الْمَوَارِدِ مُخْتَبِطًا
قَدْ طَرَدَتْهُ الْمَعَاصِيْ اَيَّ تَطْرِيْدِ

۸) اَنْشَدْتُكَ فَاقْبَلْ مِدْحَتِيْ كَرَمًا
حَتّٰى اَفُوْزَ بِاِنْشَادِيْ بِمَنْشُوْدِيْ

۹) لَا شَكَّ اَنَّكَ غَوْثُ الْخَلْقِ اَجْمَعِهِمْ
وَلَا نُبَالِيْ اَبَاطِيْلَ الْمَنَاكِيْدِ

۱۰) عَلَيْكَ اَزْكٰى صَلٰوتِ اللهِ مَا مَدَحَتْ
فِيْ مُوْرَقِ الْبَانِ ورقاء بِتَفْرِيْدِ

ترجمہ اشعار

۱) تو اب کوئی اُن کے سوا نہیں ہے جو تمام مخلوقات سے بہتر ہیں خلقت میں، عادت میں، احسان میں اور سخاوت میں۔

۲) ان کی عنایت ہر اس شخص کے لیے نجات ہے جو توبہ کر کے آئے یہاں پریشان حال کے لیے مکافاتِ گناہ کی بہترین شکلیں ہیں۔

۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے لیے پریشانی اور گھبراہٹ میں سب سے بڑی

پناہ ہیں جب لوگ خوفناک صورتوں سے گھبرا اُٹھیں۔

۴) اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو محبوب منتخب کیا اور اپنی رحمت بنا کر ارشاد اور درستگی کے لیے بھیجا۔

۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے ہیں، کمال میں بھی، جمال میں بھی، عزم میں بھی خوبی میں بھی، سرداری میں بھی۔

۶) بلاشبہ رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سب سے بڑھ گئے اور اُن کی عترت ایک کشتی ہے جس کا مقام جود ہے جودی نہیں۔

۷) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فدا، اے بہترین پناہ حیرانی میں! خود گناہوں نے اُسے دُور پھینک دیا اور کتنی دُور۔

۸) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور یہ مدح پیش کی ہے، اپنی کرم گستری سے قبول فرمایئے تاکہ میں اس شعرخوانی کے ذریعے دامنِ مقصود پھر پالوں۔

۹) اس میں شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساری مخلوق کی فریاد سننے والے ہیں اور میں اس سلسلے میں کسی کی ہرزہ سرائی کی پرواہ نہیں کرتا۔

۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ ترین رحمتیں اُس وقت تک برابر نازل ہوتی رہیں جب تک بان کی ہری شاخوں پر (اس چمنستانِ عالم میں) طائرانِ خوش الحان چہچہاتے رہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ابو محمد طاہر سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱) صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ رَبُّهٗ — حَبِیْبِهٖ مَنْ حُبُّهٗ حُبُّهٗ

۲) صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ رَبُّهٗ — مُحَمَّدٍ عَزَّبِهٖ حِزْبُهٗ

۳) صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ رَبَّهٗ — مَنْ هُوَ بَیْنَ خَلْقِهٖ لُبُّهٗ

۴) مُحَمَّدٌ مِّنْ بَیْنِ رُسُلٍ خَلَتْ — شَمْسُ هُدًی وَ کُلُّهُمْ شُهُبُهٗ

۵) مُحَمَّدٌ قَرَّبَهٗ رَبُّهٗ — حَتّٰی کَقَوْسَیْنِ غَدٰی قُرْبُهٗ

۶) نُوْرٌ رُبُوْبِیٌّ بِهٖ شَرْقُهٗ — مُنَوَّرٌ وَّ مِثْلُهٗ غَرْبُهٗ

۷) طُوْبٰی لِمَنْ یَّزُوْرُ مَغْنًی حَوٰی — ضُلُوْعَهٗ فِیْ لَحْدِهٖ تُرْبُهٗ

۸) خَیْرُ رَسُوْلٍ مُصْطَفًی قَدْ صَفٰی — مِنْ قَذَرٍ لِشَرْعِهٖ شِرْبُهٗ

۹) مُتَّحِدٌ بِرَبِّهٖ سِلْمُهٗ — سِلْمٌ لَّهٗ وَ حَرْبُهٗ حَرْبُهٗ

۱۰) مَنْ کَظَّهٗ مِنْ دَهْرِهٖ صَرْفُهٗ — فَلْیَسْتَجِرْهُ یَنْکَشِفْ کَرْبُهٗ

۱۱) غَوْثٌ لِّمَنْ قَدْ مَسَّهٗ ضُرُّهٗ — غَیْثٌ لِّمَنْ حَلَّ بِهٖ جَدْبُهٗ

۱۲) مُحَمَّدٌ مُّوَحِّدٌ رَبَّهٗ — تَوْحِیْدُهٗ مِنْ دِیْنِهٖ قُطْبُهٗ

۱۳) مُحَمَّدٌ حَسْبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ — طُوْبٰی لِمَنْ مُحَمَّدٌ حَسْبُهٗ

۱۴) صَلِّ عَلَیْهِ وَ عَلٰی مَنْ هُمْ — عِتْرَتُهٗ صِفْوَتُهٗ صَحْبُهٗ

ترجمہ اشعار

۱) اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ حبیب ہیں جن سے محبت کرنا خدا سے محبت کرنا ہے۔

۲) ربّ العزت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ہیں جن کے سبب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت نے عزت پائی۔

۳) اللہ تعالیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر صلوٰت بھیجے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ ہیں جو خلقِ خداوندی میں خلاصۂ مخلوقات ہیں۔

۴) رسولانِ ماسلف کے درمیان محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہدایت کے آفتاب ہیں اور تمام پیغمبر نجوم۔

۵) محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پروردگار نے یہاں تک قُرب بخشا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب دو کمان جتنا رہ گیا۔

۶) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پروردگار کے نُور ہیں کہ اُس سے جس طرح اس کا مشرق منور ہے اسی طرح اس کا مغرب بھی۔

۷) خوشخبری اُس کے لیے ہے جو اس منزل کی زیارت کرے، جہاں کی مٹی نے خود کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسدِ مبارک کو حاصل کیا ہے۔

۸) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑے ستودہ اور برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کا ساحل کثافت اور آلودگی سے پاک صاف ہے۔

۹) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے رب سے متحد ہیں اس طرح کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دوست ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔ اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمن ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

۱۰) جس کو گردشِ زمانہ سے غم پہنچے تو اس کو چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پناہ طلب کرے اُس کا غم دور ہو جائے گا۔

۱۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ضرر رسیدہ کے فریاد رس ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قحط زدہ کے لئے ابرِ باراں ہیں۔

۱۲) محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے رب کی توحید بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کا مرکز ہے۔

۱۳) مجھے شدّت کی حالت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کافی ہیں۔ اُس کے لیے خوشخبری ہے جس کے لئے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کفیل کار ہوں۔

۱۴) خدا تعالیٰ درود بھیجے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن پر جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاصہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

لبعض الشاق

۱) صَلِّ يَا رَبِّ عَلٰى رَاْسِ فَرِيْقِ النَّاسِ
مِنْهُ لِلْخَلْقِ اَمَانٌ بِزَمَانِ الْبَاْسِ

۲) صَلِّ يَارَبِّ عَلٰى مَنْ هُوَ فِيْ حَرِّغَدٍ
كُلَّ مَنْ يَّظْمَأُ يَسْقِيْهِ رَحِيْقَ الْكَاْسِ

۳) صَلِّ يَارَبِّ عَلٰى مَنْ بَرَجَاءِ الْكَرَمِ
خَصَّ مَنْ جَآءَ اِلَيْهِ لِعُمُوْمِ النَّاسِ

۴) صَلِّ يَا رَبِّ عَلٰى مُوْنِسِ كُلِّ الْبَشَرِ
مُبْدِلِ الْوَحْشَةِ فِي الْقَبْرِ بِاِسْتِيْنَاسِ

۵) صَلِّ يَارَبِّ عَلٰى رُوْحِ رَئِيْسِ الرُّسُلِ
نَقْتَدِيْ نَحْنُ عَلٰى اَرْجُلِهٖ بِالرَّاسِ

ترجمہ اشعار

۱) رحمت بھیج اے پروردگار آدمیوں کے گروہ کے سردار پر جن سے خلقت

کو امن ہے زمانہ شدّت میں۔

۲) رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پر کہ قیامت کی گرمی میں جو پیاسا ہو گا وہ اس کو شراب (طہور) کا پیالہ پلا دیں گے۔

۳) رحمت بھیج اے پروردگار اُس ذات پر جنہوں نے اُمید کرم کے ساتھ خاص فرمایا ہر شخص کو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوا عام لوگوں کے لیے۔

۴) رحمت بھیج اے پَروردگار تمام لوگوں کے مونس پر جو وحشت کو قبر میں مبدل بہ انس کرنے والے ہیں۔

۵) رحمت بھیج اے پروردگار رئیس الرّسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح پر جن کے قدموں پر ہم چلتے ہیں سر کے بل۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

امام ابو عبداللہ شرف الدین

محمد بن سعید بن حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

۱) مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

۲) هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

۳) فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمِ

۴) وَ کُلُّھُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِاَوْرَشْفًا مِّنَ الرِّیَمِ

۵) وَ وَاقِفُوْنَ لَدَیْہِ عِنْدَ حَدِّھِمِ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْمِنْ شَکْلَةِ الْحِکَمِ

۶) فَھُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاہُ وَصُوْرَتُہٗ
ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

۷) مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

۸) دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمِ

۹) فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

۱۰) فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللهِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ ، بِفَمِ

۱۱) اَعْیَ الْوَرٰی فَھْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْفَحِمِ

۱۲) کَالشَّمْسِ تَظْھَرُ لِلْعَیْنَیْنِ مِنْ ، بُعُدٍ
صَغِیْرَةً وَّ تَکِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

۱۳) فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ
وَ اَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللهِ کُلِّھِمِ

۱۴) وَ كُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

۱۵) فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

۱۶) اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

۱۷) كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَ الْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَ الدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

۱۸) سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلاً اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

۱۹) وَ بِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

۲۰) وَ قَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

۲۱) وَ اَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

۲۲) حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَّ لَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

۲۳) خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

۲۴) كَيْمَا تَفُوْزُ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَ سِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

۲۵) فَحُزْتَ كُلَّ فِخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَ جُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

۲۶) وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُّتَبٍ
وَ عَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْتِيْتَ مِنْ نِّعَمِ

ترجمہ اشعار

۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمِ با مسمّٰی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو سردار دُنیا و آخرت و جن و انس کے اور ہر دو فریق عرب و عجم کے ہیں۔

۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ کے وہ حبیب ہیں جن کی شفاعت کی آس ہر خوف و ہراس میں اور قیامت کی شدید گھڑیوں میں لگائی جائے۔

۳) حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حُسنِ صورت و سیرت میں سب انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر ہیں اور وہ سب حضرات نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو۔

۴) اور تمام انبیاء علیہم السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریائے معرفت سے ایک چلّو کے طالب ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے بہت برسنے والے مینہ سے ایک قطرہ کے خواہاں ہیں۔

۵) اور تمام انبیاء علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں اپنی حد اور مرتبہ کے موافق کھڑے ہیں اور اُن کی حد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب علم سے مثل نقطہ کے ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومتوں کی کتاب سے مثل اعراب کے۔

٦) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضائلِ باطنی وظاہری میں کمال کے درجہ کو پہنچے ہوئے ہیں، پھر خداوند تعالیٰ شانہٗ نے جو خالق تمام مخلوقات ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حبیب بنالیا۔

٧) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے پاک ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیوں میں اور کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک ہو، پس جو ہر حسن جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پایا جاتا ہے وہ غیر منقسم اور غیر مشترک ہے، بلکہ مخصوص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ساتھ ہے۔

٨) اس دعوے کو جو نصاریٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت کیا ہے، اے مخاطب غافل تو چھوڑ دے اور ایسا دعویٰ اپنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مت کر بلکہ اُن کو افضل العباد سمجھ اور اس کے سوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح شریف میں جس وصف کمال کا تیرا جی چاہے حکم جازم اور قطعی دعویٰ کر اور اس پر خوب مستحکم اور استوار رہ، یعنی نہ عبدیت کی نفی کرو اور نہ دوسرے بشر کے مساوی سمجھو بلکہ افضل العباد اعتقاد کرو۔

٩) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کی طرف جو خوبیاں (باستثنائے مرتبہ الوہیت) تو چاہے منسوب کر دے وہ سب قابلِ تسلیم ہوں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر عظیم کی طرف جو بڑائیاں تو چاہے نسبت کر وہ سب صحیح ہوں گی۔

١٠) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل کی کچھ حد و نہایت نہیں ہے، کہ کوئی گویا ان کو بذریعہ اپنی زبان کے ظاہر و بیان کر سکے۔

١١) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات ظاہری و باطنی کی دریافت نے تمام خلق کو عاجز

کر دیا۔ پس نہیں دیکھا جاتا ہے، اشخاص قریب المنزلۃ یعنی خواص میں یا بعید المنزلۃ یعنی عوام میں درباب دریافت کمالات حضرت کے مگر عاجز وساکت یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کی حد اور پوری کیفیت کسی کو معلوم نہیں۔

۱۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال عدم ادراک کیفیت کمالات ظاہریہ و باطنیہ میں مثلِ آفتاب کے ہے کہ وہ دُور سے چھوٹا بقدر قوس یا آئینہ کے معلوم ہوتا ہے اور ناظر بسبب نہایت بُعد کے اس کی واقعی مقدار نہیں معلوم کر سکتا ہے اور اگر اس کو پاس سے دیکھو تو بوجہ غایت نورانیت کے چشم بنیندہ عاجز و درماندہ وخیرہ ہو جاتی ہے اور اس کی پوری حقیقت دریافت نہیں کر سکتی۔

۱۳) پس نہایت ہمارے فہم اور علم کی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر عظیم القدر ہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلق اللہ انسان و ملائکہ وغیرہ سے بہتر ہیں۔

۱۴) اور ہر معجزہ جس کو رسولانِ کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پُرنور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہنچا ہے۔

۱۵) وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتاب فضل وکمال ہیں اور انبیاء علیہم السلام اس آفتاب کے ستارے ہیں کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔

۱۶) کیا عمدہ ہے سرشت وصورت حضرت کی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خُلقِ عظیم نے زینت دی ہے ایسے حال میں کہ وہ سرتاپا جامۂ حسن میں لپٹی ہوئی ہے، اور تازہ روئی اور کُشادہ پیشانی سے مُتصف ونشان مند ہے۔

۱۷) ذاتِ عالی صفات لطافت و نظامت میں مثل شگوفہ کے ہے اور مثل

چودھویں رات کے چاند کے، علو و بزرگی میں اور مانند سمندر کے عموم فیض و نفع رسانی خلائق میں اور مانند زمانہ کی ہمتوں میں۔

آئندہ اشعار میں واقعہ معراج کا ذکر ہے۔

۱۸) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شب میں حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجد اقصیٰ تک (باجودیکہ) ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے) ایسے تشریف لے گئے۔ جیسے کہ چودھویں رات کا چاند تاریکی کے پردہ میں درخشانی کے ساتھ جاتا ہے۔

۱۹) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحالت ترقی رات گزاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ ایسا قُربِ الٰہی حاصل کیا جس پر مقربان درگاہ خداوندی سے کوئی نہیں پہنچایا گیا تھا بلکہ اس مرتبہ کا بغایت رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا۔

۲۰) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیت المقدس میں تمام انبیاء و رُسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جیسے مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے۔

۲۱) اور (منجملہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترقیات کے یہ امر ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتوں آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دُوسرے پر ہیں ایسے لشکر ملائکہ میں (جو بلحاظ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان و تالیف قلب مُبارک آپ کے ہمراہ تھا اور) جس کے سردار اور صاحبِ علم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے۔

۲۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رتبہ عالی کی طرف برابر ترقی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے، یہاں تک کہ جب آپ آگے بڑھنے والے کی قُرب و منزلت کی نہایت نہ رہی اور کسی طالب رفعت کے واسطے کو

موقع ترقی کا نہ رہا۔

۲۳) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مقامِ انبیاء علیہم السلام کو یا ہر صاحبِ مقام کو بہ نسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالیٰ سے عنایت ہوا، پست کر دیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُدْنُ کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکتا اور نامور شخص کے پکارے گئے۔

۲۴) تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا۔ (اور کوئی مخلوق اس کو دیکھ نہیں سکتی اور تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامیاب ہوں اس اچھے بھید سے جو غایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔

۲۵) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر قسم کی بزرگی جس میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک نہیں ہے، جمع کر لی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عالی مقام سے جس میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزاحمت کرنے والا نہ تھا، بڑھ گئے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بلند ترین مراتب نصیب ہوئے جو اور انبیاء علیہم السلام کو حاصل نہیں ہوئے۔

۲۶) اور بہت بڑی ہے قدر ان مراتب کی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کئے گئے، اور فہم ادراک ان نعمتوں کا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منجانب خداوند تعالیٰ عطاء کی گئیں، دُشوار تر ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

۱) کریم السّجایا جمیل الشّیم نبی البرا یا شفیع الامُم

۲) امامِ رُسُلِ پیشوائے سبیل، امینِ خُدا مہبطِ جبرئیل
۳) شفیع الوریٰ خواجہ بعث و نشر امام الہدیٰ صدرِ دیوانِ حشر
۴) کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نورہا پرتو نور اوست
۵) یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست کُتب خانہ چند ملت بشست
۶) جو عزمش بر آہیخت شمشیرِ بیم بمعجز میانِ قمر زد دو نیم
۷) چو صِیتش در افواہِ دنیا افتاد تزلزل درایوانِ کِسریٰ فتاد
۸) بلا قامتِ لات بشکست خرد باعزازِ دیں آب عزّیٰ ببرد
۹) شبے برنشِست ازفلک برگزشت بتمکین وجاہ ازملک در گزشت
۱۰) چناں گرم درتیہِ قربت براند کہ درسدرہ جبریل از و باز ماند
۱۱) بد و گفت سالار بیت الحرام کہ اے حامل وحی برترخرام
۱۲) چودر دوستی مخلصم یافتی عنانم زصحبت چرا تافتی
۱۳) بگفتا فراتر مجالم نماند بماند کہ نیروئے بالم نماند
۱۴) اگر یک سر موئے برتر پرم فروغ تجلّی بسوزد پَرَم
۱۵) نماند بعصیاں کسے در گرو کہ دارد چنیں سیدِ پیشترو
۱۶) چہ نعتِ پسندیدہ گویم ترا علیکم السّلام اے نبی الوارا
۱۷) درودِ ملک برروانِ توباد براصحاب و برپیروانِ توباد
۱۸) خدایت ثناگفت و تبجیل کرد زمین بوس قدر تو جبریل کرد
۱۹) بلند آسماں پیشِ قدرت خجل تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گِل
۲۰) تواصل وجود آمدی از نخست دِگر ہرچہ موجود شد فرع تست
۲۱) ندانم کدا میں سخن گویمت کو والاتری زانچہ من گویمت

۲۲) ترا عذ لولاک تمکین بس است ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است

۲۳) چہ وصف کند سعدی ناتمام علیک الصلوٰۃ اے نبی و السّلام

ترجمہ اشعار

۱) عمدہ عادتوں اور پسندیدہ خصلتوں والے تمام مخلوق کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُمتوں کی شفاعت کرنے والے۔

۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولوں کے امام ہیں اور تمام راستوں کے پیشوا ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے رازوں کے امانت دار اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہیں۔

۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق کی شفاعت کرنے والے اور قیامت کے دن کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت کے راستہ کے امام ہیں اور حشر (قیامت) کی کچہری کے صدر ہیں۔

۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کلیم (حضرت موسیٰ علیہ السلام) ہیں کہ گردش کرنے والا آسمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طور ہے۔ دونوں عالم کے انوار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے نور کا پرتو اور کرن ہیں مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کلیم تھے کہ آسمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طور تھا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو طور سینا پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کلام کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرش پر پہنچ کر شرف ہمکلامی حاصل کیا گویا اشارہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طور آسمان تھا اور یہ ساری کائنات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے نور کا پَرتو ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے نور سے بنی ہے۔

۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے یتیم ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے کسی اُستاد کے

سامنے بیٹھ کر قرآن کو ختم نہیں کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (اپنے علم لدنی سے) تمام قوموں کے کتب خانوں کو ختم کر دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ گو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُمّی محض تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب لے کر آئے اس کتاب کے احکام اور اصلاحی پیام نے دنیا کی تمام قوموں کے کُتب خانوں کو شرمندہ کر دیا یعنی قرآن مجید کے مقابل میں تمام کتب خانے ہیچ ہیں اور اس نے سابقہ دینوں کی کتابوں کو منسوخ کر دیا۔

نگارِ من کہ بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت

بغمزہ مسئلہ آموز صدر مدرس شُد

۶) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارادے نے خوف کی تلوار بلند کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انگشت مُبارک کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

۷) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (کی ولادت پاک) کا شہرہ تمام دنیا کی زبانوں پر آیا تو کسریٰ کے محل کے درو دیوار لرزنے لگے۔

۸) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہہ کر لات و عزّیٰ کی قامتوں کو ٹکڑے کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے ہوئے دین نے عزیٰ کو بے آبرو کر دیا۔

۹) ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (براق پر) سوار ہو کر سات آسمانوں سے بھی گزر گئے اور عزّت و تمکنت میں تمام فرشتوں سے بھی بلند مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاصل ہوا اس شعر میں واقعۂ معراج کی طرف اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شب معراج میں جو مرتبہ حاصل ہوا وہ ایسا بلند مرتبہ تھا کہ فرشتوں کو بھی حاصل نہ ہو سکا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکین و

جاہ میں فرشتوں سے بھی بڑھ گئے۔

۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قُربت کے راستہ (جنگل) کو اس قدر تیزی سے طے کیا کہ سدرۃ المنتہیٰ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے رُک کر رہ گئے۔

۱۱) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۂ الٰہی کے سالار ہیں) حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اے وحی لانے والے آگے بڑھو، آگے آؤ۔

۱۲) جب تُم اپنی دوستی میں مجھے مخلص پا چکے ہو تو پھر میری صحبت سے اپنی عنان کیوں موڑ رہے ہو۔

۱۳) یہ سُن کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ آگے بڑھنے کی اب مجھے مجال نہیں ہے۔ یہاں میں اس لیے ٹھہر گیا ہوں کہ اب میرے بازوؤں میں یہ طاقت نہیں کہ آگے بڑھوں۔

۱۴) اگر اب میں یہاں سے بال برابر بھی آگے بڑھوں گا تو تجلّی الٰہی کی شدّت اور اس کے فروغ سے میرے بال و پر جل جائیں گے۔

۱۵) ایسا کوئی مومن بھی گناہوں (کی پاداش) میں اب گروی نہیں رہے گا کہ ایسا (مرتبہ والا) سردار جس کا پیشوا ہو گا۔

۱۶) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ نعت کیا بیان کر سکتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام و درُود ہوں، اے تمام مخلوق کے پیشوا اور رہنما۔

۱۷) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (پاک) رُوح پر فرشتوں کا درُود و سلام! نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والوں پر بھی درود و سلام ہو۔

۱۸) اللہ تعالیٰ نے خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف فرمائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ قدرت و منزلت میں زمین بوس بنایا، یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام جب وحی لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اجازت لے کر حاضر خدمت ہوتے۔

۱۹) یہ اُونچا آسمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قدر و منزلت کے آگے شرمندہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت خلق فرما دیا تھا۔ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے یعنی اُن کا پتلا بھی تیار نہیں ہوا تھا۔

۲۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازل ہی سے تمام مخلوق کے وجود کی اصل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ جو کچھ بھی دُنیا میں موجود ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود کی شاخ ہے۔ یعنی ساری کائنات کا اصل وجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیدا نہ کرتا تو کوئی چیز بھی پیدا نہ کرتا، اس اعتبار سے ساری موجودات کی اصل آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی موجود ہے وہ شاخ اور فرع ہے۔

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گُل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے

۲۱) میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف میں کیا کہوں کہ میں جو کچھ کہوں گا یا کہہ سکتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک اُس سے بلند و بالا ہے۔

۲۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے لولاک لما خلقت الافلاک کی عزت بہت کافی

ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں طٰہٰ و یٰسٓ بہت کچھ ہے، اس میں بھی اس حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے، جس کو میں نے ابھی اُوپر بیان کیا ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لولاک لما الخ کی عزت بہت کافی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا میں طٰہٰ یٰسین کے پاک کلمات بہت ہیں۔

۲۳) یہ ناتمام و ناقص سعدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا تعریف کرسکتا ہے، پس اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام ہو۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

۱) زمہجوری برآمد جانِ عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
۲) نہ آخر رحمۃ اللعالمینی ز محروماں چرا غافل نشینی
۳) زخاک اے لالۂ سیراب برخیز چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
۴) بروں آور سراز بردِ یمانی کہ روئے تست صبح زندگانی
۵) شب اندوہ مارا روز گرداں زرویت روز ما فیروز گرداں
۶) بہ برتن پوش عنبر بُوئے جامہ بسر بربند کافوری عمامہ
۷) فیرود آویزاز سرگیسواں را فگن سایہ بپا سروِ رواں را
۸) ادیم طائفی نعلین پاکن شراک از رشتۂ جانہائے ما کن
۹) جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند چو فرش اقبالِ پابوسِ تو خواہند
۱۰) زحجرہ پائے درصحن حرمِ نہ بفرقِ خاکِ رہ بوساں قدم نہ

۱۱) بدہ دستی زپا افتاد گاں را — بکن دلادار یئے دلداد گاں را

۱۲) اگرچہ غرق دریائے گنا ہم — فتادہ خشک لب برخاک راہم

۱۳) تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے — کنی برحال لب خشکاں نگاہئ

۱۴) خوشا کز گردرہ سویت رسیدیم — بدیدہ گرد از کویت کشیدیم

۱۵) بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم — چراغت راز جاں پروانہ کردیم

۱۶) بگردِ روضہ ات گشتیم گستاخ — دِلم چون پنجرۂ سوراخ سوراخ

۱۷) زدیم از اشک ابرچشم بے خواب — حریم آستان روضہ ات آب

۱۸) گہے رفتیم زاں ساحت عبارے — گہے چیدیم زوخاشاک و خارے

۱۹) ازاں نور سواد دیدہ دا دیم — وزیں برریش دل مرحم نہادیم

۲۰) بسوئے مبرت رہ برگ فتیم — زچہرۂ پایہ اش در زرگر فتیم

۲۱) زمحرابت بسجدہ کام جستیم — قدم گاہت بخون دیدہ شستیم

۲۲) بپائے ہرستوں قدراست کردیم — مقام راستاں درخواست کردیم

۲۳) زداغِ آرزویت بادل خوش — زدیم از دل بہر قندیل آتش

۲۴) کنوں گرتن نہ خاک آں حریم ست — بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم ست

۲۵) بخود در ماندہ ام از نفس خود رائے — ببیں درماندۂ چندیں بخشائے

۲۶) اگر نبود چولطفت دست یارے — زدست مانیاید ہیچ کارے

۲۷) قضامی افگنداز راہ مارا — خدا را از خدا در خواہ مارا

۲۸) کہ بخشد از یقین اوّل حیاتے — دہد آنگہ بکارِ دیں ثباتے

۲۹) چوہول روز رُستا خیز خیزد — بآتش آبروئے مانہ ریزد

۳۰) کُند با ایں ہمہ گمراہئ مارا — ترا اذنِ شفاعت خواہی مارا

۳۱) چو چوگاں سر فگندہ آوری روئے بمیدان شفاعت امتی گوئے

۳۲) بحسن اہتمامت کار جامیؔ طفیل دیگراں یابد تمامی

ترجمہ اشعار

۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرّہ ذرّہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نگاہِ کرم فرمایئے، اے ختم المرسلین رحم فرمایئے۔

۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقینا رحمۃ اللعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

۳) اے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی وسیرابی سے عالم کو مستفید فرمایئے اور خواب نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منور فرمایئے۔

اے بسرا پردۂ یثرب خواب
خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

۴) اپنے سر مُبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔

۵) ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمال جہاں آرا سے ہمارے دِن کو فیروزمندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔

۶) جسم اطہر پر حسبِ عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمایئے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمایئے۔

۷) اپنی عنبر بارو مشکیں زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے تا کہ ان کا سایہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابرکت قدموں پر پڑے۔ (کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر وجسم انور کا سایہ نہ تھا، لہٰذا گیسوئے شبگوں کا سایہ ڈالیے۔

۸) حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنئے اور ان کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتۂ جان سے بنائیے۔

۹) تمام عالم اپنے دیدۂ ودل کو فرش راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرش زمین کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

۱۰) حجرۂ شریف یعنی گنبد خضریٰ سے باہر آ کر صحن حرم میں تشریف رکھیے۔ راہ مُبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھیے۔

۱۱) عاجزوں کی دستگیری، بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

۱۲) اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتا پا غرق ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ مبارک پر تشنۂ وخشک لب پڑے ہیں۔

۱۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابرِ رحمت ہیں شایانِ شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنۂ لبوں پر ایک نگاہِ کرم ڈالی جائے۔

۱۴) ہمارے لیے کیا اچھا وقت ہوتا ہم گردِ راہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوچۂ مبارک کی خاک کا سُرمہ لگاتے۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم
خاکِ درِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سرمہ لگائیں ہم

۱۵) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دوگانہ شکر ادا کرتے، سجدۂ شکر بجالاتے، روضہ

اقدس کی شمع روشن کا اپنی جان حزین کو پروانہ بناتے۔

۱۶) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر اور گنبد خضراء کے اس حال میں مستانہ اور تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہ ہائے عشق اور وفور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

۱۷) حریم قدس اور روضۂ پُرنور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

۱۸) کبھی صحن حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

۱۹) گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس سے مردمک چشم کے لیے سامان روشنی مہیا کرتے اور گو خس و خاشاک زخموں کے لیے مُضر ہے مگر ہم اس کو جراحت دل کے لیے مرہم بناتے۔

۲۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مُبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مَل مَل کر زریں وطلائی بناتے۔

۲۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مصلاّئے مُبارک ومحراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنّائیں پُوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلّٰی میں جس جائے مقدّس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خونیں سے دھوتے۔

۲۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس اَدب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست ودعا کرتے۔

۲۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دل آویز تمنّاؤں کے زخموں اور دِل نشین آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں ہیں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر

قندیل کو روشن کرتے۔

۲۴) اب اگرچہ میرا جسم اس حریم انور وشبستان اطہر میں نہیں ہے، لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ رُوح وہیں ہے۔

۲۵) میں اپنے خود بین وخود رائے نفس امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں، ایسے عاجز وبے کس کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالیے۔

۲۶) اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل ومفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہیں پا سکے گا۔

۲۷) ہماری بدبختی یہ ہے کہ ہم صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹک رہے ہیں۔ یہ جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے سب سے بڑھ کر ہے۔

۲۸) ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

۲۹) جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدّین رحمٰن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزّت بچائے۔

۳۰) اور ہماری غلط روی اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے، کیونکہ بغیر اُس کی اجازت کے شفاعت نہیں ہوسکتی ہے۔

۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر خمیدہ چوگاں کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جھُکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب اُمّتی اُمّتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

۳۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن اہتمام اور سعی جمیل سے دُوسرے مقبول بندگان

خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم که در روزِ امید و بیم
بداں را به نیکاں بخشد کریم

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حاجی جان محمد قدسیؔ

۱) مرحبا! سیدِ مکی مدنی العربیؐ　دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لَقَبِ

۲) مَنِ بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم　اللہ اللہ ! چہ جمالست بدین بُوا لعَجَبی

۳) چشم رحمت بکشا، سوئے من نظر انداز　اے قریشی لَقب و ہاشمی و مطلبی

۴) نسبت نیست بذات تُو بنی آدم را　بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

۵) ماہمہ تشنہ لبانیم وتوئی آب حیات　رحم فرما کہ زحدمی گزر دتشنہ لبی

۶) نسبتِ خود بسگت کردم وبس منفعلم　زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تُو شد بے اَدَبی

۷) عاصیا نیم زما نیکی اعمال مپرس　سوئے ماروئے شفاعت کن زبے سَبَبی

۸) سیدی انت حبِی و طبیبِ قلبی　آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلَبی

ترجمہ اشعار

۱) مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دل و جان قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے اچھے القاب والے ہیں۔

۲) میں بیدل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال سے عجب طرح کا حیران ہوں،

اللہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کس طرح کا جمال ہے، انوکھی آن بان کے ساتھ۔

۳) از راہِ کرم رحمت کی آنکھیں کھولیے، اور مُجھ پر نظرِ کرم کیجئے اے وہ ہستی جن کا لقب قریشی، ہاشمی اور مُطلَبی ہے۔

۴) حضرت آدم علیہ السلام کی تمام اولاد (عالمِ انسانیت کو جناب کی ذاتِ گرامی سے کوئی نسبت نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام اور دنیا سے بہتر ہیں اور کس قدر عالی نسب ہیں۔

۵) ہم پیاسے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب حیات ہیں، رحم فرمایئے ہونٹوں کی خشکی حد سے گزرا چاہتی ہے۔

٦) میں (قدسی) نے اپنی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتے سے کی انتہائی شرمندہ ہوں کرم کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوچے کے کُتّے سے بھی نسبت دینا بے ادبی ہے۔

۷) ہم نافرمان ہیں ہم سے نیک اعمال کے بارے میں سوال نہ فرمایئے ہماری طرف اپنی شفاعت کا رُخ فرمادیجئے، ہم میں سے کسی بھی شفاعت کے سبب کے نہ پائے جانے کے باوجود۔

۸) میرے آقا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حبیب ہیں اور میرے دل کی بیماریوں کے مسیحا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف قدسی علاج کے لیے آیا ہے اور توجہ کا طالب ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱)

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا
فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
اغنیاء پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیاء چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

(۲)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
مدینے کے خطّے خدا تجھ کو رکھے غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو — کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا — ارے سر کا موقع ہے او جانے والے
ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں — ہیں منکر عجیب کھانے غرانے والے
رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا — پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

(۳)

زہے عزت واعتلائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کہ ہے عرشِ حق زیر پائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا — ملک خادمان سرائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر — خدائے محمد برائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
محمد برائے جناب الٰہی — جناب الٰہی برائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بہم عہد باندھے ہے وصلِ ابد کا — رضائے خدا اور رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عصائے کلیم اژدھائے غضب تھا — گِروں کا سہارا عصائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جلو میں اجابت خواصی میں رحمت — بڑھی کس تزک سے دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِجابت نے جھک کر گلے سے ملایا — بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے ربِّ سَلِّم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۴)

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی　　تو نور شمس گر انبیاء ہیں شمس و نہار

حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جانِ جہان　　تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں　　ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

پہنچ سکا ترے رُتبہ تلک نہ کوئی نبی　　ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار

جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے　　کریں ہیں اُمّتی ہونے کا یا نبی اقرار

لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا　　اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰؑ　　تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار

کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج　　کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار

جمال کو ترے کب پہنچے حُسن یُوسفؑ کا　　وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت　　نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

سما سکے تیری خلوت میں کب نبی و ملک　　خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار

نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی　　قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اُتار

خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے　　تو جس قدر ہے بھلا میں بُرا اسی مقدار

نہ پہنچیں گنتی میں ہر گز ترے کمالوں کی　　مرے بھی عیب شہ دو سرا شہِ ابرار

عجب نہیں تیری خاطر سے تیری اُمت کے　　گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار

بکیں گے آپ کی اُمت کے جرم ایسے گراں　　کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی نثار

تمہارے حرف شفاعت پہ عفو ہے عاشق　　اگر گناہ کو ہے خوف غصہ قہار

یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں　　کیے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف　　بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

یہ ہے اجابت حق کو تری دُعا کا لحاظ　　قضا مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار

برا ہوں بد ہوں گنہگار ہوں پہ تیرا ہوں ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں نابجار
لگے ہے تیرے سگ کو گو میرے نام سے عیب پہ تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عز و وقار
تو بہترین خلائق میں بد ترین جہاں تو سرور دو جہاں میں کمینہ خدمت گار
رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
اُڑا کے باد مری مشت خاک پس مرگ کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کے آس پاس نثار
ولے یہ رُتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار
غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن خدا کی اور تیری الفت سے میرا سینہ فگار
لگے وہ تیر غم عشق کا مرے دل میں ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہوں سرشار
لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جس کی جلا دے چرخ ستمگر کو ایک ہی جھونکار
رہے نہ منصب شیخ المشائخی کی طلب نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار
ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار
بس اب دُرود پڑھ اس پر اور اُس کی آل پہ تو جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترت اطہار

الٰہی اس پر اور اس کی تمام آل پر بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کر کے نثار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گھر بار یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اب آ پڑا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا
اُسی کو ابتداء کہیے ، اُسی کو انتہاء کہیے
غبارِ راہِ طیبہ سُرمۂ چشمِ بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس کو خاکِ شفا کہیے
مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رُکتے
مری آنکھوں کو ماہر! چشمۂ آبِ بقاء کہیے
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حافظ مظہر الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۱)

ہمیشہ مدحتِ خیر الانام میں گزرے
دُعا ہے عمر درود و سلام میں گزرے
دیارِ سیدِ عالی مقام میں گزرے
رہِ مدینہ و بیت الحرام میں گزرے
نفس نفس تیرا ذِکر جمیل ہو لب پر
نفس نفس میرا کیف تمام میں گزرے
طوافِ بام و درِ بیت الحرام کے بعد
طواف روضۂ خیر الانام میں گزرے
صبا مدینے سے آئے صبا مدینے چلے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نامہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیام میں گزرے

وہ عُمر ہے جو تیری یاد جاں فزا میں کٹے
وہ زندگی ہے جو کیف تمام میں گزرے
زہے کہ میرا وظیفہ رہی ہے نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خوشا کہ میرے شب و روز کام میں گزرے
دُرود پڑھتے ہوئے حشر میں چلو مظہرؔ
یہ مرحلہ بھی اسی اہتمام میں گزرے

(۲)

چاہتا ہے یہ ادنیٰ غلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ذکر لب پر رہے صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
نقش دل کے نگیں میں ہے نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
یہ تجلّی کدہ ہے مقام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
قُدسیوں کی زباں پر ہے نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
عالم قدس بھی ہے غلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہے اذان و اقامت میں نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ذکر عالم میں ہے صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
میں نے مستی میں چوما ہے نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
جب بھی لایا ہے کوئی پیام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کٹ رہے ہیں خوشی میں مصیبت کے دن
دے رہا ہے مزا غم میں نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ایک نعمت ہے شان فقیری میری

بس اور کوئی خواہش و حسرت نہیں رہی
اللہ جو دے تو دے مجھے اُلفت رسول ﷺ کی
پیدا ہمیں بھی کرتا خدا حضور ﷺ کے عہد میں
اے کاش ہم بھی کرتے زیارت رسول ﷺ کی
ہے آرزُو کہ قبر میری بھی وہیں بنے
ہے جس زمین پاک میں تربت رسول ﷺ کی
عاصی ہوں رُوسیاہ ہوں جو کُچھ بھی ہوں مگر
بندی خدا کی اور ہوں اُمّت رسول ﷺ کی
یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

جلیل قدوائی رحمۃ اللہ علیہ

مجھ کو بس آپ سے ہے کام رسولِ عربی ﷺ
لب پہ ہے آپ کا ہی نام رسولِ عربی ﷺ
آپ ﷺ نے کی جو توجہ، بنیں دنیا میں ابھی
میرے بگڑے ہوئے سب کام رسولِ عربی ﷺ
حشر میں آپ ﷺ کی گر مجھ کو شفاعت نہ ملی
جانے کیا ہو میرا انجام رسولِ عربی ﷺ
کاش ایسا ہو کہ اک بار دکھا دیں مجھ کو
خواب میں روئے دل آرام رسولِ عربی ﷺ

کچھ نہیں اور خبر اس کے سوا مجھ کو جلیل
میرا مذہب، میرا اسلام رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(گولڑہ شریف)

اَج سِک متراں دی ودھیری اے
کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وچ شوق چنگیری اے
اَج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں

الطَّيْفُ سَرٰى مِنْ طَلْعَتِهٖ
وَالشَّذُ وَبَدٰى مِنْ وَّفْرَتِهٖ
فَسَكَرْتُ هُنَا مِنْ نَظْرَتِهٖ
نیناں دیاں فوجاں سر چڑھیاں

مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مستانی اے
مخمورُ اکھیں ہن مد بھریاں
دو ابرو قول مثال دسن

خاتمہ

درود وسلام کے بعض صیغوں کے بیان میں

مشائخ کرام سے درود وسلام کے صدہا صیغے منقول ہیں، ان میں سے چند تبرکاً لکھے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر صیغے ''آبِ کوثر'' سے ماخوذ ہیں۔

(۱)۔ درود ابراہیمی علیہ السلام

یہ نماز والا مشہور درود ہے یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے، امام نووی نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۲) درود جمالی

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی یا مصیبت میں ہو وہ اس درود پاک کو ہزار مرتبہ محبت وشوق سے پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دیگا اور اس کی مراد پوری کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ۔

(۳)۔ درود ہزارہ

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس درود شریف کو کثرت سے پڑھنے والا ایک آدمی دیکھا۔ وہ سپین کا لوہار تھا جب میں نے ان سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی تو مجھ کو عجیب وغریب فائدہ ہوا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(۴)۔ درود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام اسماعیل بن ابراہیم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس درود شریف کی برکت سے مجھے تعظیم واکرام کے ساتھ بہشت میں لایا گیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

(۵)۔ درود موسوی

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اور زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ تو اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ درود پاک پڑھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَ مَعْدَنِ الْاَسْرَارِ وَ مَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَ جَمَالِ الْکَوْنَیْنِ وَ شَرَفِ الدَّارَیْنِ وَسَیِّدِ الثَّقْلَیْنِ الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَیْنِ۔

(۶)۔درُودِ حلِ مشکلات

یہ درُود پاک کُل مشکلات کے لیے تریاقِ مجرب ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ۔

(۷)۔صلوٰۃ الرَّءُوف الرحیم

یہ درود شریف بزرگ ترین الفاظ سے ہے اسے بکثرت پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِیْمٍ۔

(۸)۔درُودِ خِضری

یہ ایسا درودِ پاک ہے کہ نہ فقط روضہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری نصیب ہوتی ہے، مرادِ دین پائی جاتی ہے اور محبت میں یقیناً اضافہ ہوتا رہتا ہے فی الحقیقت درُودِ خِضری ایک بڑی نعمت ہے:

در پہ جو تیرے آئے گا جھولیاں بھرتا جائے گا
جود و سخا ہے تیرا عام تجھ پر درود اور سلام
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

شکر خدا محمدی ہم کو بنایا اُمتی
کس کو ملا یہ مرتبہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دم بدم پڑھو درود حضرت بھی ہیں یہاں موجود
بے شک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کس کی مجال دم بھرے صفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرے
جس پر خدا نے خود کہا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش کو رتبہ تب ملا جب قلم نے لوح پر
سر کو جھکا کر یہ لکھا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جنّ و بشر کا وِرد ہے اہلِ نظر کا درد ہے
شمس و قمر کی ہے صدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دل کی سیاہی دُور ہو سینہ صفا پر نور ہو
جس کا وظیفہ ہوگیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بھٹکے پھرو نہ جا بجا رنج و الم میں مبتلا
کیوں نہ پڑھو یہ ہاتھ اُٹھا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جس کے لئے یہ سب بنا ہے وہ حبیب کبریا
عرش بریں پہ ہے لکھا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پڑھنے سے اسکے ہو شفا درد و الم سے ہو رہا
جملہ مرض کی ہے دوا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دور ہو دل کا رنج و غم جو کہ پڑھے یہ دم بدم
پائے معاً وہی شفا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش بریں پہ سب ملک اور زمین سے تا فلک
پڑھتے یہی ہیں جابجا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عطر و گلاب سے منہ کو دھو حُبِّ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل میں بو
ہر دم زباں سے یہ پکا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

2

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا

(صفحہ نمبر 266 پر ملاحظہ فرمائیں)

3

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

(صفحہ نمبر 266 پر ملاحظہ فرمائیں)

8 آخر میں سلام کے کم از کم آٹھ اشعار پڑھیں، یعنی:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

(صفحہ نمبر 268 پر ملاحظہ فرمائیں)

دعائیہ اشعار بحضور میاں ماہی شاہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ

وسدا رہوے میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ دا ڈیرا
حشر تک جیوے مرشد میرا
وسدا رہوے میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ دا ڈیرہ

دن رات ایہو کراں میں دعاواں — کدی ایس باغے نہ آون خزاواں
بھُل کے وی پت جھڑ پاوے نہ پھیرا — وسدا رہوے میرے پیراں دا ڈیرہ

فیض دا دریا رہوے سدا جاری
رَج رَج کے پیوے دنیا ساری
دنوں دن ہووے فیض ودھیرا
وسدا رہوے میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ دا ڈیرہ

مالک میرا کرم کماوے — جیہڑے ویلے موت مینوں آوے
تکدا ہوواں میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ دا چہرہ — وسدا رہوے میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ دا ڈیرہ

ولیاں دے ولیا سُن لے سداواں
ہور کتھے جا کے میں دُکھڑے سناواں
تیرے باجھوں کوئی وی دردی نئیں میرا
وسدا رہوے میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ دا ڈیرہ

تیرے درتوں ملدا دُکھیاں نوں چین اے — فیض تیرا ونڈدے صوفی خادم حسین اے
جُگ جُگ وسے شالا لاڈلہ تیرا — وسدا رہوے میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ دا ڈیرہ

بابرؔ وی تیرے دردا سوالی
لجپال سخیا کریں لجپالی
آساں دا کاسہ بھر چھڈ میرا
وسدا رہوے میاں ماہی شاہ رحمۃ اللہ دا ڈیرہ

محمد شفیع بابرؔ

حقیقت علم

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ مگر اس کی حقیقت کہ علم کیسا ہو۔ استاد کون ہو؟

معلم و متعلم کی صفات، شاگردی کے حقوق و فرائض آداب و متعلقات، اچھے اور برے علم کی پہچان ان سب باتوں کے علاوہ یہ کتاب حصول علم کے ہر گوشے پر مختصر مگر جامع بحث کرتی ہے۔

اس کتاب میں یہاں مبتدی سالک کے لئے راہیں متعین کی گئی ہیں۔ وہاں منتہی کو بھی آئندہ خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت کو اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ٹائٹل دیدہ زیب اور خوبصورت
ہدیہ بہت ہی مناسب ہے

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر SO(CD) 3-2/75
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریوں
ناشر: صاحبزادہ نور الحق، احمد سعید ڈیرہ صوفیاں چک نمبر 260 ر۔ب وڈا وہیلہ شریف ڈاکخانہ خاص نزد ڈجکوٹ تحصیل و ضلع فیصل آباد

فضائل قرآن مجید

جس میں قرآن مجید کی تلاوت کے مکمل آداب، ااحادیث صیحہ اور آیات مقدسہ سے ثابت شدہ ثواب و درجات اور اولیاء کرام اور صوفیائے عظام کے تلاوت کے متعلقہ واقعات نہایت محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے درج کئے ہیں۔

اس کی تین فصلیں ہیں:

فصل اول	اس میں قرآن پاک کی تلاوت کے آداب
فصل دوم	اس میں قرآن پاک کے فضائل
فصل سوم	اس میں خاص خاص سورتوں کے خاص خاص فضائل کا اندراج کیا گیا ہے۔

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر SO(CD) 3-2/75
مورخہ 1978-12-19 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریوں
ناشر: صاحبزادہ نورالحق، احمد سعید ڈیرہ صوفیاں چک نمبر 260ر۔ب وڈاوہیلہ شریف ڈاکخانہ خاص نزد ڈجکوٹ تحصیل وضلع فیصل آباد

حقیقت دنیا

دنیا فانی ہے

اس کی رونقیں فانی ہیں، دنیا کی یہ چمک دمک، سج دھج، باغ و باغیچے اور محفلیں فانی ہیں۔

بقاء صرف اللہ کی ذات کو ہے

کتاب ہذا میں مصنف موصوف اس کوشش میں کامیاب رہے ہیں کہ عوام کے سامنے دنیا کی حقیقت واضح کر دی جائے اور عوام کو بتایا جائے کہ خداوند کریم خالق کائنات رسول کریم رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بزرگان دین کے نزدیک دنیا کا کیا مقام اور حقیقت ہے۔ دنیا کی بے ثباتی اور حقیقت کا مطالعہ کرنے کے لئے ''حقیقت دنیا'' کو اپنی لائبریری کی زینت بنائیں۔

کتاب ہذا کا سرورق دلکش خوبصورت، کتابت و طباعت عمدہ ہدیہ بہت ہی مناسب (آج ہی منگوا کر استفادہ کریں۔

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر SO(CD) 3-2/75
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریوں
ناشر: صاحبزادہ نور الحق، احمد سعید ڈیرہ صوفیاں چک نمبر 260 ر۔ب وڈا وہیلہ شریف ڈاکخانہ خاص نزد ڈجکوٹ تحصیل و ضلع فیصل آباد

مرشد کامل

موجودہ دور میں اکثر لوگ درویشی لباس پہن کر اہل اللہ کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔ یاد رکھیے ان کی اتباع سراسر خلاف سنت ہے۔ اگر آپ کو کامل مرشد صحیح رہبر اور منازل سلوک طے کرانے والے رہنمائے حق کی ضرورت ہے تو مرشد کامل کا مطالعہ کیجئے۔ یقیناً اس میں مرشد کامل اور طالب حق کے تمام اوصاف درج ہیں۔

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر SO(CD) 3-2/75

مورخہ 1978-12-19 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریوں

ناشر: صاحبزادہ نورالحق، احمد سعید ڈیرہ صوفیاں چک نمبر 260 ر۔ب وڈا وہیلہ شریف ڈاکخانہ خاص نزد ڈجکوٹ تحصیل و ضلع فیصل آباد

احمد حامد محمود قاسم عاقب فاتح
شاهد حاشر رشید مشہود بشیر نذیر
داع شاف ہاد مہد ماح منج
ناہ محمد رسول
نبی امی
تہامی ہاشمی ابطحی عزیز حریص علیکم رؤف
رحیم طہٰ مجتبیٰ طٰس مرتضیٰ حم
مصطفیٰ یٰس اولی مزمل ولی مدثر
متین مصدق طیب ناصر منصور مصباح

مصنف کی دیگر کتب

- فضائل قرآن مجید
- انیس المشتاقین فی ذکر رحمۃ اللعالمین ﷺ (سیرت رسول اکرم ﷺ) جلد اوّل
- فضائل درود شریف
- فضائل ذکر
- انیس المشتاقین فی ذکر رحمۃ اللعالمین ﷺ (سیرت رسول اکرم ﷺ) جلد دوئم
- فضائل و مسائل نماز
- فضائل رمضان المبارک
- مراقبہ موت
- ھدی اللمتقین
- علوم العارفین
- حکایات الصالحین
- شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ
- ہدایت السالکین
- مرشد کامل
- ہدایت المریدین
- آئینہ محبت
- حقیقت دنیا
- احوال برزخ
- افضل امت (فضیلت خلفاء اربعہ)
- حقیقت علم
- انہار الاسرار
- تفسیر ماہی (چھ جلد مکمل سیٹ)
- شان صحابہ رضی اللہ عنہم
- مناقب حسنین کریمین